بیان نماز حفظ الایمان
اور ثواب اسکا جتنا ہی
اللہ حفظ فرماتا ہی کہ اوسکے ایمان کا مین نگہ
بان ہون اور حال ثواب اسکا بہشت ہی

اللهم إني أودعتك إيماني فاحفظه علي في حياتي وعند مماتي
وبعد وفاتي برحمتك يا ارحم الراحمين
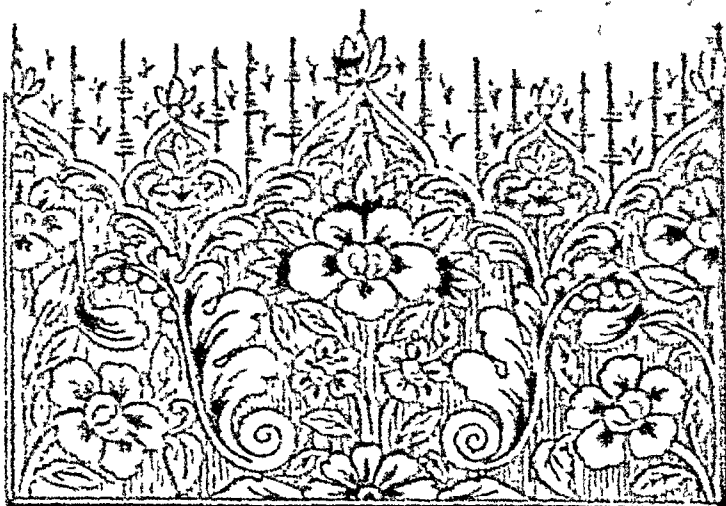
يا وبعد وفاتي برحمتك
ارحم الراحمين

حسبی اللہ و نعم الوکیل و نعم المولی و نعم النصیر
فصل الخطاب
از تالیفات حاوی علوم دین مبین مولوی محمد نور الدین مدظلہ العالی الی یوم الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین و علی آلہ الطاہرین و آزواجہ المطہرات امہات المومنین و خلفاء الراشدین المہدیین و سائر الصحابۃ ائمۃ الدین کلہم اجمعین بعد حمد اور صلوٰۃ کی فقیر عصیان آگین محمد نور الدین ولد محمد اشرف غفر اللہ لہ و لوالدیہ متوطن اسلام آباد عرف چاٹگام کا حضرات دین کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ یہہ عاصی پر معاصی علوم تحصیل کرنی کی قصد سی اول عمر مین حسب تقدیر ملک ہندوستان مین گیا تہا پھر ایک مدت طویل کی بعد طرف وطن مالوف آبائی کی رجوع کرتی وقت سنہ ۱۲۴۲ ہجری قدسی مین جب دار الامارۃ کلکتہ کی اندر آ پہنچا تب بعض احباب وطنی اس فرمایش کی کہ رسالہ معتبرہ ما لا بد منہ تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول و منقول قدوۃ العلما زبدۃ الفقہا مفسر کلام اللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان مین ترجمہ کری تا عوام کو نفع عام پہنچی پس اس عاجز گنہگار نی نسخہ معتبرہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات کا سمجھہ کر ارشاد احباب مخلص کا بجا لایا اور جو مقام وقت طلب تہا اسکو خوب سا واضح کر دیا اور فوائد زائد بہی جا بجا لکہہ دیئے کیونکہ غرض ترجمہ کرنی سی سمجہنا عوام کا ہی نہ خواص کا اور نام اس ترجمی کا کشف الحاجت رکہا آب معلوم کرنا چاہیے کہ رسالہ مذکورہ نو کتاب اور

ایک خاتمے پر مشتمل ہی اول کتاب الایمان اس مین ایک فصل ہی نماز کی اہتمام کی بیان مین
دوم کتاب الطہارۃ اس مین دس فصلین ہین فصل پہلی وضو کی بیان مین فصل دوسری
وضو توڑنے والی چیزون کی بیان مین فصل تیسری غسل کی بیان مین فصل چوتھی غسل واجب کرنے والی
چیزون کی بیان مین فصل پانچوین نجاسات کی بیان مین فصل چھٹی نجاست حکمی سی طہارت کرنے
کی بیان مین فصل ساتوین نجاست حقیقی سی طہارت کرنی کی بیان مین فصل آٹھوین پانی جاری
اور پانی کثیر کی بیان مین فصل نوین کوئین کی بیان مین فصل دسوین تیمم کی بیان مین سوم
کتاب الصلوۃ اس مین پندرہ فصلین ہین فصل پہلی نماز کی وقتون کی بیان مین فصل دوسری
نماز کی شرطون کی بیان مین فصل تیسری نماز کی ارکان کی بیان مین فصل چوتھی نماز کی واجبات
کی بیان مین فصل پانچوین سجدہ سہو اور جماعت اور امامت کی بیان مین فصل چھٹی سنت کی طریق
پر نماز پڑھنی کی بیان مین فصل ساتوین نماز مین حدث ہونی کی بیان مین فصل آٹھوین وقتیہ
نماز کی قضا پڑھنی کی بیان مین فصل نوین نماز کی مفسدات اور مکروہات کی بیان مین فصل دسوین
بیمار کی نماز پڑھنی کی بیان مین فصل گیارہوین مسافر کی نماز کی بیان مین فصل بارہوین
جمعہ کی نماز کی بیان مین فصل تیرہوین واجب نمازون کی بیان مین فصل چودہوین نفلون کی
بیان مین فصل پندرہوین سجدۂ تلاوت کی بیان مین چہارم کتاب الجنائز اس مین تین
فصلین ہین پہلی فصل شہید کی بیان مین دوسری فصل ماتم کی بیان مین تیسری فصل
زیارت قبور کی بیان مین پنجم کتاب الزکوۃ اسمین تین فصلین ہین پہلی فصل زکوۃ کی مصرف
کی بیان مین دوسری فصل صدقۂ فطر کی بیان مین تیسری فصل صدقۂ نفل کی بیان مین
ششم کتاب الصوم اس مین تین فصلین ہین پہلی فصل قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزون
کی بیان مین دوسری فصل نفل روزون کی بیان مین فصل تیسری اعتکاف کی بیان مین
ہفتم کتاب الحج ہشتم کتاب التقوی اس مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل کھانی کی
چیزون کی بیان مین دوسری فصل لباس وغیرہ کی بیان مین تیسری فصل وطی وغیرہ کی
بیان مین چوتھی فصل کسب اور تجارت کی بیان مین پانچوین فصل متفرقات اور آداب معاشرت
اور حقوق الناس کی بیان مین نہم کتاب الاحسان و التقرب خاتمہ کلمات کفر

کتاب الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوٰۃ واللہ ولی التوفیق ایمان اور بدعت کی بیان مین

ایمان کی بیان مین حمد اور تعریف خاص اس خدا کی لیے ہی کہ آپ اپنی پاک ذات کی ساتھہ موجود
ہی اور تمام شی اُسکی پیدا کرنی کی سبب سی موجود اور وجود اور بقا مین اُسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج
نہین اور وہ اپنی ذات اور صفات مین اور کاروبار مین ہی اور کسی شخص کو اُسکی ساتھہ کسی کام مین
ساجھا نہین اور نہ وجود اُسکا مانند وجود اشیا کی اور نہ حیات اُسکی مانند حیات اشیا کی اور نہ علم اُسکا
مثل علم مخلوق کی اور نہ سننا اور دیکھنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اُسکا مانند سننی اور دیکھنی اور
قدرت اور ارادی اور کلام مخلوقات کی ہاں حق تعالی کی اُن صفات کی ساتھہ مخلوقات کی ان صفا
کو شرکت اسمی ہی نہ حقیقی اور شرکت اسمی کی یہہ معنی ہین جسطرح حق تعالی کو عالم کہتی ہین اسیطرح مثلاً
زید کو بھی عالم کہتی ہین لاکن اُس عالم حقیقی کی علم کی کمال کی ساتھہ کیا نسبت ہی ان مشت خاک کی علم و قس
علیہ صفات البواقی اور تمام نسبتین اور سب کاروبار حق تعالی کی بی مانند اور بی مثل ہین یعنی جو اُسکی ذات
مین ہین وہ دوسری کی ذات مین نہین مثلاً اُسکی صفاتون مین سی ایک صفت علم کی دیکھو کہ یہہ صفت خاص
اُسکی ذات کی لیے قدیم ہی اور اُسکا ہی بسیط یعنی وہ اکیلا ہی شامل ہی سبکو کہ ساری معلومات ازلی اور ابدی
کو اُن کی مناسب احوال اور مخالف احوال کی سمیت ایک شامل ایک آن مین جان لیا اور خاص خاص
وقتون مین جو احوال ہر ایک کی گذرتی جاتی ہین وہ بھی ایک آن مین معلوم کر لیا کہ زید مثلاً فلانی وقت
مین زندہ ہی اور فلانی وقت مین مردہ اور اسیطرح عمرو اور خالد اور بشر وغیرہم کو بھی جانا اور جسطرح
سی اُسکی علم کی صفت شامل ہی سب کو اسیطرح اُسکا کلام بھی شامل ہی ساری کلام کو کہ تمام کتابین
اُتاری ہوئی تفصیل اُس کلام کی ہین اور پیدا کرنا اور وجود مین لانا یہہ صفت بھی خاص اُس باری تعالی کی
ذات کی لیے ہی اور کسی ممکن کو طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسری ممکن کو پیدا کر سکی پس ساری ممکن خواہ
جوہر ہون خواہ عرض خواہ بندی کی کاروبار اختیاری سب کی سب مخلوق اُس خالق کی ہین بندہ
خالق نہین نہ اپنی کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اس خالق نی ظاہری اسباب اور وسیلی کو پردہ کر رکھا
اپنی کام کا **ف** یعنی ظاہر مین کہتی ہین کہ مثلاً زید نی یہہ کام کیا اور حقیقت مین کرنیوالا اُسکا حق تعالی
ہی نہ زید پر زید کو بیچ مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کر دیا اپنی کام کی ثابت کرنی پر چنانچہ
پتھر کی ہلنی سی ساری عقلمند ہلانیوالی کی طرف عقل دوڑاتی ہین اور جانتی ہین کہ پتھر کی ذات مین

نیافت اس حرکت کی نہین ہی بیشک اُسکی لئی حرکت دینی والا کوئی اور ہی اور اسیطرح دو شخص کہ جنکی آنکھین شربت کے
سہہ سی روشن ہوئی ہین وہ جانتی ہین کہ بندی کی افعال اختیاریہ کا خالق حق تعالی ہی بندہ نہین
اس لئی کہ بندہ ممکن ہی اور ایک ممکن اپنی مانند دوسرا ممکن پیدا نہین کرسکتا ہی خواہ وہ دوسرا ممکن
کوئی فعل ہو افعال مین سی خواہ عرض ہو اعراض مین سی ہان بندی کی اختیاری کامون کی
درمیان اور پتہر کی حرکت کی درمیان اسقدر فرق ثابت ہی کہ حق تعالی نی بندیکو صورت قدرت
اور صورت ارادی کی بخشی ہی نہ عین قدرت اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد کسی کام کا
کرتا ہی تو حق تعالی اُس کام کو پیدا کردیتا ہی اور ظاہر مین لاتا ہی اس لئی کہ عادت حق تعالی کی یونہی
جاری ہی کہ جسوقت بندہ کام کا ارادہ کری آپ اُسکو پیدا کردیوی پس بسبب اس صورت ارادہ اور
صورت قدرت کی بندیکو کاسب کہتی ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہہ سب اسپر ثابت
ہوتی ہین اور پتہر کو حق تعالی نی اسقدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہین دی ہی اس لئی اُسکو
کاسب بہی نہین کہتی ہین اور نہ وہ مستحق ثواب اور عذاب کا ہوتا ہی بلکہ وہ مجبور محض ہی پس پتہر اور حیوان
کی حرکت کی فرق پر ایمان لانا واجب ہی اور انکار کرنا اُس فرق کا کفر ہی اور خلاف شرع اور خلاف
ظاہر عقل کی اور خدا کی سوا کسیکو خالق اشیا کا جاننا بہی کفر ہی اسواسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ ہماری امت کی اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین **ف** فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہماری پیغمبر علیہ السلام کی
امت مین سی ہی وہ کہتی ہین کہ بندی اپنی فعل کی قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنی افعال کی اور حق تعالی
کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہی اور نہ کوئی چیز اُسکی وجود مین حلول کرتی ہی **ف** حلول کہتی ہین ایک چیز
کی ہر ہر جز مین دوسری چیز کی ہر ہر جز کا داخل ہونا اور اللہ تعالی نی گہیر لیا ہی ساری اشیا کو احاطہ ذاتی
کی ساتہہ یعنی جو احاطہ مناسب اُسکی ذات کو ہی لاکن گہیرنا اُسکا اس طرح پر نہین ہی کہ ہماری ناقص سمجہہ
کی لائق ہووی اور اللہ تعالی قرب اور معیت اشیا کی ساتہہ رکہتا ہی اور اُسکا قرب بہی اس طور پر
نہین کہ ہم لوگ سمجہین کسواسطی کہ جو چیز ہماری دریافت کی لائق ہی وہ چیز حق تعالی کی پاک جناب کے
شایان سی نہین ہی اور جو چیز کشف اور شہود سی صاحبان کشف معلوم کرتی ہین حق تعالی کی ذات
اُس سی بہی پاک ہی پس ایمان غیب پر لانا چاہئی اور جو چیز صاحبان کشف کو کشف سی ظاہر اور واضح ہوتی
ہی وہ شبہ اور مثال ہی نہ ذات پس اُسکو نفی کلمہ لا الٰہ کی چاہئی داخل کرنا اور دین کی بزرگون

نی اس طرح فرمایا کہ ایمان لائی ہین ہم کہ حق تعالی گہیرنیوالا ساری اشیا کا ہی اور قریب سبکی لاکن معنی احاطہ او
قرب اور معیت کی ہم نہین جانتی ہین کہ کیا ہی **ف** تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جو چیز کشف اور شہود
سی صاحبان کشف معلوم کرتی ہین اور اس شی معلوم کو ذات باری کی سمجہتی ہین فی الحقیقت مین وہ ذات
اسکی نہین ذات اسکی اس شی معلوم سی منزہ ہی بلکہ ذات پاک حق تعالی کی نورون کی پردون کی پری ہی کہ سالکی
وہان تک نہین اور جو چیز کشف سی ظاہر ہوتی ہی وہ محض شبہ ہی نہ ذات پس اس شبہ کو بہی کلمہ لا الہ کی
جاہیئی داخل کرنا ہرگز اس شبہ کو ذات نہ جاہیئی سمجہنا کیونکہ دین کی بزرگون نی فرمایا ہی کہ ذات باری
نی بیشک سبکو گہیرا ہی اور سبکی ساتہہ قریب ہی لاکن معنی قرب اور احاطہ کی ہم نہین جانتی ہین کہ کیا ہی تحقیق
اسکی حقیقت ہم کسیطرح دریافت نہین کر سکتی ہین نہ کشف سی اور نہ عقل سی اور جسطرح معنی قرب اور احاطہ کی
معلوم نہین اسیطرح معانی ان الفاظون کی بہی معلوم نہین کہ حدیثون اور آیتون مین وہ الفاظ وارد ہین
یعنی سیدہا ہونا اسکا عرش پر اور سمانا اسکا مومن کی دلمین اور اوترنا اسکا آخر شب مین دنیا کی آسمان پر اور
اسیطرح لفظ ید اور وجہ کہ آیات قرآن کی ان پر ناطق ہین ان کی معنی بہی نہین معلوم لاکن ایمان ان پر
جاہیئی لانا اور انکو ظاہری معنی پر حمل نہ چاہیئی کرنا اور ان الفاظ کی تاویل مین نہ جاہیئی آنا بلکہ انکی تاویل علم
الہی پر سپرد جاہیئی کرنا ایسا نہو کہ ناحق کو حق جانی تو کیونکہ خدا کی صفتون اور کاروبارون مین بشر کو بلکہ فر
کو بہی حیرانی اور نادانی سوا اور کچہہ نصیب نہین پس سبب نہ سمجہنی کی انکار کرنا آیتون کا کفر ہی اور تاویل
کرنی اسکی جہل مرکب ہی **ف** یعنی انکار کر بیٹہنا اسطرح پر کہ خدا کی لیئی نہ ید ہی اور نہ وجہ اور نہ استوا اور نہ احاطہ
بلکہ مراد ید سی قدرت ہی اور مراد وجہ سی ذات اور مراد استوا سی استیلا اور مراد احاطہ سی احاطہ علم
نہ احاطہ ذاتی پس اسطرحکا انکار کرنا کفر ہی اور اسطرح پر تاویل کرکی مراد اپنی طرف سی مقرر کر لینا بری
نادانی **بیت** دور بینان بارگاہ الست * غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست * اور ایک قسم دوسری قرب
اور معیت حق تعالی کو ہی کہ پہلی قسم کی ساتہہ شرکت اسمی سوا اور کچہہ ساجہا نہین اور یہہ دوسری قسم
خاص بندونکو نصیب ہی یعنی فرشتی اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن بہی اس قسم قرب سی نا آ
نہین اور یہہ قرب مرتبہ بی نہایت رکہتا ہی اسکی ٹہرنی کی کوئی حد مقرر نہین چنانچہ حضرت مولوی روم
فرماتی ہین **بیت** ای برادر بی نہایت درگہیست * ہر چہ بروی میرسی بروی مایست * خواہ بہلائی
خواہ برائی جو ظاہر مین آدمی خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تابعداری خواہ نافرمانی جو بندی سی ظاہر ہووے

سب حق تعالی کی ارادہ کی ساتھہ ہی پرحق تعالی کفر اور نافرمانی سی راضی نہین بلکہ اون پر عذاب
مقرر رکہا اور تابعداری اور ایمان لانی پر ثواب دینی کا وعدہ فرمایا کوئی نہ سمجھی کہ خدا کا ارادہ اور
رضامندی ایک چیز ہی بلکہ ارادہ اور چیز ہی اور رضامندی اور چیز

نعت رسول علیہ السلام

اور ہزارون ہزار درود بی شمار تصدق اور پر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی کہ اگر وی لوگ بہیجی نہ جاتی
تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکہتا اور دین کی علمون مین نہ پہنچتا ساری انبیا برحق ہین اول انکی
آدم علیہ السلام ہین اور آخر انکی اور بہتر اُنسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور
انکا تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سی بیت المقدس کی مسجد مین اور وہان سی ساتوین آسمان پر اور
سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہی اور کتابین آسمانی جو نبیون پر اتری ہین توراۃ حضرت موسٰی پر اور
انجیل حضرت عیسٰی پر اور زبور حضرت داؤد پر اور قرآن حضرت محمد مصطفی پر اور صحائف حضرت ابراہیم اور
انکی غیرون پر علیہم الصلوۃ والسلام تمام حق ہین ساری انبیا اور خدا کی ساری کتابون پر ایمان چاہئی
لانا لاکن ایمان لانی مین نبیون اور کتابون کی گنتی کا لحاظ نہ چاہئی رکہنا کسو اسطی کہ گنتی انبیا اور
کتابونکی دلیل قطعی سی ثابت نہین ہوی اور تمام انبیا صغیرہ اور کبیرہ گناہون سی پاک ہین اور جو امور
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی دلیل قطعی کی ساتھہ ثابت ہوی ان پر ایمان چاہئی لانا اور چاہئی ایمان لانا
اس بات پر کہ بیشک فرشتی بندی خدا کی ہین اور پاک ہین گناہون سی اور نہ مرد ہین اور نہ عورت اور
نہ محتاج طرف کہانی اور پینی کی نگاہ رکہنی والی وحی کی ہین اور اوٹہانی والی عرش کی اور جس کام پر حکم
کیے گئی اُسی پر قائم ہین اور انبیا اور فرشتی باوجود اسکی کہ ساری مخلوق سی بہتر ہین اور مقرب درگاہ
الہی کی لاکن وہ سب خود اپنی ذات سی کچہہ علم اور قدرت نہین رکہتی ہین بلکہ اس مقدمی مین جیسی اور
مخلوق ہین ویسی ہین ہان مگر جسقدر علم اور قدرت خدا نی انکو دیا اُسقدر جانتی ہین اور اُسقدر کا
اختیار رکہتی ہین اور وہ لوگ خدا کی ذات اور صفات پر ایمان رکہتی ہین مانند ساری مسلمانونکی اور
خدا کی کنہ معلوم کرنی کی باب مین عاجزی اور قصوری کی قائل ہین اور بندگی کی حقوق بجا لانی
مین بقدر طاقت کی کوشش کرتی ہین اور خدا نی اس بندگی پر اُن کو جو توفیق دی اُسکی شکرگزار ہین
خدا کی خاص بندونکو خدا کی صفتون مین شریک ٹہیرانا یا انکو اُسکی بندگی مین شریک جاننا کفر ہی

جسطرح اور کفار نبیون کی انکاری کافر ہوئی اسیطرح نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوئی اور عرب کی
مشرکون نی فرشتونکو خدا کی بیٹیان کہا اور علم غیب کا جاننا ان پر مسلم رکہا وہ بہی کافر ہوئی اور فرشتونکو خدا کی
صفتون مین شریک چاہئی کرنا اور غیر انبیا کو انکی مثل ولی وغیرہ کو انبیا کی صفات مین شریک نہ چاہئی
کرنا اور عصمت انبیا اور فرشتون کی سوا اورون کی لئی ثابت نہ چاہئی کرنا خواہ وہ صحابہ ہوین
خواہ اہل بیت خواہ اولیا اور تابعداری نبیون کی قول اور فعل کی چاہئی کرنی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی جس چیز کی خبر دی اسپر ایمان چاہئی لانا اور جو فرمایا اسپر عمل چاہئی کرنا اور جس چیز سی منع کیا اسی
باز چاہئی رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قول اور فعل سی سر کی بال برابر خلاف
ہو اسکو ترک چاہئی کرنا اور پیغمبر خدا نی خبر دی کہ منکر اور نکیر کا سوال کرنا قبر مین حق ہی اور عذاب قبر
حق ہی خاص کر کافرونکو اور بعض مسلمان گناہگارونکو بہی ہوتا ہی اور بعد موت کی قیامت کی دن
اٹہنا حق ہی اور صور کا پہونکنا مارنی اور جلانی کی لئی حق ہی اور اول صور مین پہٹ جانا آسمانونکا
اور گر پڑنا ستارون کا اور اڑنا پہاڑون کا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسری صور مین نکل آنا مردونکا
قبرون سی اور پہر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کی حق ہی اور حساب دن قیامت کا اور گواہی دینی اعضا
کی اور تولنا عملونکا ترازو مین اور رکہنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹہہ پر تلوار سی تیز زیادہ اور بال سی
باریک زیادہ ہی حق ہی اور اس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گہوڑی تیز رو کی اور بعض آہستہ
چلی جائینگی اور بعض کٹ کر دوزخمین گرینگی اور شفاعت انبیا اور اولیا اور نیک آدمیونکی حق ہی اور
حوض کوثر حق ہی پانی اوسکا سفید زیادہ دودہ سی اور میٹہا زیادہ شہد سی ہی اور اسکی پاس کوزی
ہوونگی مانند ستارون کی جو شخص اُسی ایکبار پیویگا اُسکی بعد پیاسا نہوگا اور حق تعالی مختار ہی اگر
چاہی گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کی بخش دیوی اور اگر چاہی صغیرہ پر عذاب کری اور جو شخص صدق دل سی
توبہ کرتا ہی گناہ اسکا حق تعالی موافق وعدہ کی بیشک بخش دیتا ہی اور کفار ہمیشہ دوزخ کی عذاب مین
رہینگی اور گناہگار مسلمان سب اگر دوزخمین پڑینگی تو آخر کار خواہ جلدی خواہ دیر سی بیشک نکلینگی
اور بہشت مین داخل ہووینگی اور بعد اسکی بہشت مین ہمیشہ رہینگی اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنی سی
کافر نہین ہوتا ہی اور نہ ایمان سی باہر ہوتا ہی اور جو اقسام عذاب دوزخ کی ہین انمین سانپ و بچہو
اور زنجیرین اور طوق اور آگ اور گرم پانی اور کانٹی اور پیپ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ان عذابونکا

ذکر فرمایا اور قرآن اُن پر ناطق ہی سب حق ہین اور جو اقسام بہشت کی نعمتون کی ہین یعنی کہانا پینا اور
حور اور مکانات مصفا اور غیر انکی یہہ بہی حق ہین اور بہشت کی نعمتون مین سب سی عمدہ نعمت خدا کا دیدار
ہی کہ ساری مسلمان حق تعالی کو بہشت مین بغیر حجاب کی دیکہینگی لاکن نہ کوی کیفیت اور نہ کوئی مثال ہوگی
ف تحقیق اُسکی یون ہی کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکہتی ہین تو اُسکی ساتہہ دوسری چیز بہی کہائی دیتا
ہی اس سبب سے مقابلہ اور طرف اور دوسری خصوصیات عقل کی نظر مین یہہ ساری لحاظ ہوتی ہین اور اللہ
تعالی کی دیکہنی مین سب چیزین محو ہو جائینگی اور حق تعالی کی ساتہہ دوسری کوئی چیز اصلا دکہائی نہ دیگی
اس سبب سی لحاظ جہت اور مقابلہ اور دوسری خصوصیات کا عقل کی نظر سی ساقط ہوگا یہہ خلاصہ ہی
تقریر تفسیر عزیزیہ کا **بیان ایمان** اور ایمان عبارت ہی تصدیق کرنا دلسی رغبت کی ساتہہ اور اقرار زبانی
کی ساتہہ لاکن اقرار زبانی ضرورت کی وقت ساقط ہوتا ہی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ دل کی
سچی اعتقاد سی رسول اور احکام شرع کو حق جاننا اور اُن احکام پر رغبت کرنا اور زبانسی بہی اقرار کرنا اُسکا
نام ایمان ہی اور جو فقط اقرار زبانی ہوا اور تصدیق قلبی نہو تو اُسکو ایمان نہین کہتی ہین اور جو دلمین یقین ہو
اور زبانی اقرار موقوف ہو ضرورت کی لئی تو اُسکو ایمان کہتی ہین مثلا کسی شخص کو کافر زبردستی کلمہ کفر
کا کہلا دی اور وہ نہ کہی تو یقینا مارا جای تو اس صورت لاچاری مین اگر اقرار زبانی موقوف ہو جای تو
بہی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب عادل تہی کوئی فاسق نہ تہا اگر کسی
سی کبہی کوئی گناہ ظاہر ہوا بہی وہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین
صحابیون کی تعریف سی پر ہین اور قرآن مین یہہ بہی ہی کہ وہ سب آپسمین پیار اور ملاپ رکہتی تہی اور
کافرون کی مقابلہ اور اُنکی سزا دینی پر بڑی سخت تہی جو شخص عقیدہ رکہتا ہی کہ صحابہ آپسمین بغض اور
دشمنی رکہتی تہی وہ شخص قرآن کا منکر ہی اور جو شخص اُنکی ساتہہ بغض اور خفگی رکہتا ہی قرآن مین اُسکو
کافر کہا آیا ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تا کہ غصی ہین اُنکی سبب اُنکی کافر اور انکو صحابی
یاد رکہنی والی قرآن کی اور روایت کرنی والی فرقان کی تہی پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اُسکو قرآن
پر اور قرآن کی سوا ایمان کی اور متواترات چیزون پر ایمان لانا ممکن نہوگا **ف** وجہ ممکن نہونیکی یہہ
ہی کہ قرآن اور قرآن کی سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہہ ساری ہم لوگونکو صحابیون کی وسیلی سے
پہنچین ہین اگر اُنہی صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات اُنکی اُسکی نزدیک معتبر نہ

ذبن سند کی نہو وین کی حسب روایات اونکی تو اہل سند کی نہ ہوئین تو قرآن کا اترنا رسول علیہ السلام پر اور اسکا
برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سی ثابت ہوا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سارے
اصحاب سی افضل ہین بعد انکی عمر رضی اللہ عنہ اور ساری صحابہ نی ابو بکر کو افضل جانکی انکی خلافت پر
بیعت کی اور ابو بکر کی حکم سی عمر کی خلافت پر بیعت کی اور ابو بکر کی بعد عمر کی افضلیت پر اجماع ہوا اور عمر کی
بعد تین دن صحابہ نی آپس مین مشورہ کیا پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر انکی خلافت پر اجماع کیا
اور بیعت کی اور عثمان کی پیچھی تمام صحابہ مہاجرین اور انصار کی جو مدینی مین تہی سب نی علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کی ساتھ بیعت کی جن نی علی کرم اللہ وجہہ کی ساتھ قصہ کیا وہ خطا پر تہا لاکن بدگمانی کسی
صحابہ پر نہ چاہیی کرنی اور انکی آپس کی لڑائی اور قصہ کو نیک محل پر قیاس چاہیی کرنا اور ہر ایک
صحابہ کی ساتھ اعتقاد اور محبت چاہیی یہی ہی عقیدہ اہل حق کا ہی یعنی سنت وجماعت کا

فصل در اہتمام نماز نماز کی کوشش کرنی کی بیان مین اول عقیدہ درست کرنا چاہیی اور عقیدہ درست
کرنی کی بعد بدنی عبادتون مین سب سی عمدہ عبادت نماز ہی صحیح مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت
ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نی کہ پیوند درمیان بندہ مومن اور درمیان کفر کی ترک نماز ہی یعنی ترک
نماز کفر مین پہنچاتا ہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی نی روایت کی بریدہ رضی اللہ عنہ سی اور بریدہ
نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ عہد درمیان ہماری اور درمیان آدمی کی نماز ہی جو شخص نماز
ترک کریگا کافر ہوگا اور ابن ماجہ نی ابی الدردا رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ کہا ابی الدرداء
نی کہ وصیت کی مجکو میری دوست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شرک خدا کی ساتھ نکر تو اگرچہ مارا جاوی
یا جلایا جاوی اور نافرمانی ماباپ کی مت کر تو اگرچہ حکم کرین تجہکو کہ الگ ہوجا اپنی عورت اور اولاد
اور مال سی اور نماز فرض قصدا ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض قصدا ترک کرتا ہی ذمہ خدا کا اسی
چہوٹ جاتا ہی ف یعنی کسی حال پر حق تعالی اسکی حمایت نہین کرتا ہی اور احمد اور دارمی اور
بیہقی نی روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سی اور عمرو نی آن سرور علیہ السلام سی کہ جو شخص
نماز پر محافظت کریگا اسکو نور اور حجت اور خلاصی ہوگی دن قیامت کو اور جو شخص محافظت نکریگا
اسکو نور نہ دلیل نہ خلاصی ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن
خلف کی ساتھہ اور ترمذی نی عبد اللہ بن شقیق سی روایت کی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی کوئی ایسی چیز کو نہین جانتی تہی کہ اسکا چہوڑنا سبب کفر کا ہوئی مگر نماز کو یعنی نماز چہوڑنی سی جانتی تہی کہ
ترک کرنیوالا اسکا کافر ہوا اسیواسطی حدیثون کی امام احمد حنبل رحمه الله ایک نماز ترک کرنیوالی کو کافر جانتی
ہین اور امام شافعی اسکو حکم قتل کا کرتی ہین نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم کی اس شخص کو ہمیشہ قید رکہنا
واجب ہی جب تک توبہ نکری والله اعلم پس چاہئی جاننا کہ نماز کی لیی شرائط اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب
ذکر کیی جائین گی اور نماز کی شرائط مین سی ہی پاک کرنا بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سی اور پاک کرنا
اور کپڑیکا پس چاہئی کہ پہلی مسائل طہارت کی سیکہین **کتاب الطہارۃ** اس مین دو فصلین ہین

فصل پہلی وضو کی بیان مین جان تو کہ وضو مین چار چیزین فرض ہین **پہلی** دہونا منہہ کا ماتہی کی
بالون سی ٹہنڈی کی نیچی تک اور دونو کان تک **دوسری** دہونا دونو ہاتہہ کا دونو کہنی سمیت
تیسری مسح کرنا چوتہائی حصہ سر کا **چوتہی** دہونا دونو پاؤن کا ٹخنون سمیت اگر داڑہی گہنی ہو
تو پہنچانا پانی کا داڑہی کی بالون کی نیچی ضرور نہین اگر ان چار اعضا سی ناخن کی برابر بہی سوکہا
رہ جائی تو وضو درست نہو گا اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم الله کی نیت اور ترتیب
بہی وضو مین فرض ہی اور نزدیک امام مالک کی ایک عضو سوکہنی کی قبل دوسریکا دہونا بہی فرض
ہی اور نزدیک احمد رحمه الله کی بسم الله کہنی اور پانی منہہ اور ناک مین ڈالنا بہی فرض ہی اور
احمد اور مالک کی نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بہی فرض ہی پس احتیاط وہ ہی یہہ سب افعال
ادا کیی جائین اور یہہ سب افعال نزدیک امام اعظم کی سنت ہین **مسئلہ** سنت وضو مین وہ ہی کہ پہلی
دونو ہاتہہ پہنچون تک تین بار دہووی اور بسم الله الرحمن الرحیم کہی اور تین بار پانی منہہ مین ڈالی
اور مسواک کری اور تین بار پانی ناک مین ڈالی اور ناک جہاڑی اور تین بار تمام منہہ دہووی اور
تین تین بار دونو ہاتہہ کہنیون سمیت دہووی اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کری اور دونو کانون کو
بہی سر کی ساتہہ مسح کری اسکی لیی نیا پانی لینا شرط نہین اور اگر پاؤن مین موزہ ہوئی اور پوری
وضو کی بعد موزہ پہنا گیا ہی تو مقیم کو چاہئی کہ حدث کی وقت سی ایک رات اور ایک دن تک موزہ
پاؤن سی نہ نکالی اس موزی پر مسح کرتا رہی اور مسافر کو چاہئی کہ حدث کی وقت سی تین رات
اور تین دن تک موزہ پاؤن سی نہ نکالی اور مسح موزی پر کرتا رہی **ف** حدث کی وقت سی
مسح کی مدت مقرر کرنی کی مثال یون ہی کہ ایک مقیم نی مثلاً فجر کی وقت وضو کرکی موزہ پہنا اور

اُسکا وضو اس دن کی مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز پڑھ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کی مسح کی مدت
اس مغرب سی لیکر دوسری دن کی مغرب تک شمار ہی اور جو مسح کا وضو کرکی موزہ پہنا تھا اور اس
وضو سی اس دن کی مغرب پڑھی تھی تو اسکا حساب نہوگا اور اگر موزہ پھٹا ہو اسقدر کہ چلنی مین
تین انگلی کی برابر پاؤن ظاہر ہوتا ہی تو مسح کرنا اس موزی پر درست نہوگا اگر ایک شخص با وضو نی
اسنی ایک موزہ کو پاؤن سی اس حد تک نکالا کہ اکثر حصہ قدم کا اپنی جگہہ سی موزی کی پنڈلی مین
آیا یا موزی کی مسح کی مدت تمام ہوئی تو ان دونو صورت مین دونو موزی نکال کر دونو پاؤن کو
دہووی اور دہرانا تمام وضو کا ضرور نہین مگر نزدیک امام مالک رحمہ اللہ کی اعادہ وضو کا ضرور ہی اور ہاتھ
کی تین انگلی کی برابر موزی کا مسح کرنا فرض ہی پاؤن کی پیٹھہ پر اور سنت مسح مین یہہ ہی کہ پانچون
انگلیان ہاتھہ کی پاؤن کی انگلیون کی سرون سی پنڈلی تک کھینچ لی اور یہہ نزدیک امام احمد کی فرض
ہی اور اسمین احتیاط ہی اور پوری وضو کی بعد یہہ دعا پڑھی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ
إِلَيْكَ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ کسیکی بندگی نہین سوا اسکی کہ وہ ایک ہی اُسکا شریک
کوئی نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اُسکی ہین اور رسول اُسکی بار خدایا کر
تو مجکو توبہ کرنیوالون مین اور کر دی تو مجکو پاک لوگون مین پاکی بولتا ہون تیری ای اللہ اور مشغول
ہون تیری تعریف مین گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر تو اور بخشش مانگتا
ہون تجہسی اور توبہ کرتا ہون تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑھی تحیۃ الوضو کی **فصل دوسری**
وضو توڑنیوالی چیزون کی بیان مین جو چیز آگی یا پیچھی کی راہ سی نکل آوی وہ چیز وضو توڑنیوالی
ہی اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کہ بدن سی نکل کی اگر اس مکان تک بہی کہ جسکا دہونا غسل اور
وضو مین لازم ہوتا ہی تو وضو ٹوٹ جاویگا ف جانو کہ نجاست بدن کی اندر سی نکل کی بعد
اُسکی بہنا بہی شرط ہی اس لئی کہ اگر نجاست بدن سی نکلی اور نہ بہی تو اس صورت مین نجاست
وضو نہ توڑیگی مثلاً لہو کہ زخم کی سری پر آگیا اور نہ بہا تو یہہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط
اس مین یہہ ہی کہ بہنا اس نجاست کا ایسی مکان پر ہووی کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہی خواہ

غسل کی حالت مین خواہ وضو کی حالت مین تب وضو توڑنیوالی ہوگی اور اگر نجاست بدن سی نکل کر نہ پہنچی
اس مکان پر نہ پہنچی کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہی غسل یا وضو مین بلکہ اس مکان پر پہنچی کہ جسکا دہونا فرض
نہین ہوتا ہی تو اس صورت مین بہی وہ نجاست باہر آنیوالی وضو نہ توڑیگی مثلاً آنکہہ مین خون نکل آیا مگر
آنکہہ کی باہر نہ بہا تو اس خون کی نکلنی سی وضو نہ ٹوٹیگا اسلئی کہ اندر آنکہہ کی دہونا غسل مین فرض ہی
اور نہ وضو مین اور قی منہہ بہر کر نکلنی سی وضو ٹوٹتا ہی خواہ قی کہانا ہو خواہ پت خواہ لہو جما ہو سوا بلغم کی
اور نزدیک ابی یوسف صاحب کی اگر بلغم پیٹ سی منہہ بہر کر نکلی تو وضو ٹوٹ جاتی اور اگر لہو تہوک سمیت
نکل آوی اور تہوک کا رنگ سرخ کر دیوی تو وہ لہو وضو توڑیگا اور اگر تہوک کا رنگ زرد کر دی تو نہ توڑیگا
اور اگر تہوڑی تہوڑی قی کئی بار کی پس اگر ایک متلی کی سبب سی کی ہی تو ابی یوسف کی نزدیک یہہ
ہی کہ وہ قی جمع کی جاوی **ف** اگر جمع کرنی کی بعد منہہ بہری تو اس سی وضو ٹوٹیگا اور اگر اسقدر
نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نزدیک امام محمد کی یہہ ہی کہ اگر مجلس متحد ہی یعنی ایک مجلس ہی تو وہ قی جمع کی جاوی
ف یعنی نزدیک امام محمد کی اتحاد مجلس کا معتبر ہی نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس مین چند بار
قی کی ہی تو اسکو بعد جمع کرنی کی دیکہنا چاہیی اگر وہ منہہ بہر ہی تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر اسقدر نہین
تو نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چت سو جاوی خواہ کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز مین اسطرح کہ اگر تکیہ نکالا جاوی
تو گر پڑی اور سو جانا کہڑی یا بیٹہی بغیر تکئی کی رکوع یا سجدہ مین ناقص وضو کا نہین لاکن رکوع اور سجدہ
سنت کی طور پر ہونا شرط ہی **ف** یعنی اسمین پیٹ ران سی دور رہی اور دونو بازو زمین سی دور
رہین اور اگر ایسا نہووی بلکہ اسکی برعکس ہووی تو اس رکوع اور سجدی مین سونی سی وضو ٹوٹ
جاتا ہی اور بالغ نمازی کی قہقہی کی ہنسی وضو توڑتی ہی رکوع اور سجدی والی نماز مین اور دیوانگی اور
مستی اور بیہوشی سی ہر حال مین وضو ٹوٹتا ہی یعنی حالت نماز مین بہی اور اسکی غیر مین بہی اور
مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی **ف** مباشرت فاحشہ اسکو کہتی ہین کہ مرد اور عورت دونو ننگی
ہوویں اور ایک کا بدن دوسری کی بدن سی لگ جاوی پر دخول نہووی اور اپنی عضو مخصوص
یا کسی عورت کو ہاتہہ لگانی سی نزدیک امام اعظم کی وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسری اماموں
کی ٹوٹتا ہی اور اونٹ کی گوشت کہانی سی نزدیک امام احمد کی وضو ٹوٹتا ہی اور بچنا ان سب
سی بہت بہتر ہی **فصل تیسری** غسل کی بیان مین فرض غسل مین تین ہین ایک تو تمام بدن کا

دہونا اور دوسرا غرغرہ کرنا تیسرا ناک مین پانی ڈالنا اور سنت غسل مین وہی کہ اول ہاتھہ دہووے
بعد اسکی وضو کرے لاکن اگر پانی جمنے کی جگہہ مین نہاوے تو پاؤن بعد نہانے کی دہولیوے اور تین بار
ساری بدن کو دہووے اور عورت پر فرض ہی پانی پہنچانا گندہی ہوئی بالون کی جڑ مین اور کہولنا
بالونکا ضرور نہین اور اگر مرد کی سر پر بال ہووین تو کہولنا ان کا اور سر کی جڑ تک پہنچانا ان کا فرض ہے

فصل چوتھی غسل واجب کرنیوالی چیزون کی بیان مین تین چیزین غسل واجب کرنیوالی ہین
ایک ان مین سے وطی ہے واجب کرنیوالی ہے غسل فاعل اور مفعول پر خواہ قبل مین ہووے خواہ دبر مین اگرچہ منی
نہ نکلے دوسری ان مین سے نکلنا منی کا کود کر شہوت کی ساتھہ جاگنے مین یا نکلے خواہ نیند مین اور خواب
دیکہنی سے غسل واجب نہین ہوتا ہے بغیر انزال کے اور اگر منی شہوت کی ساتھہ کود کر خارج ہووے
تو غسل واجب ہوگا لاکن منی جسوقت اپنی مکان سی جدا ہووے اسوقت شہوت ہونا شرط ہے
پس اگر منی اپنی مکان سی شہوت کی ساتھہ جدا ہوئی اور اسنی سر ذکر کا پکڑ لیا شہوت رک گئی بعد
چہوڑنی کی منی نکل پڑی تو اس صورت مین بہی غسل واجب ہوگا اور اگر بدون شہوت کی منی اپنی
مکان سی جدا ہووے اور نکل پڑے تو امام اعظمؒ کی نزدیک غسل واجب نہوگا تیسری ان مین سی
حیض اور نفاس ہی جب موقوف ہوئین یہہ دو نوبت غسل واجب ہووے **مسئلہ** کمتر مدت حیض
کی تین دن ہی اور اکثر مدت اس کی دس دن انہین مدت کی اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپیدی
سوا وہ لہو حیض کا ہی اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہی اور اس سی کمتر کی مدت نہین پس ان
چالیس روز کی درمیان جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سپیدی کی وہ لہو نفاس مین شمار ہوگا اور حیض کی
دنون مین جو خون تین دن سی کم ہو یا دس دن سی زیادہ وہ خون حیض کا نہین بلکہ بیماری ہے نماز
اور روزی کا مانع نہین ہوتا اور اسیطرح حالت نفاس مین جو خون چالیس دن سی بڑہ جاوے وہی
ان دونو کو مانع نہین ہوئیگا اور اگر کسی عورت کو حیض اپنی عادت سی زیادہ ہوجاوے تو دس روز تک
مرض کہا جائیگا اور اگر دس دن سی زیادہ ہو تو جتنی دن زیادہ عادت سی بڑہین گی سو وہی دن
مرض کی ہین اور جو عادت تہی سو قائم رہی گی **ف** مثلاً کسی عورت کو عادت حیض کی چہہ روز
کی تہی اسنی خلاف عادت کی دس دن تک لہو دیکہا اس صورت مین عادت سی بڑہ کر جو چار
دن لہو دیکہا وہ بہی گنتی مین حیض کی ہووے اور اگر مثلاً تیرہ دن لہو دیکہا تو اس صورت مین

عادت کی بعد جو سات دن تک رہی وہ استحاضی مین شمار ہونگی نہ حیض مین اور عادت جو اسکی تہی سو قائم رہیگی اور اول حیض والی کو جو لہو دس دن سی سوا ہو وہ بیماری کہلاوی گی ف مثلا ایک نو برس کی عورت نی پہلی بار چودہ روز تک لہو دیکہا پس دس دن حیض کی ٹہری اور چار دن استحاضی کی اور طہر کی مدت پندرہ دن سی کم نہین ہوتی اور جو طہر اس سی کم ہوا اور وہ طہر حیض کی اندر پایا جاوی تو وہ بہی حیض مین گنا جائیگا نہ طہر مین ف مثلا کسی عورت کو ہر چاند مین حیض کی عادت دس دن کی تہی جب اسکی عادت آپہنچی تب اسنی ایکدن خون دیکہا بعد اسکی آٹہہ دن تک پاک رہی پہر دسوین دن لہو دیکہا اس صورت مین جو بیچ مین آٹہہ دن پاک رہی وہ بہی حیض مین شمار ہونگی اس لیی کہ یہہ طہر متخلل کم ہی پندرہ دن سی اور دوسری صورت یہہ ہی کہ اگر اس عورت نی ایکدن خون دیکہا بعد اس کی چودہ روز پاک رہی پہر پندرہوین دن خون دیکہا تو اس صورت مین اول کی دس دن حیض مین شمار ہون گی اور اخیر کی چہہ روز پاکی مین یہہ دونو صورتین موافق مذہب امام ابی یوسف رح کی ہین اور اکثر علما کا فتوی اسی پر ہی حیض اور نفاس سی نماز معاف ہو جاتی ہی اور روزی کو بہی وہ دونو مانع ہوتی ہین پر اسکا قضا کرنا ہوتا ہی اور وطی حیض اور نفاس مین حرام ہی نہ استحاضی مین اور حیض اگر دس دن سی آگی موقوف ہو جائی تو عورت کی نہائی بدون وطی درست نہوگی مگر اس صورت مین درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونی حیض کی وقت ایک نماز کا گذر جاوی اور دس دن گذرنی کی بعد جب موقوف ہو تو بغیر غسل کی بہی وطی درست ہی اور اکثر اماموں کی نزدیک اس صورت مین بہی بغیر غسل کی وطی درست نہین **مسئلہ** بی وضو کو قرآن چہونا درست نہین اور بغیر ہاتہہ لگائی پڑہنا درست ہی اور ناپاک اور حیض اور نفاس والی کو نہ چہونا درست ہی نہ پڑہنا اور انکو مسجد مین جانا اور کعبہ کا طواف کرنا بہی درست نہین **فصل پاکی مین نجاسات کی بیان مین** پیشاب جانور ماکول اللحم اور گہوڑی کا اور بیٹ چڑیوں غیر ماکول اللحم کا نجاست خفیفہ ہی جو چوتہائی کپڑی سی کم مین بہر جاوی تو معاف ہی نماز اوس کپڑی پر جائز ہوگی لاکن اگر تہوڑی پانی مین گر پڑی تو پانی پلید کر دی گی اور بیٹ چڑیوں ماکول اللحم کا پاک ہی سوای بیٹ مرغ اور بطخ کی ف ماکول اللحم کہتی ہین ان جانوروں کو کہ جنکا گوشت حلال ہی اور غیر ماکول اللحم انکو کہتی ہین کہ جنکا گوشت حرام ہی آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو اور گدہی اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گوہ آدمی

کتا اور گدھا اور بلی وغیرہ چارپایوں کا نجاست غلیظہ ہے اور حرام جانوروں کا جو اڑتے والا ہو بھی نجاست
خفیفہ ہے اور شراب اور منی بھی اور نجاست غلیظہ دو قسم ہے ایک پتلی دوسری گاڑھی پتلی میں
روپے کی مقدار یعنی ہتھیلی کی غار برابر اور گاڑھی میں ساڑھے چار ماشہ کی اندازہ معاف ہے اگر
تھوڑے پانی کو اسقدر بھی ناپاک کرتی ہے اور جو ٹھا آدمی اور گھوڑے اور جانوروں کا کھانے کا اور
پسینا ان سب کا اور پسینا گدھے اور خچر کا پاک ہے اور جوٹھا بلی اور جوٹھا اور گھر میں رہنے والی جانور
اور چیل کوے وغیرہ پرندوں کا مکروہ ہے اور جوٹھا کتے اور سوئر اور پھاڑنے والی چوپایوں اور سوا اسکے اور حرام گوشت
والی جانوروں کا نجس ہے اور پیشاب کی چھینٹیں اگر سوئی کی سر کی مانند پڑ جاویں تو معاف ہیں

فصل چھٹی نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنے کے بیان میں جاننا چاہیے کہ نجاست حکمی سے پاکی حاصل
نہیں ہوتی ہے مگر پانی سے خواہ وہ پانی مینہ سے اترا ہوا زمین سے نکلا مانند پانی دریا اور کوئیں
اور چشمے کے مطلب یہ ہے کہ درخت یا پھل کے پانی سے جیسے پانی تربوز یا کھیرے کے اس سے پاکی
حاصل نہیں ہوتی اور اگر پانی میں کوئی پاک چیز گر جاوے مانند مٹی اور صابون اور زعفران کے
تو وضو اس سے درست ہے مگر جب اس پانی کو گاڑھا کر دے یا اجزا اسکا پانی کی برابر یا پانی سے
زیادہ مل جاوے چنانچہ آدھ سیر گلاب آدھ سیر پانی میں مل گیا یا پانی کا نام پانی نہ رہا مثلا نام اسکا
شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہو گیا تو ان صورتوں میں وضو اور غسل اس پانی سے بالاتفاق جائز نہیں
اور نجس کپڑے وغیرہ کا اس سے دھونا جائز ہے امام اعظم کے نزدیک اور نزدیک امام شافعی اور محمد
اور غیران دونوں کے جائز نہیں **فصل ساتویں** نجاست حقیقی سے پاکی حاصل کرنے کے بیان
میں جو منی گاڑھی خشک کپڑے پر لگ جاوے تو کھرچنے سے کپڑا پاک ہوتا ہے اور تلوار وغیرہ مسح کرنے
سے پاک ہوتی ہیں اور نجس زمین اگر خشک ہو جاوے اور اثر نجاست کا اس سے اٹھ جاوے تو نماز
اسپر درست ہو جاویگی نہ تیمم اور یہی حکم اینٹ کی فرش اور درخت اور دیوار اور گھاس جمی ہوئی کا
ف یعنی یہ چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں جب نجاست خشک ہو کر اثر مٹ جاوے اور جو اکھڑی
ہوئی گھاس بغیر دھونے کے پاک نہیں ہوتی ہے اور جن چیزوں میں نجاست نظر آنے والی ہو اس نجاست
کا جسم دور ہو جانے سے وہ چیز نزدیک امام اعظم کے پاک ہو جاتی ہے اور نزدیک بعض کے نجس الی جسم
دور ہونے کے بعد اس چیز کو تین دفعہ پانی سے دھونا اور ہر بار نچوڑنا ہے نچوڑنا اگر ہو سکے اور اگر نہ ہو سکے

تو چاہیئے خشک کرنا قطری ٹپکنی تک اور نجاست غیرہ کہا پانی دیتی ڈالی کر تین بار تیسرا ہاتھ بار ٹپک
جاتی ہی دہونا اور ہر بار چاہیئے نچوڑنا اور اگر جلکر راکہ ہو تو نزدیک امام محمد کی پاک ہو جاتا ہی
نہ نزدیک ابی یوسف کی اور گدہا اگر نمک کی کہانی مین گر کر نمک ہو جاوے تو نزدیک امام محمد کی پاک ہے
اور کہال مردار کی سنوارنی سی پاک ہوتی ہی **فصل آٹھوین پانی جاری اور پانی کثیر کی بیان مین**
ان دونون پانی مین نجاست پڑنی سی پانی ناپاک نہین ہوتا ہی اور نہ وہ پانی نجاست غیر مرئی پڑنے سی
ناپاک ہوتا ہی مگر جسوقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اوسمین ظاہر ہو تو نجس ہوگا اور اگر کتا جاری
پانی کی نہر مین بیٹھ جاوی یا کوئی مردار اوسمین گر جاوی یا قریب پرنالی کی نجاست پڑے ہو اور مینہ کا پانی
اوس چھت کی پرنالی سی بہہ رہا ہو ان صورتون مین اگر اکثر پانی کتی اور نجاست کو ملا ہوا بہہ رہا ہے تو نجس
ہوگا اور اگر ایسا نہین تو پاک ہی اور تہوڑا سا پانی تہوڑی نجاست گرنی سی پلید ہوتا ہی اور پانی
قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہی اور ہر مشک بمقدار سو رطل کی ہی نزدیک اکثر امام کی آب کثیر ہی
ف وزن ایک رطل کا چھتیس روپے برابر ہوتا ہی دلی کی سکی سی چنانچہ صدقہ فطر کی فصل مین بیان
اوسکا ہوگا پس اس ایک رطل پر حساب کر لینا چاہیئے اور رطلونکو اور نزدیک امام اعظم کی آب کثیر اوسکو
کہتی ہین کہ ایک طرف کی پانی ہلانی سی دوسری طرف کا پانی نہ ہلے اور پچھلی علمائنی اسطور پر اندازہ
کیا کہ جس پانی کا چارون طرف دس دس گز ہوی وہ آب کثیر ہی **فصل نوین کوئین کی پانی مین**
اگر کوئی جانور کوئین مین گر کر مر جاوی پس اگر پہول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اوس کوئین کا
نکالنا ضروری اور اگر نہ پہولا اور نہ ریزہ ریزہ ہوا پس اسصورت مین اگر جانور بڑا ہی مثل بلی کی یا
اوس سی بھی بڑا تو بھی سارا پانی نکالنا چاہیئے اور اگر تین جانور اوسط مرتبی کی گر جاوین جب بھی یہی
حکم ہی اور اگر جانور چھوٹا ہی مانند چوہی اور گوریہ کی تو بیس ڈول کہینچنا چاہیئے تیس تک اور کبوتر
اور اوسکی مانند کی مرنی سی چالیس ڈول نکالنا واجب ہی ساٹھ تک مستحب اور تین گوریہ کا ایک
کبوتر کا حکم ہی واللہ اعلم **فصل دسوین تیمم کی بیان مین** اگر مصلی پانی پر قادر نہووی اس سبب سے
کہ پانی ایک کوس کی فرق پر ہی اور کوس چار ہزار قدم کا یا اوسکی پاس پانی موجود ہی لاکن
بیماری پیدا ہونی کی یا صحت مین دیر لگنی کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرتا ہی یا پانی کی گہاٹ
پر دشمن یا پہاڑ کہانیوالا جانور بیٹھا ہی یا پاس پانی ہی پر ڈرتا ہی کہ اگر اوس پانی سی وضو

کری تو آپ پیاسا رہ جاوی یا کوان پاس ہی پر ڈول و رسّی میسر نہین ان سب صورتون مین اوسکو
جایز ہی کہ وضو اور غسل کی عوض تیمم کرلی زمین کی جنس پر خواہ مٹی ہو خواہ بالو خواہ چونہ خواہ گچ خواہ
پتھر سرخ خواہ کالا خواہ مرمر بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہون اول نیت تیمم کی کرلی پھر دونو ہاتھ زمین
پر مارکی ایک مرتبہ تمام منہ پر ملی اور پھر زمین پر مارکی دونون ہاتھو کو کہنیون سمیت ملی یہ تین
چیزین تیمم مین فرض ہین اگر ناخن کی برابر بہی ہاتھ یا منہ سی کوئی عضو باقی رہیگا تو تیمم درست
نہوگا پس اگر ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو اوسی ہلادی اور خلال اونگلیو نمین کری اور وقت کے
قبل تیمم کر لینا درست ہی اور ایک تیمم سی کئی نمازین فرض اور نفل پڑھنی بھی جایز ہین اور جب
پانی پر قادر ہوگا تب تیمم اوسکا باطل ہوگا اور نماز کی اندر اگر قادر ہوا تو نماز اوسکی ٹوٹ گئی
اور اگر کوئی نمازی کہ سارا بدن اور کپڑا اوسکا ناپاک ہی اور وہ بیچارہ پانی کی استعمال پر
قدرت نہین رکھتا ہی تو اوسکو اوس ناپاکی کی سمیت نماز پڑھنی جایز ہی بشرطیکہ ستر ڈھانکنے
کی قدر کپڑا پاک اوسی میسر نہو مسئلہ اگر وضو کی اعضا مین سی ایک عضو مین مرض ہو
کہ پانی پہنچانی مین اوس عضو پر ضرر ہوتا ہی یا مرض بڑھتا ہی تو اوسکو جایز ہی کہ اوس عضو پر
مسح کری اور دوسری اعضا کو دہو دی اور اگر وضو کی اعضا مین سی اکثر اعضا مین زخم
یا مرض ہو کہ دہونا ان اعضا کا ضرر کرتا ہے تو اس صورت مین تیمم کرلے

کتاب الصلوٰۃ

اسمین چند فصلین ہین **فصل پہلی** نماز کی وقتو کی بیان مین وقت آنے سی نماز فرض ہوتی ہی مسلمان
عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوا وسپر **مسئلہ** نماز کا وقت اگر تحریمہ کی قدر باقی
رہ جاوی اور اوسوقت مین کوئی کافر مسلمان ہو جاوے یا لڑکا بلوغ مین پہنچی یا دیوانہ ہوش مین آوے
تو اوسپر نماز اوسوقت کے فرض ہوگی **ف** دوسری وقت اوس نماز کی قضا اوسپر لازم ہوگی اور
اگر نماز کی آخر وقت مین عورت کا حیض یا نفاس موقوف ہو تو اوس صورت مین اگر اسقدر وقت باقی
ہی کہ اوسمین نہانا اور تحریمہ کرنا ہو سکتا ہی تو اوسوقت کی نماز اوسپر فرض ہوگی اور اگر وقت
مین اسقدر وسعت نہین ہی تو نماز اوسوقت کے اوسپر فرض نہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق
کی نکلنی سی شروع ہوتا ہی آفتاب کا کنارا نکلنے تک باقی رہتا ہی اور ظہر کا وقت بعد دوپہر

دوپہر کی شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک سایہ ہر چیز کا برابر اون چیزون کی ہوتا ہی سایہ
اصلی کی سوا ف یعنی اوس بار ہونی مین سایہ اصلی کو حساب مین نہین شمار کرتی ہین یہ قول
امام ابی یوسف اور امام محمد اور باقی علما کا ہی اور امام اعظم کی ایک روایت بھی اس قول کی موافق ہی
اور دوسری روایت امام اعظم سی یہ ہی کہ جب تک سایہ ہر چیز کا دوچند اوسکی ہووی سوا سایہ
اصلی کی تب تک ظہر کا وقت نمازی کی ہاتھ سے نہ جائیگا اور سایہ اصلی ڈیڑھ قدم کا ہوتا ساون مین
اور اوسکی قبل اور بعد ایک ایک بڑہتا جاتا ہی چار تک بعد اوسکی دو دو اور قدم ساتوان حصہ ہوتا ہے
ہر چیز کا ف اور جب وقت ظہر کا تمام ہوتا ہی خواہ اول قول کی موافق خواہ ثانی قول کی موافق تب وقت عصر کا شروع
ہوتا ہے اور آفتاب کی زردی نہ آنے تک کامل وقت رہتا ہی اور بعد اوسکی وقت کراہت کا ہی سورج ڈوبنے تک اور
اوس وقت مکروہ مین اوس دن کا عصر ساتھ کراہیت تحریمی کی جائز ہی اور دوسری نماز فرض اور نفل
جائز نہین اور بعد غروب سورج کی مغرب کا وقت آجاتا ہی سرخی ڈوبنی تک وقت اوسکا رہتا ہی
نزدیک اکثر علما کی اور نزدیک امام اعظم رح کی دو قول ہین ایک قول موافق انہی اکثر کی ہی اور دوسرا
قول انکا یہ ہی کہ سپیدی ڈوبنی تک وقت مغرب کا رہتا ہی اور ستارہ ظاہر ہونی کی پیچھی نماز مغرب
کی پڑہنی مکروہ تنزیہی ہی اور مغرب کے وقت تمام ہونی کی بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہے خواہ اول قول کے
بعد ہو خواہ ثانی قول کی بعد اور آدہی رات تک باقی رہتا ہی نزدیک جمہور کی اور نزدیک امام اعظم کی صبح صادق کے
نکلنی تک رہتا ہے کراہیت تحریمی کی ساتھ اور وقت بہتر کا عشا کی بعد ہی صبح صادق نکلنی تک رہتا ہے اور دیر
کرنی نماز ظہر کی گرمی مین اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات تک مستحب ہے اور اجالا کرنا فجر کو اوس وقت کو اوس حد تک
کہ قرات مسنون کی ساتھ نماز اوسمین ادا کر سکی اور بعد ادا کرنی کی اگر فساد ظاہر ہووے خواہ وضو خواہ نماز مین پھر
ساتھ قرات مسنون کی یعنی ساتھ چالیس آیت کے نماز ادا کر سکی یہ مستحب ہے اور دوسر نمازون مین نزدیک فقیر کی
جلدی کرنی بہت بہتر ہے مگر جس حال مین منتظر جماعت کی لیے ہووے تو جلدی نکری اور سورج نکلتی وقت اور
دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت مطلق نماز منع ہی اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی بھی بہت منع ہے لاکن نماز عصر
اوس دن کی آفتاب ڈوبتی وقت جائز ہی بشرطیکہ غروب شروع ہونے کی قبل نیت باندھ لیا ہو اور جب فجر کا
وقت شروع ہو تو اوس وقت مین فجر کی سنت اور نماز قضا کی سوا اور نفلین پڑھنی مکروہ ہین اور بعد عصر
اور قبل مغرب کے بھی یہی حکم ہی مسئلہ ادا اور قضا نمازی کی واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہے اذ جنت اذان کے

مشہور ہی ف یعنی اذان کہنی کی وقت منہہ طرف قبلہ کی کری اور اپنی دونون انگلیان شہادت کے
دونون کانون مین رکھی اور جب حی علی الصلوٰۃ کہی تب منہہ داہنی طرف پھیری اور جب حی علی الفلاح
کہی تب بائین طرف اور فجر کی وقت حی علی الفلاح کی بعد الصلوٰۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہی اور
اذان کی الفاظ ٹھہر ٹھہر کی کہی اور مسافر کو اذان ترک کرنی مکروہ ہی اور جو شخص گھر مین نماز پڑہتا ہے
اذان شہر کی اوسکو کفایت ہی **فصل دوسری** نماز کی شرطون کی بیان مین شرطین نماز کی
چھہ ہین پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست حقیقی اور حکمی سی چنانچہ اوپر گذر چکا بیان ان
دونون کا دوسری شرط پاک ہونا کپڑی کا تیسری شرط پاک ہونا جای نماز کا چوتھی شرط منہ کرنا
قبلی کی طرف پانچوین شرط ستر ڈھاکنا مرد اور لونڈی کو ناف سی لیکر گھٹنی کی نیچی تک اگر لونڈی کی پیٹ اور پیٹھ
کا ڈھانکنا زیادہ ہی مرد سی اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہی سوا دونون ہاتھ اور پاؤن کی
ہتھیلی کی سوا **مسئلہ** جو اعضا کہ ڈھانکنا ان کا فرض ہی خواہ مرد خواہ عورت کو چوتھائی حصہ اگر ان مین
سی کھل جای تو نماز فاسد ہوتی ہی اور جو بال عورت کی سر پر سی لٹکتی رہتی ہین وہ بلا جدا عضا مین
شمار ہین ان کی بھی چوتھائی کھلنی سی نماز ٹوٹ جاتی ہی **مسئلہ** کتاب نوازل مین لکھا ہے کہ عورت
کی آواز بھی ستر مین داخل ہی ابن ہمام نی کہا کہ اس تقدیر پر اگر عورت قران آواز سی پڑہی گی تو نماز
اوسکی فاسد ہوگی **مسئلہ** جسکو ستر ڈھانکنی کی لئی کپڑا میسر نہو تو اوسکو بغیر کپڑی کی بھی نماز پڑہنی
جائز ہی **مسئلہ** اگر نمازی کو جہت کعبہ کی معلوم نہو تو جس طرف اوسکا دل گواہی دی اوسی طرف
سوچ کر نماز پڑہ لیوی اور بغیر سوچ کی اوسکی نماز درست نہوگی **مسئلہ** جو شخص قبلی کی طرف
منہ نکر سکی خواہ دشمن کی ڈر سی خواہ مرض کی سبب سے تو اوسکو درست ہی کہ جدہر اوسی طاقت
ہو اودہر نماز پڑہی **مسئلہ** نفل نماز شہر سی باہر سواری پر درست ہی سواری جس طرف جاوی اور شہر
جاوی مضایقہ نہین **مسئلہ** چھٹی شرط ان شرطون مین سی نیت کرنی نماز کی ہی نفل اور سنت اور
تراویح کی لئی مطلق نیت درست ہی **ف** مثلا دل مین یون قصد کرلی کہ نماز واسطی اللہ کی ادا کرتا ہون
اور نام نفل سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور فرض اور وتر کی واسطی تحریمہ کی وقت نیت
تعین کرنا اور سمجھنا جی مین کہ ظہر کی نماز پڑہتا ہون یا عصر کی یعنی فرض تب اور مقتدی پر فرض ہے
اقتدا کی نیت کرنی امام کی پیچھی اور رکعتون کی شمار کی نیت فرض نہین ہی **ف** ...

فرض نماز سی خارج ہونی کسو اشطی کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیزین ہین اور نماز او رچیز ایک دوسری مین
داخل نہین ہان یہہ چیزین نماز کی شرط ہین کہ بدون ان کی نماز صحیح نہین ہوتی ہی اور جو چیز شرط
ہوتی ہی وہ باہر ہوتی ہی مشروط سی **فصل دوسری** نماز کی ارکان کی بیان مین **ف** یعنی اون فرضون کے
بیان مین جو نماز مین داخل ہین سات فرض ہین اندر نماز کی ایک ان مین سی تحریمہ یعنی اللہ اکبر
تحریمہ کی لیئی پاکی بدن اور ستر عورت اور منہ طرف قبلی کی ہونا شرط ہی جسطرح باقی ارکان مین شرط ہی **ف**
باقی ارکان سی مراد قیام اور قرآت اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ اخیرہ اور دوسرا فرض
ان مین سی قعدہ اخیرہ کرنا فجر مین دو رکعت کی بعد اور ظہر اور عصر اور عشا مین چار چار کی
بعد اور مغرب اور وتر مین تین تین کی بعد اور نفل مین دو کی بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح
کی نماز سی خارج ہونا کسی کام کی ساتھ اس کی فرضیت امام اعظم کی سوا اور کی نزدیک نہین اور چوتھا
فرض کہڑا ہونا ہر رکعت مین پانچوان فرض رکوع کرنا چھٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض
قرارت پڑہنی لاکن قرارت نزدیک امام شافعیؒ اور احمدؒ کی فرض اور نفل کی ہر رکعتون مین فرض
ہی اور نزدیک امام اعظمؒ کی پانچون وقتون مین دو رکعت کی اندر فرض ہی اور وتر کی تینون رکعت
مین اور نفل کی ہر رکعت مین اور قومہ اور جلسہ اور قرار پکڑنا رکوع اور سجدی مین یہہ سب فرض
ہین نزدیک ابی یوسفؒ کی اور اکثر علما کی نزدیک فرض نہین **ف** رکوع کی بعد سیدہے کہڑی
ہونی کا نام قومہ ہی اور دونو سجدی کی بیچ مین بیٹہنی کا نام جلسہ اور امام اعظم کی نزدیک قرارت
ایک آیت کی فرض ہی اور ابی یوسف اور محمد کی نزدیک تین آیت چہوٹی یا ایک آیت بڑی کہ
تین آیت کے برابر ہو اور نزدیک امام شافعی اور احمد کی سورہ فاتحہ پڑہنی فرض ہی اور بسم اللہ بہی
اوسمین شامل ہی اس لیئی کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتون مین سی ایک آیت ہی ان دونو کی نزدیک
اور سجدی مین پیشانی اور ناک رکہنی فرض ہی اور ضرورت مین ان دونو سی ایک پر اکتفا
کرنا بہی جائز ہی اور شافعی اور احمد کی نزدیک سجدی مین ماتہا اور ناک اور ہتیلی دونو ہاتہہ
کی اور دونو گہٹنی اور انگلیان دونون پاؤن کی رکہنی فرض ہی اور نماز کی ارکان مین ترتیب
نگاہ رکہنی فرض ہی **ف** یعنی جو رکن ہر رکعت مین مکرر نہین آتا ہی مثلا رکوع اس مین ترتیب
نگاہ رکہنی فرض ہی پس اگر کوئی شخص فراموشی سی پہلی رکوع مین گیا پہر جب یاد آیا رکوع

سی سیدھا ہوکر سورت پڑھی اب اوسپر فرض ہوا کہ پھر رکوع کرلی اور اگر رکوع نہ کیا تو نماز
اوسکی فاسد ہوئی کسواسطی کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر مین اور اگر کسی نی ایک رکعت
مین ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بھول گیا پھر دوسری رکعت مین اوس سجدہ کو قضا کیا اور
سجدہ سہو کرلیا تو اس صورت مین نماز فاسد نہوگی ف اس صورت مین وجہ فوت نہونی کی یہی کہ
سجدہ رکن غیر مکرر نہین ہی بلکہ رکن مکرر مین سی ہی اسواسطی کہ سجدہ ہر رکعت مین مکرر آتا ہی اور جو رکن مکرر
آتا ہی اوسمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہی اور واجب کی ترک ہونی سی نماز فاسد نہین ہوتی ہان سجدہ
سہو کا واجب ہوتا ہی پس ترتیب کی خلاف کرنی کی بعد جب سجدہ سہو کا وہ بجالایا تب اوسکی نماز کامل
ہوگئی اور اگر سجدہ سہو کا ترک کیا تب بھی نماز جائز ہوجاے نقصان کی ساتھ اور ابن ہمام نی حاکم کی
کتاب کافی سی نقل کی ہی کہ کسی شخص نی نماز شروع کی اور قراءت اور رکوع دونو کرلی اور سجدہ
نکیا پھر کھڑی ہوکر قراءت پڑھی اور سجدہ کیا رکوع نکیا تو یہہ تمام ایک رکعت ہوئی ف ان دونو
صورت مین ایک رکعت ہونی کی وجہ یہہ ہی کہ پہلی صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت مین
رکوع پس پہلی صورت کا رکوع اور دوسری صورت کا سجدہ ملکر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسیطرح پر اگر
اول رکوع کیا پھر کھڑی ہوکر قراءت پڑھی اور رکوع اور سجدہ کیا تو بھی ایک رکعت ہوئی اور اسطرح
پر اگر پہلا سجدہ کیا پھر کھڑی ہوکر قراءت پڑھی اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا بعد اوسکی کھڑی ہوکر
قراءت پڑھی اور سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہہ سب ایک رکعت ہوئی اور اسطرح پر اگر پہلی مین رکوع کیا اور
سجدہ نکیا اور دوسری مین بھی رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور تیسری مین سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہہ سب ایک رکعت
ہوئی ف وجہ ان ساری صورتون کی قیاس کرلینا چاہیی پہلی دو صورت کی وجہ مذکور پر اور
قعدہ اولی کرنا اور اوسمین اور آخری قعدہ مین التحیات پڑہنی فرض ہی نزدیک امام احمد کی
نہ ان کی غیر کی نزدیک مگر نزدیک امام اعظم کی یہہ تینو واجب ہین اور آخری قعدہ مین التحیات کی
بعد درود پڑہنی فرض ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کی اور سلام پھیرنا فرض ہی نزدیک مالک
اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی نہ نزدیک امام اعظم کی بلکہ اُن کی نزدیک واجب ہی اور رکوع اور
سجدہ مین سر جھکانی کی وقت اور ان دونو سی اٹھانی کی وقت تکبیر کہنی اور رکوع مین سُبحان ربی العظیم
ایک مرتبہ کہنا اور سجدہ مین سُبحان ربی الاعلی ایک بار کہنا اور رکوع سی سیدھا ہوتی وقت سمع

اللهُ لِمَنْ حَمِدَه کو کہنا اور دونون سجدون کی بیچ بیٹھکر رَبِّ اغْفِرْ لِی کہنا یہ ساری امور فرض ہین
امام احمد کی نزدیک اونکی غیر کی نزدیک لیکن اگر بھول سے یہ سارا امور یا انمین کوئی امر ترک کریگا تو نماز فاسد نہوگی
امام احمد کی نزدیک ہے اور قرارت پڑہنی مقتدی پر فرض ہے نزدیک امام شافعی کی نہ اونکی غیر کی نزدیک بلکہ نزدیک
امام اعظم کی سنت پر حرام ہے قرأت پڑہنی ف سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پاک ہی پروردگار میرا بڑا سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی پاک ہی پروردگار میرا بلند سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه قبول کیا اللہ تعالی نی واسطی اوسکی جسنی تعریف کی اوسکی
رَبِّ اغْفِرْ لِی ای رب میری بخش مجکو **فصل چوتہی** نماز کی واجبون کی بیان مین امام اعظم کی
نزدیک پندرہ چیزین واجب ہین پہلی الحمد پڑہنی **دوسری** الحمد کی ساتھ پوری سورت یا ایک
آیت بڑی یا تین آیتین چہوٹی نفل اور وتر کی ہر رکعت مین اور فرض کی دو رکعت مین ملانی **تیسری** اگر
چار رکعت فرض ہو تو پہلی دو رکعت مین قرارت مقرر کرنی **چوتہی** قیام اور رکوع اور سجدہ مین
ترتیب کے نظر رکہنی ف یعنی ہر فرض اور واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا **پانچوین** رکوع
اور سجدہ مین ایک تسبیح کی قدر قرار پکڑنا **چہٹی** سیدہا کہڑا ہونا رکوع کی بعد **ساتوین** سیدہا
بیٹہنا دونون سجدون کی بیچ فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ اگر نمازی رکوع سی سجدہ مین گیا
بدون قومہ کرنی کی تو نماز اوسکی ابو حنیفہ اور محمد کی نزدیک جایز ہوگی پر سجدہ سہو کا اوسپر
واجب ہوگا **آٹہوین** قعدہ اولی **نوین** التحیات پڑہنی اوسمین **دسوین** پی در پی ارکان
ادا کرنی پس اگر ایک رکعت مین دو رکوع کئی یا تین سجدہ کئی یا پہلی التحیات کی بعد درود پڑہا
اور تیسری رکعت کی قیام مین دیر لگی تو ان تینون صورتون مین سجدہ سہو لازم آویگا ف وجہ سجدہ
سہو لازم آنی کی یہ ہی کہ پہلی صورت مین دوسری رکوع کی سبب سجدہ کرنی مین دیر لگی اور دوسری صورت مین
تیسری سجدہ کی سبب کہڑی ہونی مین دیر لگی اور تیسری صورت مین درود پڑہنی کی باعث تیسری رکعت کے قیام
مین دیر لگی پس ان صورتون مین ارکان کی پی در پی ادا ہونی مین خلل واقع ہوا اسلئی سجدہ سہو لازم آیا
گیارہوین التحیات پڑہنی آخر قعدہ مین **بارہوین** قرارت پکار کی پڑہنی امام کو دو رکعت مین فجر اور
مغرب اور عشا اور جمعہ اور دونون عیدون کی اور آہستہ پڑہنی ظہر اور عصر اور دن کی نفلون مین **تیرہوین**
باہر ہونا نماز سی لفظ سلام کہہ کر **چودہوین** دعا قنوت پڑہنی وتر مین **پندرہوین**
دونون عیدون کی نماز مین چہہ چہہ تکبیرین کہنی اور امام اعظم کی نزدیک فرض اور چیزین ہین اور واجب

اور جو چیز فرض ہی ترک کرنی سی نماز باطل ہوتی ہی اور واجب ترک کرنی سی بہول کر سجدہ سہو واجب ہوتا ہی
پس اگر کسی نی بہول کر واجب ترک کیا پہر اوسنی سجدہ سہو کر لیا تو نماز درست ہوئی اور اگر
سجدہ سہو نہ کیا تو واجب ہی کہ نماز پہیر پڑہی اور اگر واجب قصداً ترک کیا تو اس صورت مین
اعادہ نماز کا واجب ہی **ف** اور جو پہیر کی نماز نہ پڑہی فرض ادا ہو گیا پر واجب کی ترک سی گناہ
سر پر رہا اور اماموں کی نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی **ف** یعنی وہ لوگ واجب کو
فرض ہی کہتی ہین اور واجب ہی پس جن چیزون کو امام اعظم واجب کہتی ہین اون کی نزدیک
بعضی اون مین سی فرض ہی اور بعضی سنت مگر وہ لوگ فرماتی ہین کہ سجدہ سہو بعضی فرضون کی ترک
سی بہی لازم آتا ہی اور بعضی سنت کی ترک سی بہی **ف** مراد ان فرضون اور سنتون سی وہ فرض
اور سنتین ہین کہ جنکو امام اعظم واجب کہتی ہین اور وہ لوگ اون مین سی بعض کو فرض ٹہراتی ہین
اور بعض کو سنت واللہ اعلم بالصواب **فصل پانچوین** سجدہ سہو کی بیان مین **مسئلہ**
سجدہ سہو کا طریق یون ہی کہ آخری قعدہ مین التحیات کی بعد داہنی طرف سلام پہیر کی دو
سجدی کری بعد اوسکی پہر التحیات اور درود اور دعا پڑہ کر دونو طرف سلام پہیری اور اگر سلام
پہیرنی کی قبل سجدہ سہو کر لیا تو بہی درست ہی اور اگر ایک نماز مین کئی واجب بہول کر
چہوڑ دی تو ایکبار سجدہ سہو کر لینا کفایت کرتا ہی اور اگر امام سجدہ سہو کری تو مسبوق کو
چاہیی کہ اوس مین امام کی تابعداری بجا لاوی اگرچہ جسوقت امام نی سہو کیا تہا اسوقت اوس مین
وہ شریک نہ تہا اور اگر مسبوق نی امام کی سلام پہیرنی کی بعد اپنی باقی نماز پڑہنی مین سہو کیا تو پہر
سجدہ کر لیوی **ف** مسبوق اوسکو کہتی ہین کہ جسکی کچہہ نماز ہاتہہ سی گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت
یا دو رکعت پڑہ چکی تب وہ آکر مل جائی **مسئلہ** پانچون وقت کی نمازون مین جماعت
فرض ہی نزدیک امام احمد رح کی لیکن نماز منفرد کی بہی درست رکہتی ہین اور داؤد رحمہ اللہ کی
نزدیک نماز منفرد کی اصلا درست نہین اور شافعی رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت فرض کفایہ ہی
ف یعنی محلی کی مسجد مین اگر بعضی لوگ جماعت قایم کر لین تو اورون کی ذمی سی جماعت کی فرضیت
ساقط ہو جاتی ہی نہ فرضیت فرض کی اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کی نزدیک جماعت سنت موکدہ ہی
قریب واجب کی اور اگر جماعت تمام ہو جانیکا احتمال ہو تو فجر کی سنت باوجودیکہ سب سنتون سی تاکید

اوسکی بیمار ہی اوسکو بہی چہوڑ دیوی اور شہر کی لوگ اگر ترک جماعت کی عادت کرین تو ان سی لڑائی
جائز ہی کرنی جب تک کہ جماعت قایم نکرین **مسئلہ** صرف عورتون کی جماعت ابو حنیفہ کی نزدیک
مکروہ ہی اور اماموں کی نزدیک درست ہی **مسئلہ** امامت کی لیئی سب سی بہتر وہ شخص ہی کہ جو
اچھی قرات جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کی فرائض اور واجبات اور سنتین اور مکروہات اور
مفسدات اور مستحبات سی واقف ہو بعد قاری کی عالم بہتر ہی اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح
ہونی کی قدر قرآن پڑہ جانتا ہو اور اکثر علما کی نزدیک قاری سی عالم بہتر ہی ف یعنی نری قاری
سی البتہ عالم بہتر ہی اور جو قاری واقف ہو نماز کی احکام سی تو ویسا قاری بیشک اور بی شبہہ نری عالم
سی بہتر ہی اور امامت فاسق کی مکروہ ہی پر اوسکی پیچہی نماز جائز ہو گی اور پڑہی ہوئی بالغ مرد کو لڑکے
اور عورت اور امی کی پیچہی اقتدا کرنا درست نہین اور فرض پڑہنی والی کی اقتدا نفل پڑہنی والے
کی پیچہی بہی درست نہین اور کسی امی نی ایک قاری اور ایک امی کی امامت کی تو نماز تینونکی
باطل ہوئی اور بیوضو کی پیچہی نماز درست نہین اور امام کی نماز فاسد ہونی سی مقتدی کی نماز بہی فاسد
ہوتی ہی اور کہڑی ہونی والی کی نماز بیٹہنی والی کی پیچہی اور وضو کرنیوالی کی نماز تیمم کرنی والی کی پیچہی
درست ہی اور رکوع اور سجدہ کرنی والی کی نماز اشارہ سی پڑہنی والی کی پیچہی درست نہین **مسئلہ**
اگر ایک مقتدی ہو تو امام کی برابر داہنی طرف کہڑا ہو جائے اور اگر دو مقتدی یا زیادہ دو سی ہین تو امام
کی پیچہی کہڑی ہو وین اور اگر کسی نی صف کی پیچہی اکیلی نماز پڑہی تو نماز اوسکی مکروہ ہو گی اور نزدیک
احمد کی نماز اوسکی درست نہو گی اور اگر مقتدی امام سی آگی بڑہ جاوی گا تو نماز اوسکی باطل ہو گی اور ابن ماجہ
نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ نماز مرد کی اپنی گہر مین
پڑہنی سی ثواب ایک نماز کا رکہتی ہی اور نماز مرد کی محلی کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ
مسجد مین ثواب پانسو نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد مین یعنی مدینہ کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور
نماز مرد کی خانہ کعبی مین ثواب لاکہہ نماز کا رکہتی ہی **فصل چہٹی** سنت کی طریق پر نماز پڑہنی کی بیان مین
طریق سنت کا وہ ہی کہ فرضون مین اذان اور تکبیر کہی جاوی اور نزدیک حی علی الصلوۃ کی امام کہڑا ہووے
اور نزدیک قد قامت کی تکبیر تحریمہ کی کرکی نیت کری اور دونو ہاتہہ کان کی لو تک اوٹہاوی اور
مقتدی امام کی تکبیر کی بعد تکبیر کہی اور داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر ناف کی نیچی رکہی نزدیک ابی حنیفہ کے

اور عورت دونون ہاتھ کندھی تک اٹھا کر سینہ پر دامنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھی بعد اوسکی امام اور مقتدی اور
اکیلا پڑھنی والا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
اسکے معنی پاک ہی تجہ یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کی اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند
بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری بعد اوسکی امام اور اکیلا نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اسکے معنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کی شیطان راندی ہوئی
شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالی مہربان کی اور مسبوق کو جسقدر امام کی ساتھ نماز
نہین ملی اوسکی ادا کرنی کی شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑہنی چاہئی نہ مقتدی کو ف یعنی مقتدی
امام کی پیچھی اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑہی اسواسطی کہ اعوذ باللہ اور بسم اللہ تابع قرارت کی ہین اور قرارت
پڑہنی مقتدی کو نہین ہی بلکہ فقط امام کو ہی اور مسبوق کو قرارت پڑہنی ہوتی ہی اسقدر مین کہ امام
کی ساتھ اوسکو نہین ملی بعد اوسکی امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑہی پہر امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی
آمین بہی آہستہ پس امام اور اکیلا پڑہنی والا سورہ ملاوین اور سنت یہ ہی کہ مقیم رہنی کی حالت مین فجر اور
ظہر کی نماز مین طوال المفصل پڑہی یعنی سورہ حجرات سی سورہ بروج تک اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل
پڑہی بروج سی لم یکن تک اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سی آخر قرآن تک ف سورہ حجرات سی بروج
تک کی سورتونکو طوال المفصل کہتی ہین اور بروج سی لم یکن تک کی سورتونکو اوساط مفصل اور لم یکن سی آخر
قرآن تک کی سورتونکو قصار مفصل لاکن اسطور پر لازم پکڑنا سنت نہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ سلم نی فجر
کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑہی اور کبہی مغرب کی نماز مین
سورہ طور اور سورہ نجم اور سورہ والمرسلات پڑہی اور اگر سب مقتدی بیکار رہوین اور
لمبی قرارت کی خواہش رکہتی ہون تو امام کو جایز ہی کہ قرارت دراز پڑہی ابوبکر رضی اللہ عنہ نی فجر کی ایک رکعت
مین سورہ بقر پڑہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مغرب کی دو رکعت مین سورہ اعراف پڑہا اور عثمان رضی اللہ عنہ
عصر کی نماز مین اکثر سورہ یوسف پڑہتی تہی لاکن امام کو مقتدیونکی حال پر نظر رکہنی ضروری ہی معاذ بن
جبل رضی اللہ عنہ نی ایک بار عشا کی نماز مین سورہ بقر پڑہی ایک مقتدی نی پیغمبر علیہ السلام کی دربار
شکایت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای معاذ مگر تو فتنہ اور بلا اور گناہ مین ڈالتا ہی ف یعنی قرآت
اسقدر دراز پڑہتا ہی کہ لوگ نماز چہوڑتی ہین اور گناہگار ہوتی ہین مثل سبح اسم اور والشمس اور والیل مانند پڑہا کر غرض یہ ہی

کہ مقتدیون کا احوال پر نظر کرنی بہت ہی ضروری ہی آور جمعہ کی دن صبح کی نماز مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی سورۂ الم تنزیل سجدہ اور سورۂ دہر پڑہا اور مقتدی چپ ہو کر امام کی قرارت کی طرف متوجہ رہی اور نفل نمازون
مین رغبت اور خوف کی آیات مین دعا مانگنی اور معاف چاہنا اور دوزخ سی پناہ مانگنا اور بہشت
کا سوال کرنا سنت ہی جب قرارت سی فراغت ہو تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع مین جاوی اور رکوع مین جاتی
اور رکوع سی سر اوٹہاتی وقت دونو ہاتہہ اوٹہانا نزدیک ابو حنیفہ کی سنت نہین لیکن اکثر فقہا اور محدثین
اوسکو سنت ثابت کرتی ہین اور رکوع مین دونو گہٹنی کو دو ہاتہہ سی مضبوط پکڑی اور انگلیون کو کہلی رکہی
اور سر اور پیٹ کو چوتڑ کی ساتہہ برابر کری اور جسقدر قرارت مین دیر کی اوسکی مناسب رکوع
مین بہی دیر کری اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین یا پانچ یا سات بار کہی یعنی رعایت طاق
کی رکہی اور ادنی مرتبہ تین بار ہی اور مقتدی امام کی بعد رکوع اور سجدی مین جاوی اور مقتدی
کو امام کی آگی رکوع اور سجدی مین جانا حرام ہی پہلی امام سر اوٹہاوی بعد اوسکی مقتدی اور
سر اوٹہاتی وقت نزدیک امام اعظم کی امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہی اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
اور اکیلا پڑہنی والا دونو کہی آور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کی امام بہی دونو کہی بعد
اوسکی تکبیر کہتی ہوی سب سجدی مین جاوین پہلی دونو گہٹنی رکہین بعد اوسکی دونو ہاتہہ پہر
ناک اور ماتہا دونو ہاتہہ کی بیچ مین رکہین اور انگلیان دونو ہاتہہ کی ملا کر کعبی کی طرف رکہین
اور بازو کو بغل سی اور پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور پاہونکو زمین سی دور رکہین
اور عورتین ان سب کو ملا رکہین قیام اور رکوع کی مناسب سجدی مین دیر کری اور سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْاَعْلٰى تین یا پانچ یا سات بار پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ تین بار پڑہی آہستہ اور اطمینان کی ساتہہ
بعد اوسکی اللہ اکبر کہہ کر سر اوٹہاوی اور قرار کی ساتہہ بیٹہہ کر دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور راہ دکہا مجکو
اور روزی دی مجکو اور بلند کر رتبہ میرا اور غنی کر مجکو روایت کی اس کو ترمذی نی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سی بعد اوسکی اللہ اکبر کہہ کر پہر سجدہ کری مانند پہلی کی اور اسی طرح سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْاَعْلٰى کہی پیچہی تکبیر کہتا ہوا اوٹہی اول منہ بعد اوسکی دو ہاتہہ اوسکی بعد دونو گہٹنی اوٹہا کر کہڑا
ہووی اور دوسری رکعت پہلی کی طرح پڑہی لاکن اس مین ثنا اور اعوذ نہ پڑہی اور جب

دوسری رکعت تمام کری تب بائیان پاؤن بچھاوی اور اوسپر بیٹھی اور دہنے کو کھڑا رکھی اور انگلیان
دونون پاؤن کی قبلہ کی طرف رکھی اور دونون ہاتھ کو دونون زانون پر رکھی اور داہنا ہاتھ
کی خنصر اور بنصر کو بند کری اور بیچ کی اونگلی اور ابہام کو ملا کر حلقہ کری اور شہادت کی انگلی کھلی
رکھی اور التحیات پڑھے اور اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
پڑھنی کیوقت اشارہ کری اشارہ کرنا چارون امام کی روایتون سے ثابت ہے لاکن مشہور مذہب امام اعظم کا
وہی کہ اشارہ نکری ف مختار یہ ہے کہ اشارہ کری اس لیے کہ بہت فقہا اور محدثون سی ثابت ہوا اور انگلیان
دونون ہاتھ کی کعبی کیطرف متوجہ رہے اور پہلی قعدہ مین تشہد سی زیادہ نہ پڑھے اور جب تشہد کی اللہ اکبر کہتا
ہوا تیسری رکعت کے لیے اٹھی اور اوس اٹھنی مین دونون ہاتھ اوٹھانا بہت عالم کی نزدیک
سنت ہے نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی کی اور تیسری اور چوتھی رکعت مین فقط الحمد بسم اللہ
سمیت پڑھی آہستہ جب چارون رکعت سی فارغ ہو تب قعدۂ اخیر کری جس طرح پر قعدۂ
اولی کیا تھا اور اوس مین بعد تشہد کی درود پڑھے اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید
اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک
حمید مجید یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی
جیسی کہ رحمت بھیجی تو نی اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا
بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتارا اوپر محمد کے اور اوپر تابعدارون محمد کے جیسی کہ برکت اتاری تو نے اوپر ابراہیم
اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے بعد درود کے جو دعا مشابہ ساتھ الفاظ
قرآن کی ہو وہ پڑھے اور جو دعائیں حدیث سے نقل کی گئین وہ بہتر ہین جیسا یہ دعا اللہم انی اعوذبک
من عذاب جہنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال
واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات اللہم انی اعوذبک من المأثم والمغرم یا اللہ
تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے دوزخ کی عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ
تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری کانی دجال کی فتنی سی اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیری زندگانی اور موت کی فتنی سی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ اور قرض سے

اور عورت دونون جلسی مین بائین چوتڑ پر بیٹھی اور دونون پاؤن داہنی طرف سی نکال
دیوی اور جب دعا پڑھ چکی تب سلام پھیری دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتون کی کری
ف یعنی دل مین قصد کری کہ مین فرشتون پر سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون
اور فرشتون کی کری اور مقتدی نیت امام اور قوم اور فرشتون کی اور چاہیی کہ نماز حضور دل اور
تواضع کی ساتھہ پڑہی اور سجدی کی جگہہ نظر رکھی اور بعد سلام کی آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ
تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑہی نہین معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی
شریک اوسکا اوسکی لیی بادشاہت ہی اور اوسکی لیی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی

فصل ساتوین نماز کی حدث کی بیانمین اگر نماز مین حدث لاحق ہووی تو وضو کری اور
اوسی پر نماز بنا کری **ف** یعنی وضو اگر آپ سی ٹوٹ جای تو وضو کری اور اوسی نماز کو پوری کری
جس مقام مین حدث ہوا اوسی مقام سی پڑہی اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اوسکو پھر شروع سی
نماز پڑہنی بہتر ہی اور اگر امام ہو تو خلیفہ کری بعد اوسکی وضو کرکی مقتدیون مین داخل ہو جائے
اور اگر مقتدی ہو تو وضو کرکی پھر اوس مکان مین آوی جہان سی گیا تہا اور اس عرصے
مین جو کچھہ امام پڑہ چکا ہو اول اوسکو ادا کری بغیر قرأت کی پھر امام کی ساتھہ شریک ہو جائے
اور اگر امام نماز سی فارغ ہو تو مقتدی مختار ہی اگر چاہی پہلی مکان مین پھر آوی اور اگر چاہی
جس مکان مین وضو کیا اوسی مکان مین نماز پوری کری اور اگر قصدًا حدث کریگا تو نماز
فاسد ہوگی بنا کرنی درست نہوگی اور اگر نماز مین باولا ہوا یا احتلام ہوا یا کہل کہلا کی ہنسا
یا نجاست منع کرنی والی نماز کی اوس پر پڑی یا کوئی زخم لگ گیا والا اوسکو پہنچا یا وضو ٹوٹنی
کی گمان پر مسجد سی نکل آیا پیچہی اوسکی ظاہر ہوا کہ وضو نہین ٹوٹا تہا یا مسجد کی سوا کسی اور جگہہ
مین نماز پڑہتا تہا اوس جگہہ وضو ٹوٹنی کی گمان سی صف سی الگ ہوا بعد اوسکی معلوم ہوا
کہ حدث نہین ہوا تہا ان صورتون مین نماز فاسد ہوگی بنا جایز نہوگی اور اگر مسجد یا صف سے
باہر نہین ہوا تو بنا کرلی اور اگر قعدہ اخیر مین التحیات کی بعد حدث لاحق ہوا تو وضو کرلیوی
اور سلام پھیری اور اگر التحیات کی بعد قصدًا حدث کیا تو نزدیک امام اعظم کی نماز اوسکی

تمام ہوئی **ف** وجہ تمام ہونیکی یہ ہی کہ نمازی کو کوئی فعل کی ساتھہ نماز سی نکلنا فرض ہی نزدیک
امام اعظم کی پس قصداً حدث کرنا بعد تشہد کی یہی ایک فعل ہی اور اگر التحیات کی بعد تیمم کرنیوالا پانی پر
قادر ہوا یا امی نی کوئی سورت سیکہی یا ننگا کپڑی پر قادر ہوا یا اشاری سی پڑہنی والا رکوع اور سجدے
پر قادر ہوا یا مدت مسح موزی کی تمام ہوئی یا موزہ تہوڑی عمل کی ساتہہ پاؤن سی نکالا یا صاحب
ترتیب کو قضا یاد آئی **ف** آگی کی فصل مین ذکر صاحب ترتیب کا آتا ہی یا قاری نی امی کو خلیفہ
پکڑا یا فجر کی نماز مین آفتاب نکل آیا یا جمعہ کی نماز مین التحیات کی بعد عصر کا وقت داخل ہوا یا
صاحب عذر کو مثل سلسل البول وغیرہ والی کو عذر جاتا رہا یا زخم اچہا ہو کر اوسکی پٹی گر پڑی ان
صورتون مین نزدیک امام اعظم کی نماز باطل ہوئی اس سبب سے کہ مصلی کا باہر ہونا نماز سی فعل
کی ساتہہ فرض تہا اور وہ فعل پایا نہین گیا ان صورتون مین کیونکہ یہ امور مذکورہ اوسکی اختیار کی
نہین پس اگر کوئی امر انہین مین سی التحیات کے بعد حادث ہو جائی تو گویا کہ بیچ نماز مین ہوا اس لیے
نماز اوسکی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبین کی باطل نہین ہوئی **ف** اس باعث سے کہ ان کی نزدیک
نماز سی فعل اختیاری کی ساتہہ باہر ہونا فرض نہین ہی پس التحیات کی بعد اگر کوئی امر انہین
مین سی حادث ہو جائیگا تو نماز سی خارج ہونا ثابت ہوگا **مسئلہ** اگر امام کو حدث ہوا اور اوسنی مسبوق
کو خلیفہ کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کرلی پہر مدرک کو خلیفہ کری تا مدرک قوم کی ساتہہ سلام پہیرے
مسبوق بعد اوسکی کہڑا ہو کر اپنی نماز تمام کرلی **ف** مدرک اوسکو کہتی ہین کہ جسنی تمام نماز امام
کی ساتہہ پڑہی **مسئلہ** اگر رکوع یا سجدہ مین حدث لاحق ہو وضو کی بعد جب بنا کریگا تب اوس
رکوع اور سجدہ کو پہر ادا کری اور اگر رکوع اور سجدہ مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین ایک سجدہ یا سجدہ
تلاوت کا فوت ہوا تہا تو اوس سجدہ کو قضا کری لاکن دوہرانا اوس سجدہ کا مستحب ہے واجب
نہین اور اگر امام کو حدث ہوا اور مقتدی ایک مرد ہی تو وہ مرد خلیفہ ہوگا بدون تعین کرنیکی اور
اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونون کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہی تو اوس
صورت مین بہی یہی حکم ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نماز امام کی فاسد نہوگی اگر عورت یا لڑکے کو
خلیفہ نکیا ہو **مسئلہ** اگر امام قرأت سے بند ہو جائے تو اوسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگر بقدر نماز جائز ہونیکی قدرت نہ
ہو **مسئلہ** اگر کوئی شخص امام کو نماز مین پاوے تو جس رکن مین پایا اوس رکن مین داخل ہو جائے اگر رکوع مین پایا

تو رکعت ملی اور اگر رکوع مین نہ پایا تو رکعت نہ ملی پس جسوقت امام اپنی نماز سی فراغت کری تو
اوسوقت مسبوق جسقدر نماز اوسکی فوت ہوئی اوسکو پڑہ لیوی اور مسبوق کی نماز قراءت کی حق مین اول
نماز کا حکم رکہتی ہی اور بیٹہنی کی حق مین آخر نماز کا حکم **ف** یعنی مثلاً اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت
مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کی ساتہہ ملی تو امام کی سلام پہیرنی کی بعد کہڑا ہوکر ثنا اور اعوذ
باللہ پڑہی جسطرح اول نماز مین پڑہتی ہین بعد اوسکی الحمد اور سورۃ کی ساتہہ ایک رکعت پڑہ کر قعدہ
اخیرہ کرلی سلام پہیری اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسری رکعت مین ثنا اور اعوذ باللہ
کی بعد الحمد سورۃ سمیت پڑہ کر قعدہ اولی کری پہر کہڑا ہوکر ایک رکعت اور الحمد سورۃ سمیت پڑہکی
قعدہ اخیرہ کری اور سلام پہیری **مسئلہ** مسبوق کی پیچہی نماز پڑہنی درست نہین نزدیک ابو حنیفہ کی مگر
شافعی اوسکو جائز رکہتی ہین **ف** یعنی امام کی سلام پہیرنی کی بعد مسبوق جب اپنی فوتی نماز کو قضا پڑہتا
ہو تو اوسوقت اگر کسی نے اوسکی پیچہی اقتدا کیا تو اوس مقتدی کی نماز درست نہوگی نزدیک ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کی اور نزدیک شافعی رحمہ اللہ کی جائز ہوگی **مسئلہ** اگر نمازی دو رکعت کی بعد بہولکر تیسری
رکعت کی لیی اوٹہا اور قعدہ اولی نہ کیا تو جبتک بیٹہنی کی قریب ہی تو بیٹہہ جاوی اس صورت مین
سجدہ سہو واجب نہوگا اور اگر کہڑی ہونیکی قریب ہوگیا تو کہڑا ہو جاوی نہ بیٹہی اگر بیٹہیگا تو نماز فاسد ہوگی اور
بعض کی نزدیک فاسد نہین ہوتی ہی پر سجدہ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کی بعد کہڑا ہوگیا تو
جبتک پانچوین رکعت کیواسطی سجدہ نہین کیا تو بیٹہہ جاوی اور قعدہ اخیر کرکی سلام پہیری اور
سجدہ سہو کرلی اور اگر پانچوین رکعت کی لیی سجدہ کیا تو نماز اوسکی باطل ہوئی اب اگر
چاہی چہٹی رکعت پڑہکر سلام پہیری اور سجدہ سہو کری اور چاہی چہٹی رکعت نہ پڑہی اوسجگہہ
قعدہ اخیرہ کری اور سلام پہیری اس صورت مین چار رکعت نفل ہوجاوینگی اور ایک رکعت باطل ہوگی

فصل آٹہوین وقتیہ نماز کی قضا پڑہنی کی بیان مین اگر نماز کا وقت فوت ہو جاوی تو قضا
پڑہی اذان اور تکبیر کی ساتہہ مانند ادا کی پس اگر قضا جماعت کی ساتہہ پڑہی جاوی تو مغرب
اور عشا اور فجر کی نماز مین قراءت پکار کی پڑہنی واجب ہی اور اگر اکیلا پڑہتا ہو تو آہستہ پڑہی **مسئلہ** قضا
اور وقتیہ نماز مین ترتیب فرض ہی اور فرض اور وتر مین ترتیب نزدیک امام اعظم کی ہی پس باوجود قضا یاد ہونیکی اگر نماز وقتیہ
پڑہیگا تو نماز وقتیہ فاسد ہوگی پہر اگر ذائیمی کی نماز پڑہ لی دوسری وقتیہ کی ادا کرنیکی آگی تو پہلی وقتیہ کے

فرضیت باطل ہوگئی اور اگر فائتہ کی قضا پڑہنی کی آگی پانچ نماز وقتیہ ادا کی تو یہہ سب وقتیہ صحیح
ہوئین نزدیک امام اعظم کی نہ نزدیک صاحبین کی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جو
شخص صاحب ترتیب ہووی اوسکو قضا اور وقتیہ مین نماز ترتیب کی ساتہہ پڑہنی فرض
ہی صاحب ترتیب اوسکو کہتی ہین کہ جس شخص کی نماز چہہ سی کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو
خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چہہ ہوئین تو وہ صاحب ترتیب نرہا پس جب تک
صاحب ترتیب ہی تب تک اوسپر فرض ہی کہ اول قضا نماز پڑہ لیوی اوسکی بعد وقتیہ پڑہے
اور اگر قضا یاد رکہہ کی وقتیہ پڑہیگا تو وقتیہ فاسد ہوگی مثلا ایک نماز فوت ہوی اوسنی اوسکو
یاد رکہہ کر ایک وقتیہ پڑہی تو یہہ وقتیہ فاسد ہوگئی لاکن فساد اسکا موقوف ہی یعنی اگر اس وقتیہ
کی پیچہی یک تخت اور پانچ وقتیہ پڑہتا گیا اور اوس فوتی کو انکی بیچ مین نہ پڑہی تو
یہہ سب وقتیہ صحیح ہوئین اور فساد وقتیہ پہلی کا ہی اوٹہہ گیا اور اگر اوسنی ایسا نکیا بلکہ فوتی
کو یاد رکہہ کر ایک وقتیہ پڑہی پہر دوسری وقت مین وقتیہ سی پہلی اوس فوتی کو پڑہی تو
اسصورت مین پہلی جو وقتیہ کی فرضیت باطل ہوی یعنی فرض نرہی نفل ہوگئی **مسئلہ** اگر عشا بہول
کر بی وضو پڑہ لی اور سنت اور وتر کو وضو کی ساتہہ پڑہی تو عشا کی ساتہہ سنت پہر پڑہی
اور وتر نہ پڑہی نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی وتر بہی پڑہی **مسئلہ** ترتیب
ساقط ہوتی ہی تین چیز کی سبب ایک تو وقتیہ نماز کی وقت تنگ ہونی کی سبب دوسرے
بہولنی کی سبب تیسری جس وقت اوسکی ذمہ چہہ یا زیادہ چہہ سی نماز فائتہ ہوئین خواہ نئے
ہوئین خواہ پرانی اوسکی سبب **ف** مثلا کسی نی چہہ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز
ان چہہ کی یاد رکہی پر اوسنی پڑہ لی تو بہی درست ہی پس جسوقت فوتی نمازین ادا کری
گا تو ترتیب پہر عود کریگی اور اگر چہہ یا زیادہ چہہ سی فوت ہوئین اور کئی نمازین ان مین سے
قضا پڑہی یہان تک کہ کم چہہ سی باقی رہین تو نزدیک بعض کی اس صورت مین ترتیب رجوع
کریگی اور فتوی اوس قول پر ہی کہ ترتیب رجوع نکریگی جب تک تمام ادا انہو کی **فصل**
ان مین نماز فاسد کرنی والی اور مکروہ کرنی والی چیزون کی بیان مین کلام اگرچہ بہول کر
ہو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہی اور اسی طرح سوال کرنا اوس چیز کا کہ جو چیز اوسنے دیکہو

بھی مانگنا ہو سکی ف مثلاً کہنا یا اللہ فلانی عورت کی ساتھہ میرا نکاح کر دی اور نالہ کرنا اور
درد سی آہ اور پریشانی سی اُف کہنا اور ساتھہ آواز کی رونا درد یا مصیبت سی نہ بہشت اور
دوزخ کی ذکر سی ف یعنی بہشت اور دوزخکا ذکر سنکر رونی سی نماز فاسد نہین ہوتی ہی
اور گہگار رنا بی عذر اور چھینک نی والی کو یرحمک اللہ کہنا اور خوش خبری کا جواب الحمد للہ کی
ساتھہ دینا اور بری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون کی ساتھہ اور خبر تعجب کا جواب
سبحان اللہ یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی ساتھہ دینا یہہ امور نماز کو فاسد کرتی ہین اور اگر
اپنی امام کے سوا اور کو بتا دی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اپنی امام کو بتانی سی فاسد
نہین ہوتی ہی اور سلام کرنا قصداً اور جواب دینا سلام کا خواہ قصداً ہو خواہ سہواً یہہ دونون
نماز کو فاسد کرتی ہین نہ سلام سہواً اور قرآن دیکھہ کر پڑہنا اور کہانا اور پینا اور عمل کثیر یہہ سب
نماز کو فاسد کرتی ہین اور عمل کثیر وہ ہی کہ اوس کام مین دونون ہاتہہ لگانی کی حاجت ہو
اور نزدیک بعض کی عمل کثیر وہ ہی کہ اوس کام کی کرنی والی کو دیکہنی والا جانی کہ یہہ شخص نماز مین
نہین اور بعض نی کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجہی وہ عمل کثیر ہی اور اگر نجاست پہ سجدہ کیا
تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑہ رہا تہا اوسکی تمام ہونی کی قبل دوسری نماز شروع کی
نئی تحریمہ سی تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اوس پہلی نماز کو پہر نئی تحریمہ کی ساتھہ شروع کی تو باطل
نہوگی اور جو کہانا کہ دانت مین لگا تہا اگر اوسکو زبان سی نکال کر کہا لیا پس اگر وہ چنی سی
کم ہی تو نماز فاسد نہوگی اور اگر چنی کی برابر ہی تو فاسد ہوگی اور اگر کسی مکتوب پر نظر کی اور معنی
اوسکی دریافت کئی تو نماز فاسد نہوگی اور اگر زمین یا دوکان پر نماز پڑہتا ہی اور اوسکی سامنی سی
کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانی والا عورت ہو یا گدہا یا کتا لیکن اگر عقلمند چلا گیا
تو جانی والا گناہگار ہوگا مگر جس وقت کہ دوکان بلند ہو اس طور پہ کہ جانی والی کا سر نمازی
کی پاؤن کی برابر نہو تو گناہگار نہوگا اور سنت وہ ہی کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک
لکڑی کہڑی کری ایک ہاتہہ کی لنبی اور ایک انگلی برابر موٹی اور اپنی قریب داہنی یا بائین
ابرو کی برابر کہڑی کری اور سترہ سامنی رکہہ دینا یا زمین پر خط کہینچنا فایدہ نہین رکہتا ہی اور امام
کا سترہ قوم کو کفایت کرتا ہی اور اگر سترہ نہو تو نمازی گذرنی والی کو اشاری سی یا تسبیح کہہ کر

کہ زبان سے دفع کرے نہ دونون سے **ف** یعنی یون نکرے کہ اشارہ بھی کرے اور تسبیح بھی کہے
مسئلہ اگر وہ تہ والے کپڑے پر نماز پڑھے اور اوسکے استر کی تہ نجس تھی اس صورتمین اگر وہ دونون
سلے ہوئے نہین ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سلے ہوئے ہین تو صحیح نہوگی اور اگر بچھے ہوئے کپڑے پر نماز
پڑھے اور ایک طرف اوسکا نجس ہے تو نماز جایز ہوگی پاک کی جانب بلانے سے ناپاک کی جانب
ہلے یا نہ ہلے اور اگر کپڑا ایسا ہے کہ ایک طرف اوسکا پہن کر نماز پڑھتا ہے اور دوسرے طرف نجس ہے وہ زمین
پر پڑا ہے اس صورتمین اگر مصلی کے ہلنے سے نجس کی جانب ہلتا ہے تو نماز درست نہوگی اور اگر
نہین ہلتا ہے تو درست ہوگی مسئلہ مکروہ ہے کپڑے یا بدن کے ساتھ نماز مین کھیلنا اگر یہہ عمل
قلیل ہے اور اگر کثیر ہے تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہے کنکریان سجدے کی جگہہ سے ہٹانا مگر جس
صورتمین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایک بار یا دو بار ہٹادے **ف** اگر تین بار ہٹاویگا تو نماز
فاسد ہوگی اور مکروہ ہے اونگلیون کو مل کر اور چٹخا کر کھینچنا اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور داہنے یا بائین
طرف منہ لانا بدون سینہ پھیرنے کعبے کی طرف سے اور اگر سینہ پھر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور
مکروہ ہے اقعا یعنی دونو زانو کھڑا کرکے اور دونو ہاتھ زمین مین رکھہ کے چوتڑ پر کتے کی مانند
بیٹھنا اور دونو بانہون کو سجدے مین زمین پر بچھانا اور سلام کا جواب ہاتھ سے دینا اور
فرض مین بے عذر چار زانو بیٹھنا اور کپڑے کو مٹی لگنے کی احتیاط سے سمیٹنا اور سدل
ثوب یعنی کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈال کر دونو کنارے کو بدون ملانے کے لٹکا دینا اور جمہائی
لینی چاہیے کہ جمہائی کو دفع کرے اور کھانسی کو جہان تک ہوسکے دفع کرے اور انگڑانا یعنی
بدن کو سستی دفع کرنے کے لیے کھینچنا اور آنکھین بند رکھنی بلکہ چاہیے کہ نظر سجدے کی جگہہ پر رکھے
اور سر کے بالون کو سر پر لپیٹ کے گردہ دیکر نماز پڑھنی بلکہ سنت یہہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوویں تو
بالونکو چھوڑ دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین اور نماز ننگے سر پڑھنی مگر عاجزی اور انکساری کے لیے مضایقہ نہین
اور آیتون اور تسبیحون کو ہاتھ سے شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کے یہہ مکروہ نہین ہے اور امام
اکیلا مسجد کی طاق مین ہو اور سارے لوگ باہر ہوویں یا امام تنہا اونچے پر ہو اور سارے لوگ نیچے اور
صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا ساتھ امکان کے کہ صف مین جگہہ ہے اور اگر صف مین جگہہ نہو تو ایک آدمی کو
صف سے کھینچ کر اپنے ساتھ صف کرلیوے اور پہننا اوس کپڑے کا کہ جسمین تصویر آدمی یا جانور کے

ہووی یا تصویر سر پر ہاتھ کے مسند کی یا دائیں یا بائیں ہاتھ کیطرف ہووے اور اگر چھوٹی ہو قدم تلے یا پیچھے ہووے تو
مضایقہ نہین اور تصویر درخت اور اوسکی مانند کی اور اسیطرح تصویر سر کٹی ہوئی کا مضایقہ نہین اور ماتھا
اور ناک کا نماز مین ٹیکنا مکروہ نہین اور مکروہ یہہ ہے کہ امام مسجد مین کھڑا ہووے اور سجدہ مسجد کے طاق مین کرے اور اگر کسی کے روبرو
رہی نماز پڑہے اوس مرد کے منہ کیطرف کہ بات کر رہا ہے اور کلام اللہ کیطرف یا تلوار لٹکتی ہوئی یا شمع یا چراغ کیطرف **فصل**
دسوین بیمار کی نماز کی بیان مین اگر بیمار کھڑا ہونیکی طاقت نرکھے یا مرض بڑھنے کا خوف ہو تو نماز بیٹھ کر پڑھے
اور رکوع اور سجدہ بجا لاوے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنیکی طاقت نہو اور کھڑے ہونیکی طاقت رکھے
تو نزدیک امام اعظم کی فتوی یہہ ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنی اوسکی لیے بہتر ہے کھڑے ہو کر پڑھنی سے پس
بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ سر کی اشارے سے کرے اور اشارہ سجدے کا بہت جھک کر
کرے رکوع کی اشارے سے اور اگر کھڑے ہو کر سر کی اشارے سے نماز پڑھیگا تو بھی درست ہے اور نزدیک
فقیر کی یہہ ہے کہ کھڑے ہونے پر طاقت ہوتی ہووے کھڑا ہونا ترک نکرے اور اگر کھڑے ہونے اور رکوع
اور سجدے پر طاقت نہین رکھتا ہے تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نرکھے تو چت
لیٹے اور دونون پاؤن قبلے کیطرف کرے یا کروٹ لیٹے اور سینہ قبلے کی جانب کرے سر کی اشارے
سے پڑھے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا سر کی اشارے سے ممکن نہو تو نماز موقوف رکھے جب تک طاقت
اشارے کی حاصل ہووے اور اگر اس عرصے مین مر گیا تو گناہ گار نہوگا اور اگر نماز کی بیچ مین بیمار
ہو جاوے تو موافق اپنی طاقت کی نماز کو تمام کرلے اور اگر بیمار بیٹھ کر رکوع اور سجدے کی ساتھہ
نماز ادا کر رہا تھا پھر نماز کے اندر کھڑے ہونے پر قادر ہوا تو کھڑا ہو جاوے اور اوس نماز کو پوری کرے
اور نزدیک امام محمد کی نماز سر سے شروع کرے اور اگر بیمار نماز اشارے کی ساتھہ پڑھتا تھا اور نماز کی
بیچ مین رکوع اور سجدے پر قادر ہوا تو اس صورت مین بالاتفاق نماز سر سے شروع کرے اور جو شخص
بیہوش یا دیوانہ رہا ایک رات ایک دن تک تو نماز اوس ایک رات اور ایکدن کی قضا کرلے اور اگر
ایک رات اور ایک دن سے ایک ساعت بھی زیادہ گذری گی تو قضا واجب نہوگی اور نزدیک
محمد کی جب تک چھٹی نماز کا وقت نہ آویگا تب تک قضا واجب ہوگی **فصل گیارہوین**
مسافر کی نماز کی بیان مین جو کوس چار ہزار قدم کا کہلاتا ہے ویسے پندرہ پندرہ کوس کی تین منزل چلنے کی قصد
سے جو شخص اپنے گھر سے نکل کر شہر کی عمارتوں سے باہر ہووے تو اوس شخص کو چاہیے کہ چار رکعت والے

فرض مین دو رکعت پڑھی اور اگر اوسنے چار رکعت پڑھی اس صورت مین اگر دو رکعت کی
بعد بیٹھا تھا تو نماز ادا ہوی مگر ہان دو رکعت فرض ہوی اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹھا
کرنے کی سبب گناہگار ہوا اگر بھول کر ایسا کیا تو سجدہ سہو کر لیوی کیونکہ سلام پھیرنے مین دیر لگی
اور اگر دو رکعت کی بعد نہین بیٹھا تو فرض اوسکا باطل ہوا چارون رکعت نفل ہوئین سجدہ سہو
کر لیوی مسافر جب تک اپنی اصلی وطن مین داخل نہوگا یا کسی شہر یا گانون مین پندرہ دن یا زیادہ
پندرہ دن کی رہنی کا قصد نکریگا تب تک اوسکو حکم مسافر کا ہوگا اور میدان مین نیت اقامت کی معتبر نہین
اور جو لوگ کہ ہمیشہ میدان مین رہا کرتی ہین اور کسی جگہ پہ اقامت نہین کرتی ہین مگر دس پانچ روز
تو ان لوگون کو حکم ہی کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑھین قصر نکرین ہان جسوقت ایک بارگی اٹھتالیس
کوس چلنی کا ارادہ کرین تو اوسوقت قصر پڑھین اور اگر وقتیہ مین مسافر نے مقیم کی پیچھی اقتدا کیا تو
چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کی بعد یعنی قضا مین مسافر کو
مقیم کی پیچھی اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کی پیچھی وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا کرنا
درست ہی جب مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیری تو مقیم کھڑا ہوکر دو رکعت اور پڑھ لیوی **ف**
مسافر کو قضا پڑھنی مین مقیم کی پیچھی اقتدا کرنا درست نہونی کی وجہہ یہہ ہے کہ نماز وقتیہ مین امام کی تابع
کی سبب مسافر پر فرض چار رکعت ہو جاتے ہیں اور وقت بعد مسافر کا فرض بدلتا
نہین اور مقیم کو مسافر کی پیچھی قضا مین بھی اقتدا درست ہی بشرطیکہ دونونکا فرض ایک ہو
مثلاً عشا دونون کی فوت ہوی تو اس صورت مین مقیم کی اقتدا مسافر پر درست ہوگی جب
مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیری تو مقیم کھڑا ہوکر باقی پڑھ لیوی اور ایک وطن اقامت
دوسری وطن اقامت اور وطن اصلی اور سفر کی سبب باطل ہوتا ہی **ف** مثلاً ایک مسافر
نے کسی شہر مین اقامت کی تھی پھر چند روز کی بعد وہان سی کسی اور شہر مین جا کر مقیم ہوا یا وطن
اصلی یا اور کہین سفر مین چلا گیا تو جو پہلی اقامت تھی وہ باطل ہوی جب وہان وہ دوبارا آویگا
تو بدون نیت اقامت کی مقیم نہوگا اور گھر مین جو نماز قضا ہو وی اوسکو سفر مین چار رکعت پڑھی
اور سفر مین جو قضا ہوی اوسکو گھر مین دو رکعت **مسئلہ** سفر معصیت مین یعنی مثلاً چوری
یا قزاقی کیلئی جو سفر کرتی ہین اوسمین تینون امام کی نزدیک قصر نماز مین منع ہی اور نزدیک

امام اعظم کی قصر نماز مین واجب ہی اور افطار روزہ مین جایز اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی معتبر ہی نہ تابع کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہی نہ لشکر کی اور نیت مولی کی معتبر ہی نہ غلام کی اور نیت خاوند کی معتبر ہی نہ جورو کی **فصل بارہوین** جمعہ کی نماز کی بیان مین جمعہ کی صحت کے واسطے چہہ چیزین شرط ہین جب وہ چہہ پائی جائین گی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑہنی والی کی ذمی سے ظہر ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم اور قاضی ہو وین یا کنارہ شہر کا کہ بنایا گیا ہے واسطے شہر لوگون کی حاجت کی لیئی مثلا مردی دفنانی یا لشکر جمع کرنی کی لیے پس نزدیک امام اعظم کے گاؤن کی دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک شافعی اور اکثر امامون کے دیہاتون مین درست ہی شہر کی کنارہ مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ یا اوسکی نائب کا تیسری ظہر کا وقت ہونا چوتہی خطبہ پڑہنا لاکن نزدیک امام اعظم کی ایک تسبیح کی برابر کفایت کرتا ہی اور نزدیک صاحبین کی فرض وہ ہی کہ ذکر دراز ہو اور دو خطبہ پڑہنا اسطور پر کہ شامل ہو وین حمد اور درود اور تلاوت قرآن اور مسلمانونکی نصیحت اور اپنی نفس اور مسلمانون کی استغفار پر یہہ سنت ہے اور ترک کرنا اونکا مکروہ ہی پانچوین جماعت اور وہ جماعت چالیس آدمی کی چاہیی نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کی اور نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تین آدمی سوا امام کی اور نزدیک ابی یوسف کی دو آدمی سوا امام کی اگر نماز کی درمیان سی جماعت کی لوگ بہاگ جاوین تو امام اور باقی رہنی والونکا جمعہ فوت ہوگا وہ لوگ ظہر سر سیی شروع کرین **ف** فوت ہونا جمعہ کا اوس صورت مین ہی کہ تمام آدمی امام کی سجدہ کرنی کی قبل بہاگ جائین اور اگر ساری نہ بہاگین امام کی سوا تین آدمی رہ جائین یا امام کی سجدیکی بعد سب بہاگین تو ان دونون صورت مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیی جمعہ تمام کری چہٹی اذن عام یعنی کسی کو نہ روکی **مسئلہ** جمعہ لڑکی اور غلام اور عورت اور مسافر اور بیمار پر واجب نہین اور اسی طرح اندہی پر نہین ہی نزدیک امام اعظم کی اگرچہ اوسکو لیجانی والا میسر ہووی اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کی اگر لیجانی والا میسر ہووے تو اندہی پر جمعہ واجب ہی اور اگر میسر نہین تو نہین اور نزدیک احمد کی غلام پر جمعہ واجب ہے **مسئلہ** اگر غلام یا عورت یا بیمار یا مسافر نماز جمعہ کی ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر اونسی ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کی باہر رہتا ہے

اگر اذان جمعہ کی سنتا ہے تو اوسپر آنا جمعہ مین حاضر ہونا غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر آوین امام ہونا
تو درست ہے اگر مسافرون کی جماعت نے شہر کی اندر نماز جمعہ کے پڑہی اور مقیم اونمین کوئی تہا تو نزدیک امام اعظم کے
جمعہ اونکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعی کے اور احمد کی درست نہین جب تک چالیس آدمی مقیم آزاد تندرست نہون
تو بہی شہر مین مسئلہ ایک بے عذر نے اگر جمعہ کے آگے ظہر پڑہا تو ادا ہوئی کراہت تحریمہ کی ساتہہ پھر اگر وہ جمعہ کیواسطے
چلا اور امام اب تک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہوئی پس اگر نماز جمعہ ملے تو بہتر اور اگر نملی تو ظہر پھر پڑہے
اور نزدیک صاحبین کی اگر نماز جمعہ ہاتہہ نہ لگی تو ظہر باطل نہوگی مسئلہ معذور اور قیدی کو
جمعہ کی دن نماز ظہر کی جماعت کی ساتہہ پڑہنی مکروہ ہے مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ مین
التحیات یا سجدہ سہو کی اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کی دو رکعت
جمعہ کی تمام کری اور نزدیک محمد کی اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی اوسی
تحریمہ پر تمام کری مسئلہ جب جمعہ کی پہلی اذان کہی جاوی تب جانا اوسکی طرف واجب ہوتا ہے
اور اوسوقت خرید و فروخت حرام ہوتا ہے اور جب امام منبر پر چڑہے خطبہ پڑہنی کو تب بات کرنی اور نماز پڑہنی
منع ہے جب تک خطبے سے فارغ ہو اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان دوسرا اوسکی روبرو کہی
جاوی اور لوگ امام کیطرف متوجہ رہین اور جب خطبہ تمام ہو چکی تکبیر کہی مسئلہ جمعے کی نماز مین
سورۂ جمعہ اور منافقون پڑہنی سنت ہے اور ایک روایت مین سبح اسم اور ہل اتاک پڑہنی سنت ہے
مسئلہ ایک شہر مین جمعہ کئی جگہہ درست ہے اور امام اعظم کی ایک روایت مین سوا ایک جگہہ
کی جایز نہین اور امام ابی یوسف سے روایت ہے کہ اگر شہر کی درمیان نہر جاری ہووی تو اوسکے
دونو طرف جمعہ پڑہنا درست ہی

فصل تیرہوین واجب نمازون کی بیان مین

اکثر امامون
کی نزدیک پانچون وقت کے فرض کی سوا اور کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک امام اعظم کی نماز وتر
کی واجب ہے اور عید الفطر اور عید الاضحی کی بہی اور اورون کی نزدیک یہہ تینون سنت موکدہ ہین
ف نماز کی واجبات کی فصل مین گذر چکا کہ امام اعظم کی سوا اور امامون کی نزدیک فرض اور
واجب ایک چیز ہی اور وتر تین رکعت ہی نزدیک امام اعظم کی ایک سلام کی ساتہہ اور تینون
رکعت مین الحمد اور سورۃ پڑہے اور تیسری رکعت مین قرارت کی بعد رکوع کی قبل قنوت پڑہا کری تمام
سال اور نزدیک شافعی کی رمضان کی آخری پندرہ دنون مین قنوت پڑہے اور نزدیک اکثر امامون کے

رکوع کی بعد قومی مین پڑہنی سنت ہے اور قنوت فجر کی نماز مین پڑہنی بدعت ہے اور نزدیک شافعی کی سنت ہے اور
مستحب ہی کہ وتر کی پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ
احد پڑہی مسئلہ نماز عید کی شرائط وجوب ادا کی مانند نماز جمعہ کی ہین یعنی جن شرطون نماز جمعہ
واجب ہوتی ہی اور ادا ہوتی ہی انہین شرطون سی نماز عید بہی واجب ہوتی اور ادا ہوتی ہی مگر فرق یہہ ہی کہ عید
مین خطبہ شرط نہین بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبہ پڑہے مانند جمعہ کی اور ان مین مناسب ہے کہ بیان کرے
احکام صدقہ فطر یا احکام قربانی کی اور تکبیرین ایام تشریق کی بیان کری مسئلہ عید الفطر کی دن سنت ہے
کہ پہلی کچہہ کہاوی اور صدقہ فطر کا دیوی اور مسواک اور غسل کری اور اچہے کپڑی پہنی اور خوشبو لگاوی اور تکبیر
کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوی لیکن تکبیر پکار کی نہ کہی اور جب سورج بلند ہوا اسقدر کہ آنکہہ اوسکی دیکہنے مین چوندہلاوے
اوسوقت سی دوپہر ہونے کے قبل تک دونو عید کی نماز کا وقت ہے اور جب نماز عید کی پڑہنی لگی تو تحریمہ کی بعد پہلی
رکعت مین تین تکبیر زوائد کی کہی اور ہر تکبیر کی ساتہہ دونو ہاتہہ اوٹہاوی اور تکبیرون کی بعد ثنا
پڑہی اور دوسری رکعت مین قرائت کی پیچہی رکوع سی پہلے تین تکبیر زوائد کہی اور ہر تکبیر کی ساتہہ دونو ہاتہہ
اوٹہاوی بعد اوسکی تکبیر رکوع کی کہی یہہ چہہ تکبیرین اور تکبیر رکوع کی نماز عید مین واجب ہین اگر
یہہ فوت ہوین تو سجدہ سہو لازم آوی اور اگر قصداً ترک کریگا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور دونو عید
کی نماز اگر کسی نے امام کی ساتہہ نپائی تو پہر اوسکی قضا نہین اور اگر کوئی عذر کی سبب نماز عید الفطر
کی امام اور قوم سی فوت ہو جاوی تو دوسری دن اوسکو ادا کرین نہ بعد اوسکی اور عید الضحی کی نماز
بارہوین تک بہی جایز ہی اور نماز عید الضحی کی مانند نماز عید الفطر کی ہی مگر فرق اتنا ہے کہ
عید الضحی مین مستحب ہی کہ قبل نماز کی کچہہ نکہاوی بلکہ بعد نماز کی اپنی قربانی کی گوشت مین سے کہاوی
اور قبل نماز کی کہانا بہی مکروہ نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کی درست نہین اور عید الضحی مین تکبیر
عیدگاہ کی راہ مین پکار کی کہتا جاوی مسئلہ ایام تشریق مین تکبیرین کہنے ہر فرض نماز کی بعد جب جماعت کے
ساتہہ پڑہی جاوی مقیم پر شہر مین واجب ہے اور نو ذی الحجہ کی صبح سی دسوین کی عصر تک ایام تشریق
کی ہین نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی تیرہوین کی عصر تک اور فتوی صاحبین کی
قول پر ہے اور اگر عورت یا مسافر مقیم کی پیچہی اقتدا کرین تو ان پر بہی تکبیر کہنی واجب ہوتے تکبیر آواز بلند کی ساتہہ
کہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

نہین کوئی معبود بندگی کی لایق سوا اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور دو آخر الم یکن ہی سا بق مین بھی
اور اگر امام ترک کری تو بہی مقتدی ترک نکری فصل چودہوین نفلون کی بیان مین فجر کی
نماز کی قبل سنت دو رکعت ہی سورۂ کافرون اور قل ہو اللہ احد مین پڑہی آور نماز ظہر اور جمعہ کی
قبل چار رکعتین ہین ساتہہ ایک سلام کی آور بعد ظہر کی دو رکعت ہی آور بعد جمعہ کی چار
رکعت اور نزدیک ابی یوسف کی بعد جمعہ کی چہہ رکعتین ہین اور مستحب وہ ہی کہ ظہر کی بعد
چار رکعت پڑہے دو سلام کی ساتہہ آور نماز عصر کی قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑہنے مستحب
آور بعد نماز مغرب کی دو رکعت سنت ہی اور بعد اوسکی چہہ رکعتین آور مستحب ہین کہ ان کو
صلوۃ الاوابین کہتی ہین آور ایک روایت مین نماز مغرب کی بعد بیس رکعتین پڑہنی آئی ہین اور
اور قبل عشا کی چار رکعت مستحب ہے آور بعد عشا کی دو رکعت سنت ہی اور چار رکعت اور
مستحب ہی آور بعد وتر کی دو رکعت بیٹہہ کر پڑہنی مستحب ہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت الارض
اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑہی نماز تہجد کی سنت موکدہ ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے کبہی ترک نہین فرمائی اور اگر کبہی فوت ہو جاتی تو بارہ رکعت دن کو قضا پڑہتی تہی
اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سے کم نہین آئی اور بارہ رکعت سی زیادہ بہی ثابت نہین
ہوی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجد کی بعد پڑہتی تہی سنت ہے اسطرح پڑہی جسکو
اپنی نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کی بعد آخر رات کو پڑہی کہ یہہ بہتر ہی اور اگر اعتماد نہو تو
سونی کی قبل پڑہ لیوی کہ اسمین احتیاط ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی وتر سمیت تہجد سات
رکعت پڑہا اور کبہی نو رکعت اور کبہی گیارہ رکعت آور کبہی تیرہ رکعت اور کبہی پندرہ رکعت آور کبہی دو دو
رکعت آور کبہی چار چار رکعت آور کبہی سبکی سب ایک سلام کی ساتہہ آور کبہی دو دو رکعت
کو تازہ وضو اور مسواک کی ساتہہ پڑہی آور بعد ہر دو رکعت کی سوتی اور پہر جاگتی اور تہجد
مین قیام بہت دراز فرماتی تہی یہان تک کہ دونون پاؤن مبارک سوجہ جاتی اور پہٹ
جاتی تہی آور کبہی چار رکعت پڑہتی پہلی رکعت مین سورہ بقر دوسری مین سورہ آل عمران تیسری مین سورہ نسا
چوتہی مین سورہ مائدہ پڑہی آور جسقدر قیام فرمایا اوسی قدر رکوع اور اوسی قدر قومہ اور اوسی قدر سجدہ
اور اوسیقدر جلسہ اور فرمایا آور ایک رکعت مین یہہ چارون سورتین جمع فرماتی تہی اور حضرت عثمان رض

رضی اللہ عنہ نی وتر کی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہ ہی کہ ہر روز اسقدر پڑہی کہ
ہمیشہ پڑہ سکی ایک مہینی مین ایک ختم کری یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات مین ختم فرماتی
تہی اول تین سورہ پڑہتی سورہ بقرا ور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور دوسری رات
پانچ سورہ پہر سات پہر نو پہر گیارہ پہر تیرہ پہر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فمی بشوق نام رکہتی
ہین **ف** مراد ف سی سورہ فاتحہ اور میم سی سورہ مایدہ اور یی سی سورہ یونس اور ب سی سورہ
بنی اسرائیل اور شین سی سورہ شعرا اور واو سی سورہ والصافات اور قاف سی سورہ ق اور
چاہئی کہ قرآن ترتیل کی ساتہہ پڑہی **ف** ترتیل کی معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑہنا
حروف اور مد اور تشدید کو بخوبی ادا کرنا اور وعدہ اور وعید کی مقام مین غور کرنا اور مستحب یہ ہی
کہ صبح کی نماز جماعت کی ساتہہ پڑہ کر سورج نکلنی تک ذکر مین مشغول رہی جب سورج نکل چکی
تب دو رکعت نفل پڑہی تو ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا دیگا اور اگر چار رکعت پڑہیگا تو حق تعالے
فرماتا ہی کہ اوسدن کی آخر تک اوسکی مرادون کی لیئی مین بس ہون یعنی ساری پوری کردونگا اور
اس نماز کو نماز اشراق کی کہتی ہین نماز چاشت کا بیان یون ہی کہ جب سورج گرم ہو جای
تب دوپہر کی قبل چاشت کی نماز آٹہہ رکعت پڑہنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی گئی
ہی اور دوپہر ڈہلنی کی بعد ظہر کی قبل چار رکعت نفل پڑہنی حدیث سے ثابت ہوئی **ف** وظائف
النبی مین لکہا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام ابتدای نبوت سی آخر عمر تک یہہ چار رکعتین ساتہہ ایک
سلام کی پڑہا کیا کرتی تہی اور قرات اونمین لمبی پڑہا کرتی تہی اور جب تازہ وضو کری تب
دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑہنی سنت ہی اور جس وقت مسجد مین داخل ہوا اوسوقت دو رکعت
تحیۃ المسجد کی پڑہنی سنت ہی اور عصر کی بعد سورج ڈوبنی تک ذکر الہی مین مشغول رہنا چاہیے
مسئلہ نفل مین جماعت مکروہ ہی مگر رمضان مین سنت ہی کہ ہر رات عشا کی بعد بیس رکعت
جماعت سی پڑہی دس سلام کی ساتہہ اور ہر رکعت مین دس آیتین پڑہی کہ تمام رمضان مین قرآن
ختم ہو جای اور قوم کی سستی کی سبب اس سی کم نکری اور اگر قوم کو رغبت زیادہ سننی کا ہو تو
تمام رمضان مین دو یا تین یا چار ختم کری اور ہر چار رکعت کی بعد چار رکعت کی اندازہ بیٹہی اور
ذکر مین مشغول رہی اس بیٹہنی کا نام ترویحہ ہی اور بعد تراویح کی وتر جماعت کی ساتہہ پڑہی

اور رمضان کی سوا اور دنون مین وتر جماعت کی ساتھہ پڑھنی مکروہ ہی **نماز استخارہ** کا
بیان یون ہی کہ اگر کوئی کام پیش آوی تو سنت ہی کہ استخارہ کری اس طریق سی کہ پہلی
وضو کری اور دو رکعت نماز نفل پڑہی اور بعد اوسکی حمد اور درود پڑھ کر یہہ دعا پڑہی اللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ
فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اللّٰھُمَّ
اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَ
عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ
ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ
عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ یا اللہ تحقیق مین بہلائی
مانگتا ہون تجہہ سی اس کام مین تیری علم کی مدد کی ساتھہ اور قدرت مانگتا ہون تجہہ سی بہلائی
حاصل ہونی پر تیری قدرت کی وسیلی کی ساتھہ اور مانگتا ہون تجہہ سی مراد اپنی تیری بڑی
فضل سی پس بیشک تو قدرت رکھتا ہی ہر چیز پر اور مین نہین قدرت رکھتا ہون کسی چیز پر
اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو بہت جاننی والا ہی چھپی ہوئی باتون کو یا اللہ
جو تو جانتا ہی کہ بیشک یہہ کام بہتر ہی میری لیی میری دین اور میری دنیا اور میری زندگانی
اور میری انجام کار مین پس حکم کر اور موجود کر اوسکو میری لیی اور آسان کر اوسکو میری
لیی پھر برکت دی میری لیی اوسمین اور جو تو جانتا ہی کہ بیشک یہہ کام برا ہی میری لیی میری
دین اور میری دنیا اور زندگانی اور میری انجام کار مین پس پھیر اوسکو مجھہ سی اور پھیر مجکو
اوس سی اور حکم کر اور موجود کر میری لیی نیکی جہان کہین ہووی پھر راضی کر مجکو ساتھہ اوسکی **نماز**
توبہ کا بیان یون ہی کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہووی تو چاہیی کہ بلا وضو کری اور دو رکعت
نماز پڑہی اور استغفار کری اور گناہ سی توبہ کری اور جو گناہ کر چکا ہی اوس سی پشیمان ہووی
اور دل مین قصد کری کہ آیندہ گناہ پھر اختیار نہین کرینگی ہم **نماز حاجت**
کا بیان یون ہی کہ اگر کسی کو کوئی حاجت آ لگی اوی تو وضو کری اور دو رکعت نماز پڑہی
اور تعریف خدا کی کری اور درود رسول پر بہیجکر یہہ دعا پڑہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ

الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والعصمۃ من کل ذنب السلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا دینا الا قضیتہ ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والاخرۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین۔ نہین کوئی معبود مگر اللہ حلم والا بزرگ پاک ہی اللہ مالک عرش بڑیکا تمام تعریف ہی اللہ کی لیئی جو پالنی والا ساری جہان کا مانگتا ہون مین تجہہ سی خصلتین اچھی کہ واجب کرنی والی ہون تیری رحمت کی اور مانگتا ہون تجہسی کامون کو کہ لازم کرنی والی ہون تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سی اور بچاو ہر گناہ سی اور سلامتی ہر گناہ سی نہ چہوڑ میری لیئی کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی غم مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ چہوڑ تو کوئی قرض مگر کہ ادا کر دیوی تو اوسکو اور نہ چہوڑ تو کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتون سی کہ وہ تیری نزدیک اچھی ہووی مگر جاری کر دی تو اوسکو اى بہت مہربان مہربانون کی **صلوۃ التسبیح** کا بیان یون ہی کہ صلواۃ التسبیح تمام چہوٹی بڑی گناہون کی مغفرت کی لیئی ہی خواہ وہ گناہ خطاءً ہو خواہ قصداً خواہ پردی مین خواہ ظاہر مین حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نی اپنی چچا عباس رضی اللہ عنہ کو سکہائی طریقہ اوسکا یون ہی کہ چار رکعت نماز پڑہی ہر رکعت مین بعد قرارت کی پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑہی اور رکوع مین دس بار اور قومہ مین دس بار اور سجدہ مین دس بار اور جلسی مین دس بار اور دوسری سجدہ مین دس بار اور دوسری سجدی کی بعد بیٹھ کر دس بار پس ہر رکعت مین پچہتر بار کہ چار ون مین تین سو بار ہوتی ہین پڑہی اور اگر ہو سکی تو یہہ نماز ہر روز پڑہا کری نہین تو ہفتہ مین ایک بار یا مہینی مین ایک بار یا برس مین ایک بار یا تمام عمر مین ایک بار پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ چار رکعت مین چار سورہ مسبحات مین سی پڑہی اور مسبحات کی سات سورتین ہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حدید اور سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ اعلی **نماز سورج گہن کا بیان** یون ہی کہ جب سورج گہن لگی تو سنت ہی کہ جمعہ پڑہانی والا امام دو رکعت نماز جماعت سی

ساتھہ پڑہی اور ہر رکعت مین ایک رکوع کری مثل اور نمازون کی اور قرارت لمبی پڑہی لاکن آہستہ
پڑہی اور نزدیک صاحبین کی پکار کی پڑہی اور نماز کی پیچہی ذکر مین مشغول رہی جب تک آفتاب
صاف ہوجاتی اور اگر جماعت نہو تو اکیلا پڑہی خواہ دو رکعت پڑہی خواہ چار رکعت اور اسی
طرح چاند کی گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور ان کی مانند مین پڑہی **نماز استسقا کا**
بیان یون ہی کہ پانی کی لیی رسول علیہ السلام نی کبہی فقط دعا مانگی اور کبہی جمعہ کی خطبے
مین دعا کی اور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنی کی لیی باہر گئی اور فقط استغفار کیا اسی واسطی امام
اعظم کی نزدیک پانی کی طلب مین نماز پڑہنی سنت موکدہ نہین ہی بلکہ کہا ہی کہ مینہہ کی طلب دعا
اور استغفار ہی اور اگر اکیلا نماز پڑہی تو درست ہی لیکن صحیح روایت مین نبی علیہ السلام سے
ثابت ہوا استسقا مین نماز جماعت کی ساتھہ پڑہنی اسی واسطی امام ابو یوسف اور محمد اور باقی
علما نی کہا کہ امام مسلمانون کی جماعت کی ساتھہ عیدگاہ مین جاوی اور کفار ساتھہ نہوین
پس امام جماعت کی ساتھہ دو رکعت نماز پڑہی اور قرائت پکار کی پڑہی اور نماز کی بعد مانند عید
کی دو خطبہ پڑہی اور استغفار کری اور دعا استسقا کی حدیث کی دعاؤن مین سی پڑہی اَللّٰھُمَّ
اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ اَللّٰھُمَّ
اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْزِلْ رَحْمَتَكَ وَاَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ اور مانند اسکی
یا اللہ برسا ہمپر مینہہ فریاد کو پہنچنی والا بہت ارزانی کرنیوالا نفع دینی والا نہ ضرر کرنی والا جلدی برسنی
والا نہ دیر کرنیوالا یا اللہ پانی دی اپنی بندون کو اور جانورون کو اور اتار رحمت اپنی اور زندہ کر
شہر مردہ اپنی کو اور امام چادر اپنی پہراوی نہ قوم **ف** چادر پہرانی کا طریق یون ہی کہ دایان
سرا بائین طرف ہوجاوی اور بایان سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر
مسئلہ نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا پہر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا کریوی اور نزدیک
امام ابی یوسف کی اگر چار رکعت کی نیت کی اور پہلی قعدی کی آگی فاسد کیا تو چار رکعت قضا
کری اور اسی طور پر اختلاف ہی اوس صورت مین کہ چار رکعت نفل پڑہی چارون مین قرأت
ترک کی اخیر کی دو مین سی فقط ایک مین پڑہی **ف** پس ان دونون صورتون مین نزدیک امام
اعظم اور محمد کی دو رکعت قضا کری اور نزدیک ابی یوسف کی چار رکعت اور اگر پہلی دو رکعت

ترک کی اخیر کی دو مین سی فقط ایک مین پڑہی **ف** پس ان دونون صورتون مین نزدیک
امام اعظم اور محمد کی دو رکعت قضا کری اور نزدیک ابی یوسف کے چار رکعت اور اگر پہلی دو
رکعت مین یا آخری دو رکعت مین قرارت کی یا پہلی دو مین سی ایک مین یا پچہلی دو مین سے
ایک مین ترک کی تو ان چارون صورت مین دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلی
دو رکعت مین سی ایک مین قرارت کی اور تین مین نہ کی یا پہلی دو مین سی ایک مین کی
اور آخری دو مین سی ایک مین کی ان دونون صورت مین نزدیک محمد کی دو رکعت قضا
کریگا اور نزدیک شیخین کی یعنی امام اعظم اور ابی یوسف کی چار رکعت اور قعدہ اولی ترک
کرنی سی نزدیک محمد کی نماز باطل ہوتی ہی اور نزدیک شیخین کی باطل نہین ہوتی ہی لیکن سجدۂ
سہو کر لیوی اگر ایک عورت نی نذر کی کہ کل نماز نفل پڑہون گی مین یا روزہ رکہون گی
پس حائض ہوی تو اوسپر قضا لازم آویگا **مسئلہ** نفل بدون عذر کی بیٹہ کر پڑہنی بہی جایز
کہڑی ہونی کی طاقت ہوتی ساتہہ اور اگر کہڑا ہو کر شروع کیا اور بیٹہہ کی تمام کیا تو بہی درست
ہی مگر مکروہ ہی لاکن عذر مین مکروہ نہین اور عذر کی سبب دیوار مین تکیہ لگا کر نفل پڑہنی جایز ہے
مسئلہ شہر کی باہر سواری پر نفل پڑہنی درست ہی اشاری سی رکوع اور سجدہ کری جس
طرف سواری جاوی اگر سواری پر شروع کیا بعد اوسکی زمین پر اترا تو اوسی نماز کو رکوع اور
سجدی کی ساتہہ پوری کری اور نزدیک ابی یوسف کے سری سی شروع کری اور اگر
زمین پر شروع کیا بعد اوسکی سوار ہوا تو نماز اوسکی فاسد ہوئی اس صورت مین بنا کرے
بالاتفاق **فصل پندرہوین** سجدۂ تلاوت کی بیان مین سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہی
جسنی آیۃ سجدی کی پڑہی اوسپر یا جسنی سُنی اوسپر اگرچہ قصد سُننی کا نہین رکہتا تہا اور امام
کی پڑہنی سی مقتدی پر سجدہ واجب ہوتا ہی اور مقتدی کی پڑہنی سی کسی پر واجب نہین ہوتا ہے
نہ مقتدی پر اور نہ امام پر ہان جو شخص نماز مین داخل نہین اوسنی سنی تو اوسپر واجب ہوتا ہے
مسئلہ اگر نماز کی خارج کسی نی آیۃ سجدہ کی پڑہی اور نمازی نی سنلی تو نمازی
نماز کی بعد سجدہ کر لیوی اگر نماز کی اندر سجدہ کریگا تو درست نہو گا لاکن نماز باطل نہو گے
مسئلہ اگر امام نی آیۃ سجدی کی پڑہی اور ایک شخص نماز مین داخل نہ تہا اوسنی آیۃ

سنی بعد نماز کی اوس امام کی جبکہ اوسی اقتدا کیا پس اگر امام کی سجدہ کرنی کی آگی اقتدا کیا ہے
تو امام کی ساتھہ سجدہ کری اگر امام کی سجدہ کرنیکی بعد اوس رکعت مین داخل ہوا تو ہرگز سجدہ
نکری یعنی نہ نماز کی اندر اور نہ بعد نماز کی اور اگر دوسری رکعت مین داخل ہوا تو بعد نماز کی سجدہ کر لیوی اور
اوس شخص کی کہ جسنے اقتدا نہین کیا ہی اور جو سجدہ تلاوت کا نماز مین واجب ہوا نماز کی بعد
اوسکی قضا نہین **ف** یعنی واجب تہا ادا کرنا اوسکا نماز مین اور اگر ادا نکیا تو بعد نماز کی اوسکو
قضا نکری کیونکہ منع ہی قضا کرنا نماز کی بعد الا ان وہ شخص گناہگار ہوا سو توبہ کری ورجا رانہین **مسئلہ**
اگر کسینے آیت سجدہ کی خارج نماز کی پڑہی اور سجدہ نکیا بعد اوسکی نماز مین شروع کیا اور اوسی آیت
کو پہر پڑہی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد اوسکی نماز مین شروع کیا اور پہر اوسی
آیت کو پڑہی تو پہر سجدہ کری **مسئلہ** اگر ایک شخص نی ایک مجلس مین ایک آیت سجدہ کی کئی بار
پڑہی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر دوسری آیت پڑہی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کری
اور اگر مجلس پڑہنی والی کی واحد ہی اور سننی والی کی متعدد تو سننی والی پر ایک سجدہ آویگا اور
سننی والی پر متعدد اور اگر مجلس سننی والی کی واحد ہی اور پڑہنی والی کی متعدد تو سننی والی پر ایک سجدہ
ہی اور پڑہنی والی پر متعدد **مسئلہ** کیفیت سجدہ کرنیکی یہہ ہی کہ نماز کی شرطون کی ساتھہ یعنی پاک
بدن وغیرہ کی ساتھہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ مین جاوی اور تسبیحات پڑہی پہر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ
سی سر اوٹہاوی اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ تلاوت مین نہین **مسئلہ** مکروہ
ہی کہ تمام سورۃ پڑہی اور آیت سجدہ کی چہوڑ دی اور اگر آیت سجدہ کی پڑہی اور
ساری سورۃ چہوڑ دی تو مکروہ نہین مگر سجدہ کی آیت کی ساتھہ دو ایک آیت اور ملا لینی
بہتر ہی اور یہہ بہتر ہی کہ آیت سجدہ کی آہستہ پڑہی تا کہ سننے والی پر سجدہ واجب نہو

کتاب الجنائز

جنازہ کی بیان مین موت کو ہمیشہ یاد رکہنا اور جس چیز مین وصیت کرنی واجب ہی اوس
وصیت نامہ کو ساتھہ رکہنا مستحب ہی بلکہ جس وقت گمان موت کا غالب ہوا اوسوقت
واجب ہی حدیث مین آیا کہ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کریگا مرتبہ شہادت کا پاویگا
مسئلہ جب مسلمان مرنیکی قریب ہووی تو کلمہ شہادت کا اوسکی پاس پڑہا جاوی **ف**

یعنی پڑہ پڑہ کی اوسکو سنا دین کہ وہ سنی اور نیچی اوسکو نہ کہین کہ تو بہی پڑہ اور سورہ یسین اوسکی سرکی پاس پڑہی جاوی اور جب مرچکی منہ بند کیا جاوی اور آنکہین بہی اور دفنانی مین جلدی کی جاوی **مسئلہ** جب نہلانا چاہین تب عود جلاکی اول تختی کو تین بار خوشبو کرین اور میت کا ستر چہپا کر اور ساری بدن سی کپڑی اوتار کی اوس تختی پر لادین اول نجاست حقیقی بدن سی پاک کی جاوی بعد اوسکی بدون کلی کروانی اور ناک مین پانی ڈالنی کی وضو کرایا جاوی **ف** درمختار مین لکہا ہی کہ جب ناپاک یا حیض یا نفاس کی حالت مین مری تب مضمضہ اور استنشاق کروایا جاویگا بالاتفاق اور اون کی سوا اور دن کو ایک انگل اکپڑا تر کی ہونہہ اور منہ اور حلق پاک کیا جاوی بعد اوسکی اوس پانی سی نہلایا جاوے کہ جس مین تہوڑی بیری کی پتی یا مانند اوسکی ڈال کی جوش کیا گیا ہو اور اوسکی ڈاڑہی اور سرکی بالونکو گل خیرو یا اوسکی مانند کی ساتہہ دہووین اوسکی بعد اول بائین کروٹ لٹاکر داہنی طرف دہووین پہر داہنی کروٹ لٹاکر بائین طرف دہووین اور تکیہ لگاکی بیٹہاکر اوسکی پیٹ کو نرم نرم ملین اگر کچہہ نکلی تو اوسکو پاک کرین وہرانا غسل کا ضرور نہین پیچہی اوسکی کپڑی سی بدن خشک کرکی خوشبو سر اور ڈاڑہی پر اور کافور سجدی کی جگہہ پر مل دیوین اور کفن پہنادین مرد کو تین کپڑی سنت ہین بقول ابوحنیفہ کی ایک کفنی کہ اوہی پنڈلی تک ہووی اور دو چادر سر سی قدم تک اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چادرین کفن کی دی گئین سر اہن اوسمین نہ تہا اور دستار بانا ہنا بدعت ہی اور اگر تین کپڑی میسر نہ ہون تو دو کفایت ہی اور حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چادر مین دفن کئی گئی جب سر چہپاتی تہی تو پاؤن کہلی ہوتی تہی اور جب پاؤن چہپاتی تہی تو سر ننگا ہوتا تہا آخر پیغمبر علیہ السلام کی فرمانی سی اوس چادر کو سر طرف کہینچا اور پاؤن پر گہاس ڈال دی اور عورت کو دو کپڑی زیادہ دی جاتی ہین ایک ڈالنا سر کی بال اوسکی ڈالکی لپیٹ کر سینی پر رکہی ہین **ف** وہ دو گز کی لنبی اور ایک بالشت چوڑی ہوتی ہی اور دوسرا سینہ بند کہ بغل سی گھٹنون تک ہوتا ہی **ف** وہ تین گز کا لنبا اور بغل سی زانو تک کا چوڑا ہوتا ہی اور اگر پانچ کپڑی میسر نہ ہووین تو تین کفن کفایت ہی اور ضرورت کی وقت جو بہم پہنچی اور مسلمان میت کو غسل دینا اور کفن گور کا کرنا اور جنازی کی نماز پڑہنی

اور دفنانا فرض کفایہ ہی **ف** کفایہ اوسکو کہتی ہین کہ جو بعض لوگ ادا کرین تو سب آدمی چہوٹ
جائین اور اگر کوئی ادا نکری تو سب گنہگار ہون اور بدون نہلائی اور کفنانیکی نماز جنازیکی
درست نہین **ف** جب کفنانی کا قصد کرین تو پہلی لفافہ بچہا کر اوسپر ازار بچہاوین پہر کرتا
جلاکی تین بار کفنون کو خوشبو کرین اور عطر لگاوین پس میت کو کرتے پہنا کی ازار اور لفافی
پر لٹا کر منہ اور ڈاڑہی پر اوسکی خوشبو ملکر ازار کو بائین طرف سے لپیٹین پہر داہنی طرف سے اور اسیطرح
لفافہ کو لپیٹین پر اگر عورت ہووی تو سینہ بند اوسکا لفافہ اور ازار کے بیچ مین رکہین بعد اوسکی
کفنی پہناوین اوسکی پیچہی دامنی سر پر رکہہ کر بالون کو دو حصہ کرکی دامنی سی لپیٹ کی کندہی
کی دونون طرف سی چہاتی پر رکہین بعد اوسکی اول ازار کو لپیٹین تب سینہ بند کو پہر لفافہ
کو اور جنازی کی امامت کی لئی بادشاہ اولی ہی بعد اوسکی قاضی پہر محلی کا امام پہر ولی
اقرب یعنی سب قرابتین سی جو شخص زیادہ قریب ہو جیسا بیٹا پہر پوتا پہر باپ پہر دادا
پہر بہائی پہر چچا و علی ہذا القیاس لاکن میت کا باپ امامت کی لئی بہتر ہی اوسکی بیٹی سی
اور نماز جنازی کی چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللہم پڑہی آخر تک اور نزدیک
امام اعظم کی جنازیکی نماز مین الحمد پڑہنی جایز نہین اور اکثر عالم جایز کہتی ہین اور دوسری
تکبیر کی بعد درود پڑہی اور تیسری کی بعد میت اور سب مسلمانون کی واسطی دعا مانگی اَللّٰہُمَّ
اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاہِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰہُمَّ
مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ
اَللّٰہُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
یا اللہ بخش تو ہماری زندون اور ہماری مردونکو اور ہماری چہوٹون اور ہماری بڑون کو اور ہماری مردون
اور ہماری عورتون کو اور ہماری حاضرون اور ہماری غائبون کو یا اللہ جسکو زندہ رکہی
تو ہم مین سی پس زندہ رکہہ اوسکو اسلام پر اور جسکو ماری تو ہم مین سی پس مار تو اوسکو
ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر تو ہملوگون کو اوسکی ثواب سی اور نہ گمراہ کر ہملوگون کو بعد اوسکی
اور لڑکی کی جنازی پر یہہ دعا پڑہی اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا
وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا یا اللہ کر تو اوسکو ہماری لئی آگی پہنچنی والا منزل مین

اور اسباب تیار کرنیوالا اور کر دی تو اوسکو ہماری لئی اجر اور توشہ آخرت کا اور کر دی
تو اوسکو ہماری لئی شفاعت کرنیوالا اور مقبول ہو جاوی تیری جناب مین شفاعت اوسکی
اور اگر لڑکی ہو تو یون کہی اللھم اجعلھا لنا فرطا واجعلھا لنا اجرا و ذخرا
واجعلھا لنا شافعۃ و مشفعۃ اور چوتہی تکبیر کی بعد سلام پہیری اور جو شخص امام کی
تکبیر کی بعد حاضر ہو دی پس جسوقت امام دوسری تکبیر کہی اوسوقت امام کی ہمراہ تکبیر کہکر
داخل نماز کی ہو جاوی اور امام کی سلام پہیرنی کی بعد پہلی تکبیر کو قضا کر لیوی اور نزدیک
ابی یوسف کی اوس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظار کرنی ضرور نہین مانند اوس
شخص کی کہ امام کی تحریمہ کی وقت حاضر تہا اور امام کی ساتہہ اوسنی تکبیر تحریمہ کی نہ کہی بلکہ
جب امام تکبیر کہہ چکا تب وہ تکبیر کہہ کر نماز مین داخل ہوا **ف** پس جسطرح اس شخص کو دوسری
تکبیر کی انتظار کرنی ضرور نہین اسی طرح جو شخص بعد تکبیر کہنی امام کی حاضر ہو دی اوسکو
بہی تکبیر کہہ کر داخل ہونا چاہیی انتظار کرنا دوسری تکبیر کا ضرور نہین اور نماز جنازی کی
گہوڑی کی سواری پر پڑہنی درست نہین اور نماز جنازی کی مسجد مین پڑہنی مکروہ ہی
اور نماز جنازی کی میت غائب پر پڑہنی اور جو عضو کہ کم آدہی بدن سی ہو دی اوسپر پڑہنی
درست نہین اور لڑکا پیدا ہوکر اگر آواز کرلی کی بعد مر گیا تو اوسپر نماز پڑہی جاوی اور اگر
آواز نہین کی تو نماز نہ پڑہی جاوی ایک لڑکا ناسمجہہ دار الحرب سی پکڑا آیا بدون ماباپ
اوسکی یا اوسکی ماباپ کی ساتہہ پکڑا آیا اور اوسکی ماباپ دونون مین سی ایک مسلمان ہوگیا
یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہی پس اگر وہ دار الاسلام مین مر جاویگا تو اوسپر نماز پڑہی
جاویگی **ف** یعنی اوسکی کئی صورتین ہین ایک صورت تو یہہ ہی کہ ایک لڑکا ناسمجہہ دار الحرب
سی اکیلا دار الاسلام مین پکڑا آیا بعد اوسکی مر گیا تو اوسپر نماز پڑہی جاویگی دوسری صورت
یہہ ہی کہ اگر وہ ماباپ کی ساتہہ پکڑا آیا اور اوسکی ماباپ دونون مین سی ایک مسلمان ہی پہر وہ
لڑکا ناسمجہہ دار الاسلام مین مر گیا تو اس صورت مین بہی اوسپر نماز پڑہی جاویگی تیسری صورت
یہہ ہی کہ اگر ماباپ کی ساتہہ پکڑا آیا اور ماباپ دونو اوسکی کافر ہین لاکن وہ لڑکا آپ عقلمند
ہی اور مسلمان پہر وہ دار الاسلام مین مر گیا تو اوس صورت مین بہی اوسپر نماز پڑہی جاویگی

اور سنت یہہ ہی کہ جنازی کو چار آدمی اوٹہاوین اور چلنی مین چلین لیکن نہ دوڑین اور پیچھی
جنازی کی پیچھی چلین اور جب تک جنازہ زمین پر رکہا نہ جاوی تب تک نہ بیٹہین اور سنت
ہی کہ قبر قبلے کی طرف کہودی جاوی اور میت کو قبلی کی طرف سی قبر مین داخل کیا جاوی اور وقت رکہنی
کی بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ کہا جاوی اور منہ کعبہ کی طرف کیا جاوی اور قبر عورت کی
وقت دفنانی کی پردہ کی جاوی اور کچی اینٹ یا نرسل قبر مین رکہہ کر اوسپر مٹی ڈالی جاوی اور
قبر مانند کوہان اونٹ کی کی جاوی اور پکی اینٹ اور لکڑی رکہنی اور چونا اور گچ قبر مین
کرنا مکروہ ہی اور یہہ جو اولیا کی قبرون پر مکانات بلند بنایا کرتی ہین اور چراغان کرتی
ہین اور جو کچہہ اس قسم کی کام کیا کرتی ہین یہہ سب کام حرام ہین یا مکروہ اور بغیر پڑہی
نماز جنازی کی اگر میت دفن کیا جاوی تو اوسکی قبر پر نماز جنازی کی پڑہی جاوی تین
دن تک اور بعد تین دن کی قبر پر نماز پڑہنی درست نہین نزدیک امام اعظم کی اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی وفات کی قریب سات برس کی بعد احد کی شہیدون پر نماز
جنازی کی پڑہی شاید کہ یہہ پڑہنا خاص شہیدون کی لیی تہا اسلیی کہ بدن اونکا ریزہ
ریزہ نہین ہوتا ہی **فصل پہلی** شہید کی بیان مین جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق
کی ہاتہہ سی مارا گیا یا لڑائی کی جگہہ مین مرا ہوا ملا اور اوسپر قتل کا نشان موجود ہی یا اوسکو
کسی مسلمان نی ظلم سی مارا اور اوسکی مارنی سی اوس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ
شخص جو مارا گیا وہ نابالغ تہا یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی نہو وی
اور وہ شخص مرنیکی آگی کہانی یا پینی یا علاج کرنی یا خرید و فروخت یا وصیت کرنی سی فائدہ
حاصل کرنیوالا نہوا ہو اور بعد زخمی ہونیکی ایک نماز کا وقت اوسپر نگذرا ہو تب وہ شخص
شہید کہلاویگا اوسکو غسل نہ چاہیی دینا اور اوسکی بدن کی کپڑی کی ساتہہ اوسکو دفن
چاہیی کرنا لیکن اوسپر نماز چاہیی پڑہنی اور اگر یہہ شرطین نہ پائی جاوین گو وہ شخص ظلم سی
مارا گیا ہو اگرچہ ثواب شہادت کا پاویگا لیکن شہید نہ کہلاویگا بلکہ غسل اور کفن دیا جاویگا اور
اوسپر نماز پڑہی جاویگی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ کسی مسلمان نی کسی مسلمان کو
مارا لیکن ظلم سی نہین مارا بلکہ خطا سی مارا یعنی تیر چہوڑا شکار پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان کو

تو اس صورت مین اوس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول شہید کہلاویگا اور اسیطرح نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی یہہ لوگ اگرچہ اہل حرب یا اہل بغی و قزاق کی ہاتھہ سی ماری جاوین توبہی شہید نہ کہلاوینگی اگرچہ ثواب شہادت کا دیا جاویگا اور اسیطرح جس شخص کو لڑائی کی جگہہ سی زخمی اوٹہا لاوین بعد اوٹہالانیکی اوسنی کچہہ کہایا پیا یا کچہہ شیا یا مول لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اوسپر گذر گیا پس یہہ شخص شہید نہ کہلاویگا اگرچہ ثواب شہید کا اوسکو خدا بخشیگا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل دیوین اوسپر نماز پڑہین اور اگر قزاق یا باغی مارا جاوے تو غسل دیا جاوی نماز اوسپر نہ پڑہین

فصل دوسری ماتم کی بیان مین اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوی تو اوس عورت کو واجب ہی سوگ کرنا چار مہینی دس دن تک عدت کی دنون مین مراد سوگ سی یہہ ہی کہ زینت نکری اور کپڑا زرد اور زعفرانی نہ پہنی اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کا نکری مگر کوئی عذر کی سبب ان چیزون کو استعمال کری تو مضایقہ نہین اور خاوند کی گہر سی باہر نہ نکلی مگر دن کو اگر ضرورت کی لیی نکلی تو رات کو اوس گہر مین رہا کری ہان جس صورت مین کوئی بزور گہر سی نکال دیوی یا گہر گرتا ہی یا خوف کرتی ہی اوس گہر مین اپنی جان یا اپنی مال پر تو ان صورتون مین اوس گہر سی نکل جانا مضایقہ نہین اور خاوند کی سوا اگر دوسرا کوئی عورت کی اقربا مین سی مرجاوی تو اوسکی لیی تین دن تک سوگ کرنا جایز ہی اور زیادہ تین دن سی حرام ہی **مسئلہ** میت پر غم کرنا اور آنکہہ سی آنسو بہانا جایز ہی اور رونی میں آواز بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پہاڑنا اور سر اور منہہ پر ہاتہہ مارنا حرام ہی اکثر صحیح حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہی اوسکی اہل کی نوحہ کرنیکی سبب اور اس بات مین عالمونکی اقوال مختلف ہین **ف** بعض قایل ہین اس بات کی کہ میت پر عذاب کیا جاتا ہی اوسکی اہل کی بیان کی سبب اور بعض اس بات کی قایل نہین اور جو حدیثین اس باب مین وارد ہین اون حدیثون کو وہ لوگ تاویل کرتی ہین اور مختار نزدیک فقیر کی یہہ ہے کہ میت اگر اپنی حالت زندگی مین بیان کرنی کی عادت رکہتا تہا یا بیان کرنی پر وصیت کر گیا تہا یا بیان پر راضی تہا یا جانتا تہا کہ میری اہل مجہپر بیان

کرینگی اور اوسکو وہ منع کر گیا تو ان صورتون مین اوسپر عذاب کیا جاویگا اوسکی اہل کی بیان
کرنی کی سبب اور اگر وہ زندگی مین عادت بیان کی نہین رکہتا تہا اور نہ وہ وصیت کر گیا
اور نہ وہ اوسپر راضی رہتا تہا اور نہ جانتا تہا کہ میری اہل مجہہ پر نوحہ کرینگی تو اوسپر عذاب
نکیا جاویگا **مسئلہ** سنت یہہ ہی کہ مصیبت مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہی اور صبر
کری اور میت کی گہر والون کی لیی مصیبت کی دن کہانا بہیجنا سنت ہی **فصل بیچ**
قبرون کی زیارت کی بیان مین قبرون کی زیارت کرنی مردون کو درست ہی نہ عورتونکو
اور سنت یہہ ہی کہ قبرستان مین جا کر کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ
الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللہُ بِکُمْ
لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْئَلُ اللہَ لَنَا وَلَکُمُ
الْعَافِیَةَ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللہُ وَاِیَّاکُمْ سلام ہی تمہاری رہنی والی قبرونکی
مسلمانون اور مومنون مین سی تم ہمسی پہلے پہنچی اور ہم تمہاری پیچہی پہنچتی ہین اور تحقیق ہم اگر
چاہی اللہ تمہاری ساتہہ ملینگی رحم کری اللہ اگلون پر ہم مین سی اور پچہلون پر یعنی مردون
اور زندون پر مانگتی ہین ہم اللہ تعالی سی اپنی لیی اور تمہاری لیی عافیت بخشی اللہ ہمکو اور تمکو
اور رحم کری اللہ ہمپر اور تمپر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی روایت کی کہ جو کوئی قبرستان مین گذری اور قل ہو اللہ گیارہ بار پڑہہ کی مردون
کو بخشی تو وہان کی مردی کی گنتی کی برابر اوسکو ثواب دیا جائیگا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
رسول علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورۂ تکاثر پڑہکر
ثواب ان سورتون کا مردون پر بخشیگا تو مردی اوسکی لیی شفاعت کرنی والی ہووین
گی اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کوئی سورۂ یسین
قبرستان مین پڑہتا ہی حق تعالی مردون سی عذاب تخفیف کرتا ہی اور پڑہنی والی کو
بہی مردون کی گنتی کی برابر ثواب ملتا ہی **ف** اکثر علمای محققین اس قول پر ہین کہ اگر
کوئی مردی کو ثواب نماز یا روزی یا صدقی یا دوسری عبادت مالی یا بدنی کا بخشی تو
پہنچتا ہی **مسئلہ** انبیا اور اولیا کی قبرون کو سجدہ اور طواف کرنا اور مرادا ہون

مانگنی اور رنڈیاون کی بھی قبول کرنی حرام ہی بلکہ ان چیزون مین سی بہت چیزین ایسی ہین کہ کفر تک پہنچاتی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ان فعلون کی کرنی والون پر لعنت کی ہی اور ان امرون سی منع فرمایا اور کہا کہ میری قبر کو بت مت کرو **ف** یعنے جسطرح کفار بتون کو سجدہ کرتے ہین اسی طرح میری قبر کو سجدہ نکیا کرو

کتاب الزکوۃ

اسلام کی رکنون مین دوسرا رکن زکوۃ ہی جب عرب کی بعضی قوم نی رسول علیہ السلام کی وفات کی بعد چاہا کہ زکوۃ نہ دیوین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نی اونسی قصد جہاد کا فرمایا اور اس فعل پر اجماع متفق ہوا کہ جو شخص زکوۃ دینا واجب نہین جانتا ہی وہ کافر ہی اور ترک کرنیوالا فاسق **ف** یعنی جو شخص اعتقاد رکہتا ہی کہ زکوۃ دینا مالدار پر واجب نہین پس وہ شخص کافر ہی بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہی کہ زکوۃ دینا مالدار پر واجب ہے لاکن باوجود واجب جاننی کی زکوۃ دیتا نہین پس وہ شخص بڑا گناہ گار ہی نہ کافر **مسئلہ** زکوۃ واجب ہوتی ہی اسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہووے اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سی بچی ہوی ہوا اور وہ نصاب قابل بڑہنی کی ہووی اور اوسپر ایک برس پورا گذرا ہوا اور نصاب کی مالک ہونیکی بعد سال تمام ہونیکی قبل اگر ایک سال یا کئی سال کی زکوۃ پیشگی ادا کریگا تو بہی ادا ہوگی اور ایک نصاب کی مالک نی اگر پہلی سی کئی نصاب کی زکوۃ ادا کی اور زکوۃ ادا کرنیکی بعد ان نصابونکا مالک ہوا تو بہی ادا کرنا جایز ہوگا پس نابالغ اور دیوانی کی مال مین زکوۃ واجب نہوگی نزدیک ابی حنیفہ کی اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کی واجب ہوگی کہ لڑکی اور دیوانیکی طرف سی اوسکا ولی ادا کری **مسئلہ** مال ضمار مین یعنے جو مال کہ گم ہوگیا یا دریا مین گر پڑا یا کسینے غصب کیا اور اوسپر گواہ نہون یا جنگل مین دفن کیا اور مکان اوسکا بہول گیا یا کسی پر قرض ہی لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہی اور اوسپر گواہ نہون یا بادشاہ یا کسی ظالم نی کہ جسکی فریاد دوسری کی پاس نہین لیجا سکتی ہین ایسی شخص نی ظلم سی لی لیا پس اس طرح کی مال مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر یہہ مال پہر

ہاتہہ مین آویگا تو بہی پچہلی برسون کی زکوۃ واجب ہوگی اور اگر اقرار کرنیوالی قرض ہووی
اگرچہ وہ اقرار کرنیوالا مفلس ہی یا جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہی اور اوسپر گواہ ہون یا
قاضی جانتا ہو یا گہر مین مال دفن کیا ہی اور مکان اوسکا بہول گیا پس اسطرحکا مال جب
ہاتہہ مین آویگا تب زکوۃ اوسکی واجب ہوگی بابت پچہلی برسون کی **مسئلہ** قرض
جسوقت وصول ہوگا تو اوسوقت زکوۃ اوسکی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی یون ہی
کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہی تو جسوقت وہ قرض ہاتہہ مین آویگا اوسوقت چالیس درم مین سی
ایک درم زکوۃ دینی ہوگی **ف** مثلاً ایک گہوڑا تجارت کا بیچا پس جسوقت قیمت گہوڑی کی ہاتہہ
مین آویگی اوسوقت چالیس درم مین سی ایک درم زکوۃ دینی واجب ہوگی اس مین
سال گذرنی کی شرط نہین اور اگر قرض بابت تجارت کی نہین ہی بلکہ بدل مال کی ہی
مانند قرض تاوان مغصوب کی تو اسصورت مین بہی نصاب قبض کرنیکی بعد زکوۃ دینی
واجب ہوگی **ف** مثلاً کسی نی ایک گہوڑا کسیکا غصب کیا اور وہ گہوڑا اوس
غاصب کی ہاتہہ مین ہلاک ہوا بعد اوسکی اوس گہوڑی کی قیمت غاصب سے گہوڑی کی مالک
کی ہاتہہ لگی پس جسوقت وہ قیمت اوسکی ہاتہہ مین آئی اوسوقت چالیس درم مین سی ایک
درم زکوۃ دینی واجب ہوگی اس مین بہی سال گذرنی کی شرط نہین اور اگر قرض تجارت کا
بدل نہین ہی اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہی مہر اور خلع اور اوسکی مانند کا تو اوسکی
نصاب قبض کرنیکی بعد جب سال اوسپر تمام ہوگا تب زکوۃ دی جائیگی نزدیک امام اعظم
کی **ف** مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مرد نی مال لیکر عورت کو طلاق دی وہ مال
اوسکی ہاتہہ آیا پس یہہ مال اگر بقدر نصاب کی ہی تو بمجرد قبض کرنیکی زکوۃ اوسپر واجب
نہوگی جب تک اوس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی
اسصورت مین بہی بمجرد قبض کرنی نصاب کی زکوۃ واجب ہوگی سال تمام ہونیکی شرط
نہین ہان مگر جو قرض بدل دیت اور بدل ارش جنایت اور بدل کتابت کا ہی تو اوس
قرض مین بمجرد قبض کرنی نصاب کی زکوۃ دینی واجب نہوگی نزدیک صاحبین کی ہی
بلکہ نصاب قبض کرنیکی بعد جب سال اوسپر گذریگا تب زکوۃ دینی ہوگی **مسئلہ** زکوۃ

ادا کرنیکی لیتی نیت شرط ہی خواہ ادا کرتی وقت نیت اداکی کری خواہ زکوۃ کی قدر اول
مال سی جدا کرتی وقت نیت کری **مسئلہ** اگر سارا مال تصدق دیا اور نیت زکوۃ کی
نکی تو بھی زکوۃ ساقط ہوجاتی ہی اور اگر بعض مال صدقہ کیا تو نزدیک ابی یوسف کی کچھہ
ساقط نہوگی اور نزدیک محمد کی جسقدر صدقہ کیا اوسقدر کی زکوۃ ساقط ہوگی **مسئلہ** اگر
شروع سال اور اخیر سال مین نصاب کامل تہی اور درمیان سال مین کم ہوگئی تہی تو
بھی زکوۃ تمام سالکی واجب ہوگی سال کی درمیان کا نقصان معتبر نہین **مسئلہ** مال بڑہنی
والا کہ جس مین زکوۃ واجب ہوتی ہی وہ مال تین قسم ہی ایک قسم نقدی یعنی سونا اور
چاندی خواہ روپیا اشرفی ہو یا پترا یا زیور یا برتن سونی اور چاندی کی اور نصاب
سونیکی بیس مثقال ہی کہ ساڑہی سات تولی ہوتی ہین اور نصاب چاندی کی دوسو
درہم ہین دہلی کی سکی سی چھپن روپی بہر وزن اونکا ہوتا ہی اور سونیکی نصاب مین
سی زکوۃ کی فرض کی مقدار چالیسوان حصہ ہی اور اسیطرح چاندی کی نصاب مین
سی ہی اور اگر سونا نصاب سی کم ہوا اور اسی طرح چاندی بہی نصاب سی کم ہو تو
نزدیک امام ابو حنیفہ کی یہہ ہی کہ دونونکو باعتبار قیمت کی ایک جنس کرکی نصاب پوری
کی جاوی اور قیمت کرنی مین فایدہ فقیرون کا نگاہ رکہا جاوی **ف** یعنی جس ایام مین
سونیکی قیمت مین فایدہ فقیر کا ہووی تو اوس ایام مین چاندی کو سونیکی قیمت لگاوین
اور جس ایام مین چاندی کی قیمت مین فایدہ فقیر کا ہو تو اوس ایام مین سونیکو چاندی
کی قیمت لگاوین اور نزدیک صاحبین کی یہہ ہی کہ ساتہہ اعتبار اجزا کی نصاب پوری
کی جاوی نہ باعتبار قیمت کی **ف** یعنی سونا اور چاندی دونون کی جزو اگر برابر ہین تو
دونون کو ملاکر نصاب پوری کی جائیگی اور اگر جزو دونون کی برابر نہین ہین تو نصاب
اعتبار قیمت کی پوری نہ کی جائیگی پس اگر سونا سو مثقال ہی تو نزدیک تینون کی زکوۃ
واجب ہوگی اور اگر سو درم چاندی اور پانچ مثقال سونا ہی اور قیمت پانچ مثقال سونیکی
برابر سو درم چاندی کی ہی تو زکوۃ نزدیک امام اعظم کی واجب ہوگی نہ نزدیک صاحبین
کی جو سونا اور چاندی کہوٹا ہو اگر کہوٹ ابن اوسکا کم ہی تو حکم اوس سونی اور چاندی کا حکم

خالص کا ہی اور اگر کہوٹا ہین اوسکا غالب ہی تو حکم اوسکا حکم اسباب کا ہی قسم دوسری مال
نامی مین سی مال تجارت کا ہی جو مال کہ تجارت کی نیت سی مول لیا ہی اوس مین زکوٰۃ واجب
ہوتی ہی اور اگر کسینے کسیکو مال بخشا یا اوسکی لیئی وصیت کی یا عورت کو مہر مین مال ہاتہہ
آیا یا خلع یا قصاص کے صلح مین مال ہاتہہ آیا اور اوس مال کی مالک ہوتی وقت نیت تجارت
کی کی تو نزدیک ابی یوسف کی اوس مال مین زکوٰۃ واجب ہوگی نہ نزدیک محمد کی اور
اگر میراث مین مال ہاتہہ آیا اگرچہ مورث نی مرتی وقت نیت تجارت کی کی تہی تو بہی وہ مال
تجارت کا نہوگا اور زکوٰۃ اوسمین واجب نہوگی **مسئلہ** اگر ایک غلام تجارت کی لیئی مول لیا
بعد اوسکی اوسکو خادم کیا پس وہ غلام مال تجارت کا نہ رہا اور جو لونڈی غلام واسطے
خدمت کی مول لیئی گئی اور بعد اوسکی اون مین نیت تجارت کی کی گئی تو وہ لونڈی غلام مال
تجارت کی نہ ہونگی جب تک وہ بیچی نجائینگی **مسئلہ** مال تجارت کا سونی اور
چاندی کی ساتہہ یعنی ان دونون مین سی جس مین فایدہ فقیرون کا ہو وہی اوسکی ساتہہ
قیمت کری پس جب دونون قسم مین سی جس کی نصاب کی برابر وہ مال پہنچی تو چالیسوان
حصہ اوس مال مین سی زکوٰۃ ادا کری قسم تیسری مال نامی مین سی چرنیوالی جانور ہین
یعنی اونٹ اور گائین اور بکریان نر و مادہ ملی ہوی اور اسی طرح گائی گہوڑی کی کہ
آدہی برس سی زیادہ میدان مین چرا کرتی ہین اون مین زکوٰۃ واجب ہی اور میدان
کی چرنیوالی جانورون کی نصاب کی تفصیل اور جسقدر مین زکوٰۃ اون مین واجب ہوتی
ہی اوسکی تفصیل بہت طول رکہتی ہی اور ان ملکون مین یہہ سب مال زکوٰۃ واجب ہونیکی
مقدار مین نہین پہنچتی ہین اسواسطی ان چیزون کی زکوٰۃ کی مسئلی ذکر نہین کیی گئی اور اسی
طرح مسئلی احکام عشری زمین کی ذکر نہین کیی گئی اس سبب سی کہ ان ملکون مین زمین
عشری نہین ہی اور مسئلی عشر لینی والون کی ہی جو بادشاہ راہون پر بیٹہتی ہین بیان نہین کیی
ف مسائل سوائم کی اگرچہ مصنف رحمہ اللہ نی بالکل ذکر نہین کیی لیکن یہہ عاجز بطور
اختصار کی ذکر کرتا ہی تا کہ لوگ مسائل سی آگاہ ہوین **مسئلہ** جان تو کہ جسکی پاس
پانچ اونٹ حاجت اصلی سی زیادہ ہون اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل مین چرتی ہون اور

برس اون پر گذری تو اون پانچ اونٹ مین ایک بکری زکوۃ دیوی پس اسی طرح ہر
پانچ مین ایک بکری دیا کری جب پچیس کو پہنچی پینتیس تک پس اون مین ایک بوتی مادہ برس
روز کی دیوی پہر جسوقت چھتیس کو پہنچی پینتالیس تک پس اون مین ایک بوتی مادہ دو برس
کی دیوی اور جسوقت چھیالیس کو پہنچی ساٹھہ تک پس اون مین حقہ یعنی تین برس کے
اونٹنی کہ قابل جست کری اونٹ کی ہو دیوی پہر جسوقت اکسٹھہ کو پہنچی پچہتر تک پس اون
مین جذعہ یعنی چار برس کی بوتی کہ پانچوین برس مین لگی ہو دیوی اور جسوقت چہتر
کو پہنچی نوی تک پس اون مین دو بوتیان دو برس کی دیوی اور جسوقت اکیانوی کو پہنچی
ایک سو بیس تک پس اون مین تین تین برس کے دو اونٹنیان کہ قابل جست کری اونٹ
کی ہو وین دیوی اور جسوقت زیادہ ہون ایک سو بیس سی تو حساب سر نو سی شروع کیا جاوی
یعنی جب ایک سو بیس پر پانچ اونٹ زیادہ ہون تو ایک سو بیس کی تین تین برس کے
دو اونٹنیان اور پانچ کی ایک بکری دیوی اسیطرح ہر پانچ مین ایک بکری دیا کری جب پچیس
پوری ہو وین پینتیس تک پس اون مین ایک بوتی مادہ برس روز کی دیوی پس موجب
ترتیب پہلی کی حساب کرنا جاوی **مسئلہ** اور تیس گائی بیلون سی کم مین زکوۃ نہین
جب تیس پوری ہون اور برس اون پر گذری تو ایک تبیعا یعنی پڑا یا پڑوا برس
سی زیادہ دو برس سی کم کی دیوی اور جب چالیس ہون تو ایک مسنا یعنی دو برس سی
زیادہ تین برس سی کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دیوی جب ساٹھہ ہون تو دو تبیعی دیوی اور جب
ستر ہون تو ایک مسنا اور ایک تبیعا دیوی اور جب اسی ہون تو دو مسنا دیوی اور جب نوے
ہون تو تین تبیعی دیوی اور جب سو ہون تو دو تبیعی اور ایک مسنا دیوی اسی طور سے
ہر ایک تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنا دیا کری گائی بہینس کی زکوۃ ایک حکم رکہتے
اور اون مین نر اور مادہ دونون دینا درست ہے اور اونٹ مین سوا مادہ کی نر دینا نہین آیا
مسئلہ چالیس بکری سی کم مین زکوۃ نہین جب چالیس پوری ہون اور برس اون پر گذرے
تو ایک بکری زکوۃ دیوی ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہون تو دو بکری زکوۃ دیوے
دو سو تک جب دو سو سی ایک زیادہ ہو تو چار بکری دیوی پہر ہر سیکڑے مین ایک بکری

دیا کری بھیڑ بکری کی زکوۃ تو ایک طرح کی زکوۃ مین چاہی بکری دی چاہی بکرا دی یہ حرف
بڑی سب جانورکن کی زکوۃ دیوی **مسئلہ** جو گھوڑی اور گھوڑیان اگر سال اکثر جنگل مین
چرتی ہون اور وہ تجارت کی لیی نہون پس اون مین زکوۃ نہین ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
اور غیرہم کی نزدیک اور امام اعظم کی نزدیک اگر گھوڑی اور گھوڑیان ملی ہون تو زکوۃ
دینی چاہیی فی راس ایک دینار دیوی یا اوسکے قیمت شمار کر کی دو سو درہمون مین سے
پانچ درہم دیوی لیکن فتاوی مین لکھا ہی کہ فتوی صاحبین کی قول پر ہی **مسئلہ**
اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی کی زمین مین سونا یا چاندی یا تانبا یا اور کسی قسم کی کان یا جنگل مین پایا تو پانچوان
حصہ اوس سی حاکم لیوی اور چار حصے اوس پانیوالی کو دیوی اگر وہ زمین کسیکی ملک نہو اور اگر وہ کسیکی ملک
مین ہی تو ایک حصہ حاکم لیوی اور چار حصے زمین والی کو جو اول کہ جس نی پائی کو کچھہ نہ ملیگا اور اگر
اپنی گھر مین پایا تو نزدیک امام اعظم کی اوس مین پانچوان حصہ حاکم کو دینا واجب نہین
اور نزدیک صاحبین کی واجب ہی اور اگر اپنی کھیتی کی زمین مین پایا اوس مین دو روایت
مین ایک روایت مین ہی کہ پانچوان حصہ حاکم کو دیوی اور ایک مین ہی کہ نہ دیوی **مسئلہ**
اگر مال گاڑا ہوا پایا اگر اوسمین نشان اسلام کا ہی مانند سکہ اسلام کی تو اوسکا حکم گری
ہوئی مال کا ہی اوسکی مالک کو تلاش کر کی پہنچانا چاہیی اور اگر اوسمین نشان کفر
کا ہی پانچوان حصہ حاکم مسلمان لیوی اور باقی پانیوالی کو دیوی **فصل پہلی** زکوۃ
خرچ کرنی کی جگہہ کی بیان مین زکوۃ خرچ کرنیکی جگہہ وہ فقیر ہی کہ نصاب سی کم مال کا مالک
ہو اور وہ مسکین ہی کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہی کہ مال کتابت کی ادا کرنی مین
محتاج ہی اور قرضدار ہی کہ وہ مالک نصاب کی مالک ہی لاکن نصاب اوسکی قرض سی کم
ہی اور غازی ہی کہ اسباب غزا کا نہین رکھتا اور مسافر ہی کہ مال وطن مین رکھتا ہی اور وہ سفر مین ہی وطن
سی دور اور مال ساتھ نہین رکھتا پس اگر چاہی ان جماعت مین سی ایک جماعت کو دیوی یا چاہی ان سبکو
دیوی **ف** یعنی مثلا اگر چاہی فقط فقیر کی جماعت کو تقسیم کر دیوی یا چاہی ہر فرقے پر
تقسیم کر دیوی دونو وجہ درست ہی لیکن زکوۃ دینی والا مال زکوۃ کا اپنی باپ ماں
اولاد کو اور عورت اپنی شوہر کو اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنی غلام اور مدبر اور مکاتب

اور ام ولد کو نہ دیوی اور اوس غلام کو نہ دیوی کہ جسکا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو نہ دیوے اور سید اور سید کی غلام کو نہ دیوی مگر صدقہ نفل کا مضایقہ نہیں کہ ادب سی اونکی خدمت کرنا اولی ہے اور مسجد کے بنانی مین اور میت کے کفن مین اور میت کے قرض ادا کرنی مین خرچ نکری اور دولتمند کی غلام اور دولتمند کی چہوٹی لڑکیکو نہ دیوی **مسئلہ** اگر زکوۃ خرچ کرنیکی جگہہ گمان کرکی زکوۃ دی بعد اوسکی ظاہر ہوا کہ زکوۃ لینی والا دولتمند تہا یا سید یا کافر یا ماں باپ یا شوہر یا جورو تو زکوۃ دینی والی کو پہر زکوۃ دینی لازم نہین نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک ابی یوسف کی پہر دینی لازم ہی **مسئلہ** مستحب ہے کہ ایک فقیر کو اسقدر دیوی کہ اسدن محتاج سوالکا نہو **مسئلہ** نصاب کی اندازیا نصاب سی زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سی دوسری مین مال زکوۃ کا بہیجنا مکروہ ہی مگر جسوقت یگانہ اوسکا دوسری شہر مین ہو یا وہانکی لوگ بڑی محتاج ہون تو درست ہی **مسئلہ** جس شخص کو ایکدن کا کہانا میسر ہو اوسکو سوال کرنا نہ چاہیی **فصل**

دوسری صدقہ فطر کی بیانمین صدقہ فطر واجب ہے ہر آزاد مسلمان پر مالک نصاب کا ہو اور زیادہ ہو قرض اور ضروری حاجتونسی اور نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین پس جو شخص اسطرحکی نصابکا مالک ہوگا اوسپر صدقہ لینا حرام ہی صدقہ فطر کا اپنی طرف سے اور اپنی چہوٹی اولاد کی طرف سی دیوی اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہووی اور اگر مالک نصاب کی ہووی تو اونکی مال سی دیوی اور اپنی خدمتی غلامون کیطرف سی دیوے اگرچہ غلام مدبر ہوا اور تجارتی غلامونکیطرف سی نہ دیوی اور ام ولد کیطرف سی دیوے نہ اپنی جورو اور اپنی اولاد بالغ اور اپنی غلام مکاتب کیطرف سی اور نہ بہاگی ہوئی غلام کیطرف سی مگر پہر آنیکی بعد اوسکی طرف سی دیوی اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی شرکت مین ہو وین تو نزدیک امام اعظم کی صدقہ فطر اون غلامونکا کسی پر واجب نہوگا **مسئلہ** صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہی عید کی دنکی فجر طلوع ہونیکی ساتہہ پس جو آدمی عید کے صبح سی آگی مرگیا یا صبح کی بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر کا اوسپر واجب نہوگا اور عید سی آگی بہی صدقہ فطر کا ادا کرنا جایز ہی لیکن سنت یہہ ہی کہ عیدگاہ کی طرف نکلنی کی آگی ادا کری اگر عید کی دن صدقہ فطر کا ادا نکیا بعد اوسکی جب چاہی قضا کرے

مسئلہ مقدار صدقہ فطر کا گیہوں یا گیہوں کی آٹی یا گیہوں کی ستو سے آدہا صاع ہی اور خرمی یا جو سے
ایک صاع اور کشمش مین آدہا صاع ہی گیہوں کی مانند نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک
صاحبین کی ایک صاع ہی مانند جو کی اور صاع ایک ظرف ہی کہ آٹھ رطل مسور یا ماش یا جو
غلہ مانند اونکی ہی اوسمین سماتا ہو اور نزدیک ابی یوسف کی صاع وہ ظرف ہی کہ جسمین
پانچ اور تہائی رطل سماوی اور رطل میں استار کا ہوتا ہی ہر استار ساڑہی چار مثقال
کا ہی پس وزن ایک رطل کا دہلی کی سکے سی چہتیس روپی کی برابر ہوتا ہی اور
صدقہ فطر مین غلہ کی عوض اوسکی قیمت دینی بہی جایز ہی **فصل تیسری** صدقہ نفل
کی بیانمین صدقہ نفل ماں باپ اور اقربا اور یتیمون اور ہمسایہ اور سوال کرنیوالون پر
اور انکی غیر کو دیوی کسواسطی کہ حق تعالی کی کلام سی انکو دینا ثابت ہوا چنانچہ اللہ تعالی
نی فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ
وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ
فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ترجمہ پوچہتی ہین تجسی کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو فایدہ کی سو
ماں باپ کو اور نزدیک والونکو اور یتیمونکو اور محتاجونکو اور راہ کی مسافرونکو دو اور جو کروگی
بہلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہی **ف** لوگون نی پوچہا تہا کہ مالون مین سی کس مال کا
خرچ کرنا بہت ثواب ہی فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر ٹہکانی پر خرچ ہو تو ثواب
زیادہ ہی لائق بہتر یہہ ہی کہ جو مال اپنی حاجتون اور قرض اور نفقون اور رواجی
حقوق سی زیادہ ہو وہ دیوی اور گناہ کی کام مین خرچ نکری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
خیبر کی فتح کی بعد ایک برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتی تہی اور اپنی ذات پاک
کی لئی کچہہ جمع نہین کرتی تہی جو کچہہ میسر ہوتا خدا کی راہ مین دی دیتی تہی اور فرماتی
تہی اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا یعنی خرچ کر یا بلال
جو کچہہ رکہی تو اور عرش کی مالک سی اندیشہ فقر کا مت رکہہ اور مال کو بیہودہ خرچ
نکری اور بیہودہ خرچ کرنیوالی کو حق تعالی جل شانہ نی شیطان کا بہائی فرمایا اور خرچ بیہودہ
وہ ہی کہ اوسمین نہ ثواب ہو اور نہ فایدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی نفس کی حق سی زیادہ کرنی

منع ہی **مسئلہ** صدقہ نفل مین سی اہل بنی ہاشم کو دیوی اسو اسطی کہ زکوۃ انکو لینی حرام ہی اور
رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کر کی ان کی خدمتون مین تواضع اور تعظیم
کی ساتھہ گذرانی **مسئلہ** صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہی نہ حربی کو
مسئلہ ضیافت مہمان کی تین دن تک سنت موکدہ ہی بعد اوسکی مستحب

کتاب الصوم

روزیکی بیانمین اسلام کی ارکانومین سی تیسرا رکن روزہ رمضان مبارک کی مہینی کا
ہی اور روزہ فرض قطعی ہی ہر مسلمان مکلف پر جو فرض نجانی اوسکو سو کافر ہی اور جو بغیر
عذر کی اوسکو ترک کری تو بڑا گناہگار ہی اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نی رسول علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہی ثواب
اوسکا دس اتنی سات سو چند تک حق تعالی نی فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میری لئی
ہی اور مین آپ روزیکی جزا ہون **مسئلہ** روزہ ادا ہونیکی شرط نیت ہی یعنی بدون نیت
کی روزہ ادا نہوگا اور حیض اور نفاس سی پاک ہونا بھی شرط ہی کہ حیض اور نفاسکی ساتھ
بھی روزہ صحیح نہوگا **مسئلہ** روزہ چھہ قسم پر ہی ایک تو روزہ رمضان دوسرا روزہ
قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتھا روزہ نذر غیر معین کا پانچوان روزہ کفارہ چھٹا روزہ
نفل پس نزدیک امام اعظم کی رمضان کا روزہ مطلق نیت کی ساتھہ اور ساتھہ نیت فرض
وقت اور ساتھہ نیت نفل کی ادا ہوتا ہی **ف** مطلق نیت کی صورت یون ہی کہ جمین کہی کہ
مین نی نیت روزیکی کی اور نیت فرض وقت کی صورت یون ہی کہ جمین کہی کہ مین نی اس
رمضان مبارک کی فرض روزیکی نیت کی اور صورت نیت نفل کی اسطرح ہی کہ دل مین
کہی کہ مین نی نیت نفل کیکی اور اگر نیت قضا یا کفارہ کی کی پس وہ نیت کرنیوالا اگر مقیم
اور صحیح سالم ہی تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر ہی اور
اوسنی قضا یا کفارہ کی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت کا اور نزدیک صاحبین
کی اگر مریض یا مسافر ہی تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالک
اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی روزہ رمضان کی لئی بھی تعین کرنی نیت فرض وقت سکے

نفل روزہ اور نذر معین نزدیک امام اعظم کے جسطرح ساتہہ نیت نذر کی ادا ہوتا ہی اسیطرح
مطلق نیت کی ساتہہ اور ساتہہ نیت نفل کی بہی ادا ہوتا ہی اور اگر اوس نذر معین مین
دوسری واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا نہ وہ نذر معین اور نزدیک اکثر
اماموں کی نذر معین بغیر تعین کرنی نیت کی نذر ادا نہین ہوتا اور نفل جسطرح نفل کے
نیت سی ادا ہوتا ہی اسیطرح مطلق نیت کی ساتہہ بہی ادا ہوتا ہی بالاتفاق
اور نذر غیر معین اور قضا اور کفارہ مین نیت تعین کرنی شرط ہی بالاتفاق مسئلہ روزہ کی نیت کا
وقت بعد سورج ڈوبنی کی صبح کی ہونی تک ہی اور صبح ہونیکی پیچہی جائز نہین مگر نفل روزی مین دوپہر
کی قبل تک درست ہی نزدیک شافعی اور احمد کی اور نزدیک مالک کی صبح کی بعد نفل کی نیت
بہی درست نہین اور نزدیک امام اعظم کی روزی رمضان اور نذر معین اور نفل کی نیت دوپہر
کی قبل تک درست ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح ہونیکی بعد بالاتفاق درست
نہین اور نزدیک تینون اماموں کی رمضان کی تیسون روزوں کی لیئی ہر رات الگ الگ نیت کرنی
شرط ہی اور امام مالک کی نزدیک ساری رمضان کی واسطی پہلی رات کی ایک نیت کفایت ہے،
اگر رمضان کی مہینی کی اول رات مین تیس روزی کی نیت کسی نے کی اور درمیان رمضان کی اوسی
جنون ہوا اور کئی دن اوسی جنون مین گذر گئی اور کوئی چیز روزہ توڑنی والی اوسمین اوسکے
ظاہر مین نہ آئی تو نزدیک امام مالک کی روزی اوسکی صحیح ہوئی اور نزدیک تینون اماموں کی جنون کی
دنوں کی روزی قضا کری اسواسطی کہ اوسمین نیت فوت ہوئی اور اگر ساری مہینی رمضان کی
باولا رہا تو روزی ساقط ہوئی قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان مین ایک ساعت بہی بالکل
افاقہ ہوا تو پچھلی دنوں کی روزی قضا کری خواہ وہ بالغ ہونیکی وقت دیوانہ ہوا یا بعد
بلوغت کی ہوا مسئلہ رمضان کی مہینی مین چاند دیکھنی سی یا شعبان کی تیس دن تمام
ہونی سی روزہ رکہنا واجب ہوتا ہی اور اگر آسمان مین مثلاً ابر یا غبار ہو تو رمضان کی چاند کو
لیئی ایک مرد یا ایک عورت عادل کی گواہی کفایت ہی خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی
اور اسیطرح شوال کی چاند کی لیئی دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد
عادل کی گواہی لفظ شہادت کی ساتہہ شرط ہی اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان

اور شوال کی چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے **مسئلہ** اگر رمضان کا چاند ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیسوین کو چاند دیکھا نگیا تو افطار کرنا جایز نہوگا اور اگر دو آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گذر گیی تو افطار جایز ہوگا اگرچہ چاند دیکھا نجاوی **مسئلہ** اگر کسی نی چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھہ سے دیکھا اور قاضی نی گواہی اوسکی قبول نکی تو دونون صورتین واجب ہے کہ وہ شخص روزہ رکھی اور اگر افطار کریگا تو قضا واجب ہوگی نہ کفارہ **مسئلہ** شک کی دن یعنی تیسوین شعبانکو جب چاند دیکھا نجائی اور مطلع صاف نہو تو روزہ نرکھی مگر نفل کی نیت سے مضایقہ نہین اگر وہ دن معتادی نفل روزی کی موافق پڑجاوی **ف** یعنی ایک شخص کی عادت ہی کہ ہر پیر یا جمعہ کو روزہ نفل کہتا ہی اتفاقا وہ تاریخ شک کی اوسیدن واقع ہوئی تو اوسکو اوسدن روزہ رکھنا منع نہین اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین **ف** جو لوگ شک کی دن کی نیت جانتی ہون وہ رکہین اور نیت اوسدن کی کیا ہی کہ نیت نفل کی کری نہ غیر اوسکی اور عوام دوپہر کی بعد افطار کرین نزدیک امام اعظم کی اور اوسدن رمضانکی نیت یا دوسری واجب کی نیت سی روزہ رکہنا مکروہ ہی اور اسیطرح تردد نیت سی روزہ رکہنا مکروہ ہے اور تردد کیصورت یون ہے کہ جی مین ہے کہ آج اگر دن رمضانکا ہی تو یہہ روزہ رمضانکا ہے اور اگر دن رمضانکا نہین ہے تو یہہ روزہ دوسرے واجب کا ہی یا نفل کا لاکن ہر تقدیر جس نیت سے یہہ روزہ رکھیگا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظم کی **فصل**

پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزون کی بیان مین اگر کسی نی رمضانکی روزہ مین جماع کیا یا جماع کیا گیا قصدا قُبل یا دُبر مین یا کہایا یا پیا قصدا خواہ غذا خواہ دوا روزہ اوسکا فاسد ہوا اوسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردی آزاد کری اور اگر میسر نہو تو لگاتار دو مہینی روزہ رکھی کہ اونمین رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہون اور اگر اوسدو مہینی کی بیچمین کوئی روزہ فوت ہوجاوی خواہ عذر خواہ بغیر عذر سی تو روزہ پہر سی شروع کری مگر حیض اور نفاس کی ضرورت مین افطار کرنا مضایقہ نہین اور اگر مثلا بسبب پیری کی طاقت روزی کی نرکھتا ہو تو ساٹہہ مسکین کو دو وقت پیٹ بہر کہانا کہلاوی لاکن جن ساٹہہ آدمیونکو صبح کو کہلاوی اونہین کو پہر شام کو کہلاوی یا ہر ایک کو غلہ صدقہ فطر کی قدر دیوے

اور نزدیک شافعی اور احمد کی بدون وطی کی کفارہ واجب نہین ہوتا ہی اور قضا یا کفارہ یا نذر کا
روزہ توڑنی سی کفارہ واجب نہین ہوتا ہی بالاتفاق اور جس وجہ سی کفارہ واجب ہوتا ہی اگر
اوسی وجہ سی ایک رمضانمین دو یا کئی روزی توڑی تو استحسانمین اگر اول کی کفارہ دینی کی بعد
دوسرا توڑا تو دوسری کی لئی کفارہ علیحدہ دیوی اور اسیطرح قیاس کری تیسری اور چوتھی مین اور بعد
اوسکی اور اگر کسی کا کفارہ نہین دیا یہان تک کہ رمضان آخر ہو گیا تو سبکے واسطی ایک کفارہ
کفایت ہے اور امام مالک اور شافعی کی نزدیک دونون تقدیرین ہر روزیکی الگ الگ کفارہ
چاہیئی اور اگر دو رمضانمین دو روزے فاسد کیئی اور اول روزیکا کفارہ نہین دیا تو استحسانمین
بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطا سی افطار کیا **ف** مثلاً کلی کرتی مین بدون
قصد کی حلق مین پانی اتر گیا یا بسبب زبردستی کی افطار کیا خواہ جماع خواہ اور کسی چیز کی
ساتھہ یا حقنہ کیا یا کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کی زخم مین دوا ڈالی کے
پس وہ دوا اوسکی دماغ یا پیٹ مین پہنچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سی نہین
نگل گیا یا قصداً منہ بھر قی کی یا رات جانکر کہانا سحریکا کہایا اور پیچہی معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج
ڈوبنی کی خیال سی افطار کیا اور وہ ڈوبا نہ تہا یا بھول کر کہانا کہایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا
فاسد ہوا بعد اوسکی پہر قصداً کہایا یا سوتی اوسکی حلق مین کسی نی پانی ڈالا یا عورت سوتی مین
یا دیوانگی یا بیہوشی کی حال مین وطی کی گئی ان صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ
اور اگر کسی نی رمضانمین نہ روزیکی نیت کی اور نہ نیت افطار کی اور روزہ توڑنیوالی کوئی چیز
اوس سی ظاہر عمل مین نہ آئی تو استحسانمین بہی قضا واجب ہے نہ کفارہ اور اگر رمضانمین نیت
نہ روزیکی کی اور کہانا کہایا تو نزدیک امام اعظم کی کفارہ واجب نہوگا اور نزدیک صاحبین
کی واجب ہوگا اور اگر روزہ بھول گیا اور اوس حال مین کہانا کہایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو
روزہ فاسد ہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکہنی کی ساتھہ شہوت کی انزال
ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکہہ مین سرمہ لگانا اور غیبت کسیکی کرنی اور پچہنی لگانا اور بغیر
قصد کی قی کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصد سی تہوڑی قی کرنی اور کانمین پانی ڈالنا یہہ چیزین
بیجا روزہ فاسد نہین کرتی ہین اور اگر ذکر کی اندر تیل یا دوسری کوئی چیز ڈالی تو نزدیک

امام اعظم کی روزہ فاسد نہوگا اور نزدیک ابی یوسف کی فاسد ہوگا اور اگر مردہ عورت یا چارپائی
کی ساتھہ یا قبل اور دبر کی سوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سی بوسہ لیا یا شہوت سی
مساس کیا ان صورتون مین اگر انزال ہوا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہوا تو فاسد نہوگا
اور اگر کہانا ہمین سی کچہہ دانت مین باقی رہا اوسکو ہاتہہ سی نکال کر کہایا تو روزہ ٹوٹ جائیگا
پر کفارہ واجب ہوگا اور اگر زبان کی نوک سی نکال کر کہایا پس اگر وہ چنی کی برابر ہی تو قضا واجب
ہوگا اور اگر چنی سی بہت کم ہی تو نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا سا بوت نکل گیا تو روزہ فاسد ہوگا
اور اگر منہ مین رکہہ کر چبایا تو فاسد نہوگا اور قی منہ بہر اگر منہ مین آئی پہر اوسکو قصدا نگل گیا تو روزہ
فاسد ہوگا اور اگر تہوڑی قی منہ مین آئی اور بغیر قصد کی اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر منہ بہر بدون
قصد کی اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف کی فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد کی اور اگر تہوڑی قی قصدا نگل
جاوی تو نزدیک محمد کی فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف کی اور مکروہ ہی روزہ مین چکہنا یا
چبانا کسی چیز کا بغیر عذر کی اور لڑکی کی لئی کہانا چبا کر دینا ضرورتکی صورتمین جائز ہی اور
کلی کرنی اور ناک مین پانی ڈالنا بی ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑی بدن پر لپیٹنا دفع
گرمی کیواسطی مکروہ تنزیہی ہی نزدیک امام اعظم کی اسواسطی کہ یہہ امور بیصبری پر دلالت
کرتی ہین اور نزدیک ابی یوسف کی مکروہ تحریمی ہی **مسئلہ** روزہ دار اگر راتکو ناپاک ہوا اور
اوس حالت ناپاکی مین صبح کی روزہ اوسکا نہ ٹوٹیگا لیکن مستحب یہہ ہی کہ صبح نکلنی کی آگی
غسل کری **مسئلہ** علما متفق ہین اس بات پر کہ روزہ مین جہوٹہہ کہنی یا غیبت کسیکی کرنی
یا کسیکو برا کہنی سی روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہی اور نزدیک اوزاعی رحمہ اللہ کی روزہ
اوسکا فاسد ہوتا ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جسنی ترک نکیا جہوٹہہ بولنا
اور گناہ کا کام پس حق تعالی محتاج اوسکی روزیکا نہین یعنی روزہ اوسکا مقبول نہین **مسئلہ**
اگر کوئی شخص کہانا کہاتا تہا یا وطی کر رہا تہا اوسوقت فجر ہو گئی پس فجر ہوتی ہی اوسنی کہانا
منہ سی ڈال دیا اور ذکر جماع کرنی سی کہینچ لیا اسصورتمین نزدیک جمہور کی روزہ اوسکا صحیح ہوگا
اور نزدیک مالک کی باطل ہوگا **مسئلہ** جس مریض کو روزہ رکہنی مین مرض بڑہنی کا ڈر ہو
اوسکو افطار کرنا جائز ہی اور مسافر کہ جنکی تفسیر اوپر گذر چکی انکو بہی جائز پس اگر مسافر کو

روزہ ضرر کرنیوالا نہ ہو تو اوسکو بہتر ہی کہ روزہ رکہے اور اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اوسکو ضرر
ہو تو اوسکو افطار کرنا بہتر ہی اور اگر روزہ قریب ہلاکت پہنچاوی تو اوس حال مین افطار کرنا واجب
ہی اگر اس حال مین روزہ رکہیگا تو گنہگار ہوگا اور جن بیمارون و مسافرون نے افطار کی تہی اگر
اوس مرض و سفر کی حالت مین وہ مرگئی تو قضا اور فدیہ واجب نہین اور اگر بیمار چنگی ہوگئی تہی یا
مسافر مقیم ہونیکی بعد مرگئی تو جتنی دن مرض سی اچہی ہوئی اور سفر سی مقیم ہوئی تہی اونہی
اونہی دنونکی روزی اونپر واجب ہوینگی اور جب وہ اون دنونکی قضا نکی تو اونکی ولی پر واجب
ہی کہ اونکی تہائی مال سی ہر روزہ کی عوض ایک مسکین کو کہانا صدقہ فطر کی اندازی پر دیوی
لیکن یہ صدقہ دینا ولی پر اوسوقت واجب ہوگا کہ مریض اور مسافر مرتی وقت صدقہ دینی
کو کہہ کر مری ہون اور بدون کہنی کی ولی پر واجب نہوگا ہان اگر ولی اپنی طرف سی احسان
کری تو درست ہی **مسئلہ** قضا رمضانکا اگر چاہی یکلخت ادا کری اور اگر چاہی متفرق
رکہی اگر سال بہر مین قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلی اوس دوسری رمضانکی روزی
ادا کری بعد اوسکی پہلی رمضانکی روزی قضا کری اور اس صورت مین صدقہ و فدیہ واجب نہوگا **مسئلہ** جو نہایت بڈہا ضعیف
روزہ رکہنی سی عاجز ہی وہ افطار کری اور ہر روزہ کی عوض صدقہ فطر کی برابر کہانا دیوی پہر اگر
طاقت روزہ کی آجاوی قضا اوسپر واجب ہوگا **مسئلہ** حاملہ یا دودہ پلانیوالی عورت اگر
اپنی جان یا اپنی بچی کی جان پر خوف کری تو افطار کرلی پہر قضا کری اسپر صدقہ واجب نہوگا

فصل دوسری نفل روزونکی بیانمین نفل روزہ شروع کرنی سی واجب ہوجاتا ہے
مگر جن دنونمین روزہ رکہنا منع ہی اون دنونمین شروع کرنی سی بہی واجب نہین ہوتا ہے
ف یعنی عید الفطر اور عید الاضحی اور ذی الحجہ کی گیارہوین بارہوین تیرہوین کو منع
ہی اور نفل روزہ بغیر عذر کی توڑنا درست نہین اور عذر کی ساتہہ درست ہی اور ضیافت بہی
عذر ہی اور جس افطار کریگی بعد اوسکی قضا کری **مسئلہ** اگر رمضانکی دنونمین سی کسی
دنمین لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مسافر مقیم ہوا یا حیض والی پاک ہوئی یا بیمار نی صحت
پائی اس دن سب کو واجب ہی کہ جسقدر دن باقی ہی اوسمین کہانا پینا موقوف کرین لیکن
اور نو مسلم نی کہانا پینا موقوف کیا یا کیا دونون صورتمین اون دنون پر قضا واجب

نہوگا اگر مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ عید الفطر اور عید اضحی کی دو دن اور ایام
تشریق کی دنونمین روزہ رکہنا حرام ہی اُن دنونمین روزہ شروع کرنی سی قضا بہی واجب نہین ہوتا
لاکن اگر کسی نی نذر کیا کہ مین اون دنونمین روزہ رکہونگا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکہنی کا تو دونون
صورتمین اون دنونمین افطار کرلی اور اگر روزہ رکہیگا تو گنہگار ہوگا لاکن نذر اوسکی ذمی سی
ساقط ہوجائیگی اور قضا اوسپر نہ اویگا ف حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص رمضان کی بعد شوال مین
چہہ روزی رکہیگا گویا کہ اوسنی تمام سال روزہ رکہا بعض علمانی کہا کہ شوال مین چہہ روزی عید کی
ملاکر نہ رکہی ف یعنی یون نکری کہ عید کی صبح کو شروع کری عید کی ساتوین کو تمام کری بلکہ
متفرق رکہی اس لیی کہ مشابہ نصارا کی ساتہہ ہووی اور اسی مشابہت کی سبب علمانی ملانی
کو مکروہ رکہا ہی اور فتوی یہہ ہی کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین اکثر روزہ
رکہتی تہی اور بعض حدیثونمین آیا ہی شعبان کی بعد روزہ رکہنا منع آیا ہی اس سبب سی کہ ایسا
نہو کہ ناطاقتی رمضان کی روزونکو مانع ہوجاوی مسئلہ ہر چاند مین تین روزہ رکہنا سنت ہی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم روزی ایام بیض کی کبہی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو رکہتی تہی
اور کبہی شروع چاند مین اور کبہی بیچ مین روزی رکہتی تہی اور کبہی آخر چاند مین اور کبہی ہر دسوین
کو ایک روزہ اور کبہی جمعرات اور پیر اور جمعرات کو اور کبہی پیر اور جمعرات و پیر کو رکہتی تہی اور کبہی
ایک چاند مین ہفتی اور اتوار اور پیر کو اور دوسری چاند مین منگل اور بدہ اور جمعرات کو رکہتی تہی
عرفی کی دن جو شخص روزہ رکہتا ہی اوسکی اگلی اور پچہلی دو برس کی گناہ بخشی جاتی ہین اور اگر
عاشورہ کی دن روزہ رکہیگا تو پچہلی ایک سال کی گناہ بخشی جائینگی اور مستحب یہہ ہی کہ عاشورہ کی
ساتہہ ایک دن اور ملاوی خواہ اوسکی اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کی دن روزہ رکہنا
نزدیک بعض عالمونکی مکروہ ہی اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کی مکروہ نہین مسئلہ روزہ
وصال کا یعنی کئی دن پی در پی روزی رکہنا بغیر افطار کی اور روزہ رکہنا تمام سالکا مکروہ
ہی اور سب سی بہتر طریق روزہ رکہنی مین طریق داود علیہ السلام کا ہی کہ ایک دن روزہ رکہی اور
ایک دن افطار کری لاکن اس طور پر رکہنا بہی اس شرط پر ہی کہ ہمیشہ رکہہ سکی کیونکہ عبادت ہمیشہ
کی بہتر ہوتی ہی مسئلہ عورتکو بغیر اذن خاوند کی اور غلام کو بدون حکم مالک کی روزہ

نفل نہ چاہیے رکھنا **فصل تیسری** اعتکاف کے بیان مین اعتکاف کرنا کسی مسجد مین عبادت ہے
لیکن جامع مسجد مین بہتر ہے اور اعتکاف واجب ہو جاتا ہے نذر کرنے سے خواہ جب زبان سے
کہا کہ مین نے اپنے پر اتنے دنونکا اعتکاف لازم کیا یا یون کہا کہ جسوقت یہہ کام میرا ہو ویگا تب
مین اتنے دن اعتکاف کرونگا دونو صورتمین اعتکاف واجب ہو جائیگا لیکن پہلی صورتمین
فی الحال ہوگا اور دوسری مین معلق اور مسجد مین ٹہرنا اعتکاف کی نیت سے اسی کو شرع مین
اعتکاف کہتے ہین اور اعتکاف کے مدتمین اختلاف ہے اقل مدت اسکی ایک دن ہے نزدیک امام اعظم
اور آدہے دن سے زیادہ ہے نزدیک ابی یوسف کے اور ایک ساعت ہے نزدیک محمد کے اور رمضان کے اخیر
دہے مین اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے اور جو اعتکاف واجب ہے اوسمین روزہ رکہنا شرط ہے اور
اسیطرح نفل اعتکاف مین بہی شرط ہے ایک روایت مین اور عورتکو چاہیے کہ گہر کی مسجد مین
اعتکاف کرے **مسئلہ** معتکف کو چاہیے کہ مسجد سے باہر نہ نکلے مگر پیشاب یا پاخانے یا جمعے
کی نماز کے واسطے اور جمعے کے لیے اوسوقت جاوے کہ اسمین جمعہ اور اوسکی سنتین ادا ہوسکین اور
جمعہ مسجد مین نماز کی قدر ٹہرے زیادہ اوسے دیر نکرے اگر دیر لگے تو اعتکاف فاسد نہوگا **مسئلہ**
اگر معتکف بدون عذر کے ایک ساعت مسجد سے نکلیگا اعتکاف اوسکا ٹوٹ جائیگا اور نزدیک
صاحبین کے جب تک آدہے دن سے زیادہ مسجد کے باہر نہ ٹہریگا فاسد نہ ہوگا اور کہانا اور پینا اور
سونا اور بیچنا اور خریدنا بیچ مین بغیر حاضر کرنے اسباب کے معتکف کو جائز ہے اور غیر معتکف کو مکروہ
مسئلہ معتکف کو وطی اور جو چیز خواہش دلاوے طرف وطی کے مثلا بوسہ وغیرہ سب حرام ہے
اور وطی سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے خواہ وطی رات کو کرے خواہ بہول کر اور مساس اور بوسہ سے
اعتکاف فاسد ہوتا ہے اگر انزال ہووے اور بدون انزال کے نہین ہوتا ہے **مسئلہ** اعتکاف
مین بالکل چپ رہنا مکروہ ہے اور بیہودہ کلام کرنا اوسسے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلا کلام اللہ
یا حدیث یا درود پڑہا کرے **مسئلہ** اگر کسی نے کئی اعتکاف کا نذر کیا بس دنونکی راتونکو بہی اعتکاف کرنا
لازم ہوگا اور اسیطرح اگر دو دنکی نذر کیا تو دو راتکا بہی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کے
صرف درمیان کے ایک رات کا لازم ہوگا جو دونون دن کے درمیان ہے اور اگر نذر کیا ایک مہینے
کے اعتکاف کا تو ایک لخت ایک مہینے کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ یکلخت کا ذکر زبان سے نکیا ہو

مسئلہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہوجاتا ہے مگر نزدیک امام محمد کے نہیں ہوتا ہے

کتاب الحج

اسلام کے رکنوں میں سے ایک رکن حج ہے اور وہ فرض عین ہوجاتا ہے جسوقت اوسکی شرطیں پائی جائیں اور جسنے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہے اور اوسکی شرطیں موجود ہوئی پر جسنے ترک کیا وہ فاسق ہے لیکن چونکہ ان ملکوں میں اکثر شرطیں حج کی موجود نہیں اس لیے اوسکے مسائل اس رسالہ مختصر میں مذکور نہوے اور دوسری وجہہ یہہ ہے کہ ساری عمر میں حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے بار بار نہیں پس جسوقت حاجت ہو اوسکے مسائل سیکہنا ہو سکتا ہے واللہ اعلم ف مصنف رحمہ اللہ تعالی اگرچہ مسائل حج کی ذکر نہیں کیے پر یہہ عاجز بطور اختصار کے کچہہ بیان کرتا ہے مسئلہ شرطیں حج کی یہہ ہیں کہ حج کرنیوالا آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندہا اور رضا میں سیکا نہو اور سواری اور راہ کی خرچ پر قادر ہو اور اہل و عیال کی نفقہ پہر آنے تک کے دے سکتا ہو اور راہ میں امن ہو یعنی اکثر لوگ اوس راہ سے حج کر آتے ہوں گو بعض وقت بعض لوگ اتفاقا ہلاک ہوں اوسکا اعتبار نہیں اور عورت کیلیے اوسکا شوہر یا محرم عاقل نیک بخت ساتہہ ہو مسئلہ فرض حج کی تین ہیں ایک تو احرام باندہنا دوسرا عرفات میں کہڑا ہونا اور تیسرا طواف الزیارہ کرنا کہ اوسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بہی کہتے ہیں مسئلہ واجب حج کی پانچ ہیں ایک مزدلفہ میں رات کو ٹہرنا دوسرا جمروں پر کنکریاں مارنا تیسرا صفا مروہ میں دوڑنا چوتہا بال منڈانا یا کترانا پانچواں طواف الصدر کرنا یعنی پہرتے وقت طواف رخصت کا کرنا کہ اوسکو طواف الوداع بہی کہتے ہیں انکے سوا سنتیں اور مستحبات ہیں مسئلہ جانو کہ احرام باندہنے کے بعد حرام ہے وطی کرنا اور جہگڑا اور لڑائی کرنا اور جہوٹہہ بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور گالی دینا اور فحش بکنا اور شکار دریا اور خشکی کا کرنا اور بدن کے بال منڈانا اور سر اور داڑہی خطمی سے دہونا اور ناخن اور مونچہیں کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندہنا اور سلی ہوئی کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا اس کا بالتفصیل بڑی کتابوں میں دیکہہ لے جسکو حاجت ہو

کتاب التقوی

اسلام کی ارکان کے بعد یعنی نماز روزہ حج و زکوۃ کی مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ اور شبہے کی چیزوں کو دریافت کرنے اور اون سے بچنا یہہ بہی اسلام میں ضروری ہے ف کیونکہ بدون جاننے

اونکی اعتماد کرنا اونسی مشکل ہی پس اگر مسلمان اونکو بچا لیگا اور اونسی بچیگا تو اوسکی مسلمانی مین
نقصان آویگا پس اسی واسطی اس کتاب التقوی کی پانچ فصلو نمین وہ چیزین بیانکی گئین فصل
پہلی کہانیکی بیانمین مردار یعنی جو جانور کہ آپسی مرا ہوا اور نہی الااللہ ہو اور دوسرا ور وہ جانور کہ
بلندی سی گر کر مرا ہوا اور وہ جانور کہ گلا گہوٹ کی یا کسی صدمہ سی مرا ہوا اور جو جانور کہ اوسکو کسی کافر
غیر کتابی نی ذبح کیا اونکا کہانا حرام ہی اور اسیطرح جو جانور کہ اوسکو کسی مسلمان یا کتابی نی ذبح
کیا اور قصدا بسم اللہ ترک کیا وہ بہی حرام ہی اور اگر بہول کی ترک کیا تو نزدیک امام مالک کی حرام
ہی اور نزدیک امام اعظم کی حلال مسئلہ جنگل سی پکڑنیوالی جانور اور پہاڑ کہانی والے
چارپائی اگرچہ کفتار اور لومڑی بجو بن بلی اور گدہی اور خچر اور زمین مین گہسنی والی جانور
مانند چوہی اور نیول اور سوا اونکی جو حشرات الارض کی مین جیسی کیچوی وغیرہ اور جو جانور کہ اکثر نجاست
کہاتا ہی کہانا اون سب کا حرام ہی اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونون کہاتا ہی وہ مکروہ ہی اور
گہوڑا حلال ہی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور کوی کہتی ہی کہ وہ فقط دانہ کہاتا ہی حلال
ہی اور خرگوش اور دوسری حیوانات خشکی کہ درندون مین سی نہین وہ حلال ہین اور دریا کی جانور
سی نزدیک امام اعظم کی سوای مچہلی کی کوئی قسم کی جانور حلال نہین اور مچہلی اگر دریا وغیرہ مین ہو ون
آفت کی مرکر پانی پر چت ہوکر بہی تو وہ حرام ہی نزدیک امام اعظم کی اور مچہلی اور ٹڈی مین ذبح شرط نہین ہے
اسیواسطی کافر کی شکار کی ہوی مچہلی بہی حلال ہی مسئلہ طعام اوسقدر کہانا فرض ہی کہ جسمین زندگی
باقی رہی اور اسقدر کہانا کہ جسمین نماز کہڑا ہوکر پڑہ سکی اور روزہ رکہنی کی طاقت حاصل ہو واجب ہے
اور آدہی پیٹ تک کہانا سنت ہی اور پیٹ بہر کہانا مباح ہی اور اگر جہاد مین طاقت ہونیکی نیت
اور دینی علوم مین محنت کرنیکی نیت سی پیٹ بہر کہاوی تو بہی مستحب ہے اور پیٹ بہر سی
زیادہ کہانا حرام ہی مگر روزہ رکہنی کی قصد یا مہمان کی خاطر سی جایز ہی مسئلہ لاچاری کی
حال مین یعنی بہوک سی جب مرنیکا اندیشہ ہوا اور اوسوقت غذا حلال نہ ملی تو مردار حلال
ہوتا ہی اور جو چیز حرام ہی وہ بہی حلال ہوتی ہی بلکہ اوسوقت فرض ہوتا ہی کہانا مردار وغیرہ
کا نزدیک امام اعظم کی اور اگر نہ کہایا اور مرگیا تو گناہ گار ہوگا لیکن پیٹ بہر نہ کہاوی جان
بچانیکی اندازہ کہاوی نزدیک ابی حنیفہ کی اور امام شافعی اور احمد کی ایک قول مین بہی یہی ہے

حکم ہے اور نزدیک امام مالک کے پیٹ بھر کے کھاوے اور ایسی حالت میں اگر غیر کا مال جان کر جس
قدر کھاوے اور اوسکی قیمت ادا کرنے کی نیت ہووے تو جائز ہے لیکن اگر اتنی احتیاط کیا غیر کا مال بھی
نکھایا اور مر گیا تو ثواب پاویگا گنہگار نہوگا مسئلہ مرض میں دوا کھانی جائز ہے نہ جب
اگر دوا نہ کھائی اور مر گیا گنہگار نہوگا مسئلہ قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی غذا لطیف کھانا جائز
ہے لیکن اوسمیں خرچ حد سے زیادہ کرنا اسراف ہے اور منع مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا
اور پینا مرد اور عورت دونوں کو حرام ہے مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہے جو شخص
اوسکو حرام نجانے وہ کافر ہے اور اوسکو یون بناتے ہیں کہ پانی انگور کا بدون جوش دینے کے رکھ چھوڑتے
ہیں یہاں تک کہ وہ نشہ لانے والا ہو اور کف اوسمیں آ جاوے اور وہ شراب کہ خرما یا کشمش سے بناتے ہیں
اور وہ طلا انگوری ہے کہ انگور کے پانیکو جوش دیکر دو تہائی سے کم خشک کرکے رکھ چھوڑتے ہیں سکر ہونے
اور کف لانے تک یہ تینوں قسمیں نجس ہیں لیکن نجاست انکی خفیفہ ہے نہ غلیظہ اور دوسری چیز
کہ خرما یا کشمش کے پانی جوش کر بناتے ہیں یا شہد یا انجیر یا گیہوں یا جو یا جوار وغیرہ سے تیار کرتے ہیں
اور مثلث انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دینے کے بعد ایک تہائی باقی رہتے ہیں یہ سب شرابیں
بھی اون تینوں کے مانند نجس ہیں اور حرام نزدیک محمد کے اگرچہ ایک قطرہ بھی ہو دلیل اونکی
یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نشہ لاوے زیادتی سے اوسکی حرام ہے ایک قطرہ
اوسکا اور جو چیز نشہ لانے والی ہے وہ شراب ہے یعنی مانند شراب کے ہے حرمت اور نجاست
میں اور نزدیک امام اعظم کے جو چار شرابیں پہلے لکھی ہیں اونکے سوا یعنی شراب انگوری اور شراب خرما اور
اور شراب کشمش اور طلا انگوری کے سوا اور جو پچھلی شرابیں ہیں یہ سب نہ تو نجس ہیں نہ حرام ہاں
جو شخص لہو و لعب کے ارادے سے پیوے تو حرام ہے اور اگر طاقت کے قصد سے پیوے تو جائز ہے لیکن
یہ قول امام اعظم کا متروک ہے اور فتوی امام محمد کے قول پر ہے مسئلہ شراب سے حقنہ کا فایدہ
اوٹھانا درست نہیں پس چاہیے کہ اوس سے علاج چارپائی کی بھی نکلی جاوے اور نہ اوسکو نکو دیے جاوے
اور نہ زخم کی مرہم میں ڈالی جاوے مسئلہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے وقت سنت وہ ہے کہ
اول بسم اللہ کہے اور آخر اوسکے الحمد للہ اور کھانے کے قبل اور کھا کر ہاتھ دھووے اور پانی تین گھونٹ
کرکے پیوے ہر بار اول میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے مسئلہ گھوڑی کا دودھ نشہ کے سبب حرام ہے

اور شراب یا کوئی الکوحل کا ہی حرام ہی مسئلہ گذشتہ اگر مسلمان یا کسی کتابی سے مال لیوی تو اونکی حلال ہے
اور اگر کسی بت پرست سے لیوی تو حرام مسئلہ ہدیہ قبول کرنیکی لیی غلام اور لونڈی اور لڑکیکا قول
بہی معتبر ہی واقف نہی مثلاً کسی غلام نی کہا کہ یہہ ہدیہ تمہاری فلانی دوست نی بہیجا ہی پس اوسکا کہنا
کفایت کرتا ہی مسئلہ اگر کسی عادل نی کہا کہ یہہ پانی پاک ہی یا کہا ناپاک ہی تو نجس ہونے مین اوسکا قول
کیا جائیگا اگر کسی فاسق نی یا جسکا حال معلوم نہین اوسنی خبر دی پانیکی نجاست پس سوچ کر تین
دل مین سوچے جس طرف دل کی رای غالب ہووی اوسی پر عمل کری پس اگر گمان غالب ہو کہ یہہ خبر دینی
والا سچا ہی پانیکو گرا دیوی اور تیمم کر لیوی اور اگر گمان غالب ہو کہ جہوٹا ہی تو وضو کر لیوی لیکن بہتر
وہ ہی کہ وضو کری اور پہر تیمم کر لیوی مسئلہ سوداگر کی غلام کی ضیافت قبول کرنی درست ہی
اور کپڑا یا نقدی یا غلہ اوسی لینا درست نہین اوسکی مولی کی اجازت بغیر مسئلہ ضیافت قبول
کرنی ظالم امیرون اور ناچنی والی اور گانی والی اور حیلا چلانی والی عورتونکی اور قبول کرنا
ہدیہ اونکا منع ہی اگر اکثر مال اونکا حرام کا ہووی اور اگر جان لیوی کہ اکثر مال حلال کا ہی درست ہے

فصل دوسری لباس اور اوسکی مانند کی بیان مین کپڑا ستر ڈہانکنی کی قدر اور گرمی اور سردی
جو ہلاک پہنچانی والی ہین اونکی دفع کرنیکی قدر پہننا فرض ہی اور اوس سی زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر
کرنی اور شکر ادا کرنا اور زینت کی لیی مستحب ہے اور سنت وہ ہی کہ لباس انگشت نما نہ پہنی اور
دامن اور ازار آدہی پنڈلی تک پہنی اور ٹخنی تک بہی جایز ہی اور اوس سی زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہی اور سنت
کی نیت سے شملہ یا بالشت بہر چہوڑنا مستحب ہی اور اسراف اور فخر دکہانیکی نیت سی زیادہ تکلف کرنا
پوشاک مین مکروہ ہی یا حرام اور اگر یہہ نیت نہو تو مباح ہی اور زرد اور زعفرانی رنگ کی کپڑی
مردون کو حرام ہی عورتونکو نہین اور ایک روایت مین ہی کہ مطلق سرخ رنگ مردونکو مکروہ ہی مگر گلنار
درست ہے مانند سیوتی کی اور جو کپڑا تانا اور بانا اوسکا دونون ریشم ہون وہ عورتونکو درست ہی
نہ مردونکو مگر چار انگلی کی برابر مانند سنجاب کی اونکو بہی درست ہے اور جو کپڑا کہ بانا اوسکا ریشمی اور
تانا سوت یا اون کا ہووی اوسکو فقط لڑائی مین پہننا درست ہی اور جس کپڑیکا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے
وہ مشروع ہی ہر حال مین وہ درست ہی اور غیر ریشمی کپڑیکا بچہونا اور تکیہ بنانا درست ہے نزدیک
امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی منع ہی مسئلہ چاندی اور سونیکی زیور عورتونکو پہننا جایز ہی

اور مردونکو حرام ہی مگر انگوٹھی چاندیکی بنی ہوئی اور سونا اوسکی نگینی کی چارون طرف لگا ہو ا
درست ہی مسئلہ اور ٹوٹا ہوا دانت چاندیکی تار سی باندہنا جائز ہی نہ سونیکی تار سی اور صاحبین کے
نزدیک سونیکی تار سی بہی جائز ہی اور انگوٹھی لوہی اور پیتل وغیرہ کی جائز نہین مسئلہ بادشاہ اور قاضی
کو انگوٹھی مہر کی لئی رکہنی سنت ہے اور ونکو نہ رکہنی بہتر ہی مسئلہ جسن تن مین چاندی کی میخ وغیرہ
اوسمین کہانا پینا اور چاندیکی میخین لگی ہوئی کرسی پر بیٹہنا جائز ہی بشرطیکہ چاندیکی جگہہ سے
منہ لگانی اور بیٹہنی مین احتیاط کری اور نزدیک ابی یوسف کی مکروہ ہی اور امام محمد کی دو روایتے
ایک مین تو جائز ہی اور دوسری مین منع مسئلہ لڑکیکو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا حرام ہی

فصل تیسری

وطی اور جو چیز خواہش دلانی والی وطی کی ہی اوسکی بیان مین اپنی جورو یا لونڈیکو پیچہی کی راہ سی یا حیض
و نفاس مین وطی کرنی حرام ہی اور لواطت حرام قطعی ہی جو اوسکو حرام نجانی وہ کافر ہی اور اجنبی
عورت اور مرد کو شہوت سے دیکہنا حرام ہی اور اسیطرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتہہ ڈالنا اور حرام
کاریکی کوشش مین چلنا پہرنا بہی حرام ہی حدیث مین آیا ہی کہ انکہہ کا زنا دیکہنا اور ہاتہہ کا زنا پکڑنا
اور پاؤنکا زنا راہ چلنا اور زبانکا زنا بد بات کہنا ہی اور فرج ان سبکو تصدیق کرتی ہی اور جہٹلاتی
ہی مسئلہ غیر کی ستر کیطرف دیکہنا حرام ہی مگر طبیب یا ختنہ کرنی والی یا دائی یا حقنہ کرنیوالی وغیرہم
کو جائز ہی کہ ضرورت مین ضرورت کی قدر نظر کرین نہ زیادہ اور ایک مرد کو دوسری مرد کا بدن دیکہنا
درست ہی ستر عورت کی سوا یعنی ناف سی زانو تک نہ دیکہی اور ایک عورتکو دوسری عورتکی ناف سے
زانو تک ہی دیکہنا درست نہین اور باقی بدن دیکہنا جائز ہی اور اسیطرح عورتکو غیر مرد کی ستر
سوا باقی بدن کا دیکہنا درست ہی بدون شہوت کی اور شہوتکی حال مین ہرگز نہین درست اور
مرد کو اجنبی عورتکا بدن دیکہنا بالکل درست نہین مگر جو عورت ضروریکاموں کی واسطی باہر نکلتی ہی اوسکا
منہ اور دونون ہاتہہ دیکہنا درست ہے اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو تو درست نہین قرآن مجید مین
حق تعالی نی فرمایا کہ کہو ای محمد مسلمان مردونکو کہ عورتونسی آنکہین بند کرین اور شرمگاہ نگاہ رکہین
اور کہو مسلمان عورتونکو کہ مردونسی آنکہین چہپاوین اور شرمگاہ نگاہ رکہین اور حدیث مین آیا ہے
کہ جسنی اجنبی عورتکی طرف شہوت سی نظر کی قیامت کی دن پگہلا ہوا سیسہ اوسکی آنکہہ مین ڈالا
جائیگا اور اپنی عورت اور لونڈیکا سارا بدن دیکہنا درست ہی لیکن مستحب وہ ہی کہ شرمگاہ نہ

دیکھنی وزا اوزینا اور بیٹی اور پوتی اور سوا انکی جتنی عورتین محرمات مین سی ہین انکی اور غیر کی لونڈیکی
سراور منہ اور پنڈلی اور بازو دیکھنا اور انکو ہاتہہ لگانا درست ہے اگر شہوت سی اوسکو امن ہو اور پیٹ
اور پیٹہ اور ران دیکھنا درست نہین اور غلام اپنی مالک کی حق مین مانند اجنبی کی ہی لیکن وہ اوسکو منہ
اور دونون ہاتہہ کی سوا باقی اعضا مالکہ کا دیکھنا درست نہین اور اجنبی عورتکی طرف نکاح کی ارادی
یا مول لینی کیوقت شہوتکی ساتہہ بہی دیکھنا جایز ہی اور اسیطرح گواہ کو بہی گواہ ہونی یا گواہی دینی
کیوقت اور حاکم کو بہی انصاف کی وقت دیکھنا درست ہے مسئلہ خوجی اور اختی کا حکم مرد کا ہی
ف یعنی جسطرح عورتکو غیر مرد سی پردہ کرنا فرض ہی اسیطرح انہون سی بہی خوجہ کہتی ہین اوسکو
ہونی کو اور اختہ کہتی ہین جسکی خصیی نکالی گئی ہون مسئلہ حمل رہنی کی خوف سی عزل کرنا یعنی
وطی کرنی مین انزال کیوقت منی باہر ڈالنی منع ہی منکوحہ سی بغیر اذن اوسکی اگر وہ حرہ ہی اور اگر وہ
غیر کی لونڈی ہی تو اوسکی مالک کی حکم بدون نہین جایز اور اپنی لونڈی سی درست ہے بغیر اذن
اوسکی مسئلہ اگر کسی نی باندی مول لی یا کسی نی اوسکو ہبہ کیا یا میراث پائی اور سبب ہاتہہ
لگی لیس نہ وطی اوسکی درست ہی اور نہ بوسہ نہ مساس جب تک اوسکی ملک مین آنی کی بعد ایک
حیض پورا نہو لیوی اور اگر باندی نابالغ ہی یا بڑہیا کہ حیض موقوف ہوگیا تو بعد ایک مہینی کی
وطی جایز ہوگی مسئلہ اگر کسیکی ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح دونونکا ایک ساتہہ کرنا
شرع مین منع ہو مثلا دونون آپس مین بہن ہون یا پہوپہی بہتیجی اگر اون دونون مین سی ایک کی
ساتہہ اوسنی وطی کی تو دوسری اوسپر حرام ہو گئی جب تک اوس موطوئہ کی ہونی کو اپنی
ملک سی الگ نہ کریگا یا کسی اور سی نکاح نہ کر دیگا فصل چوتہی کسب اور تجارت کی بیان میں
حدیث مین آیا ہی کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہی بعد فرضون کی ف یعنی جو فرض ہیں
کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ وغیرہ اور سوا اونکی اول مرتبہ اونکا ہی بعد اونکی طلب کرنا کمائی حلال کا
فرض ہی اور سب کسبونسی بہتر کسب اپنے ہاتہہ کا ہی اور داود علیہ السلام زرہ اپنی ہاتہہ سی بناتے
تہی اور کہاتی تہی اور بہتر کسب کیا ہی بیع مبرور ہی یعنی وہ بیع کہ دغا اور کراہت سی پاک ہو
ف فقہ مین تفصیل اوسکی لکہی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پہر تجارت پہر زراعت پہر ہاتہہ کی
کمائی مسئلہ مبیع اگر مال نہو مانند مردار یا لہو یا حر کی بیع اوسکی باطل ہی اور اگر مبیع مال ہو

لیکن قابل قیمت کی نہو مانند اوس جانور کی کہ ہوا مین اڑتا ہی یا وہ مچھلی کہ پانی کی اندر ہی اوسکی
بیع بہی باطل ہی ف ہان اگر جانور کو پہر آنیکی عادت ہو جیسی کبوتر یا مچھلی ایسی چہوٹی حوض مین
کہ ہاتہہ سی پکڑ سکتی ہون اسصورتمین بیع اوسکی جائز ہوگی اور مانند شراب اور سور کی کہ یہہ دونون اگرچہ
کفار کی نزدیک قیمت دار مال ہین پر شارع کی نزدیک انکی کچھ قیمت نہین پس یہہ دونون اگر نقد روپیہ کی
عوض بیچی جاوین اونکی بیع بہی باطل ہوگی اور اگر مثلاً کپڑی یا کسی اور اسباب کی عوض بیچی جاوین تو
اسصورتمین بہی اونکی بیع باطل ہوگی اور اسباب کی بیع فاسد ف بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف
فاسد باطل جسمین مبیع اور ثمن دونون مال ہون اور بیچنی والا اور لینی والا دونون عاقل بالغ ہون اور
وہ دونون اپنی واسطی خرید فروخت کرتی ہون یا کسی اور کی وکیل یا ولی ہون اوسکو بیع نافذ کہتی ہین
اور اگر کسی نی غیر کی مال بدون اجازت اوسکی بیچا نہ تو یہہ اوسکا ولی ہی اور نہ وکیل اسکو بیع موقوف
کہتی ہین پس یہہ بیع صحیح نہوگی جب تک مال کا مالک اذن نہ دیوی اور اگر باعتبار اصل کی بیع درست
ہوا اور باعتبار عارض کی نادرست تو اوسکو بیع فاسد کہتی ہین مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کی عوض پس
پس کپڑی کی بیع اصل مین تو درست ہی لاکن شراب کی عوض مین فاسد ہی کیونکہ شراب شرع
مین مال مقتوم نہین ہی اور کپڑا مال مقتوم ہی پس مالکو بغیر مال کی ساتہہ عوض کرنا درست نہین اور
اگر کسی وجہ سی درست نہو اوسکو بیع باطل کہتی ہین مانند بیع مردار یا شراب کی بیع باطل مین خریدار
مبیع کی مالک نہین ہوتا ہی کسواسطی کہ وہ مال نہین اور فاسد مین مبیع قبض کرنیکی بعد مالک ہوتا ہی
لیکن بیعکو فسخ کرنا واجب ف اور اگر فسخ نکیا تو واجب ہوگا اسپر قیمت اوسکی دینی نقد مین سی مثلاً
کسی نی شراب دیکر کپڑا لیا پس کپڑا لینی والی پر واجب ہی کہ کپڑی کی قیمت نقود مین سی دیوی مسئلہ
دودہ بغیر دوہنیکی جانور کی تہنو مین بیچ ڈالنا درست نہین یہہ بیع باطل ہی کیونکہ اوسمین دودہ
ہونی مین شک ہی احتمال ہی کہ ہوا ہو وہ نہو مسئلہ جس بیع مین بیچنی والی اور مول لینی والی مین
جہگڑا پڑنی والی ہو وہ فاسد ہی مانند بیع پشم کی بہیڑ بکری کی پیٹ پر یا بیع کسی کڑی کی چہت مین
یا بیع ایک گز کپڑی کی تہان مین سی یا بیع کرنی مدت مجہول کی ساتہہ مثلاً خریدار نی کہا کہ جسدن مینہ
برسیگا یا ہوا زور کی چلیگی اوسدن قیمت دونگا ف ان صورتون مین جہگڑا ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ مثلاً
خریدار چاہتا ہی کہ مال بہیڑ بکری کی پیٹ سی ملا کی کاٹ لیوی یا کڑی اچہی سی اچہی نکال لیوی

یا اگر یہہ کپڑا اوسکی پسند ہوا تو پہاڑ لیوی یا بنہ برسنی اور سنہ جو اپہلنی کی دن قیمت مال کی پوری دیر
بایع اس نہ بیہ پر راضی نہین ہوتا ہی اور اوسکا راضی نہونا ہی صورت اسکی نزاع کی ہی پس مشتری کو
لازم ہی اسطرح کی بیع فاسد کو فسخ کر دالی اور اگر مشتری نی فسخ نکیا بلکہ بایع نی کری جہت سی نکال دیتا
اور کہ یہہ کپڑا تہان سی پہاڑ دیا یا مشتری نی مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح اور لازم ہو جاویگی
مسئلہ شرط فاسد سی بیع فاسد ہوتی ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد کا نہو یعنی جس شرط کو
عقد چاہتا ہی وہ اوسمین سی نہو اور اوسمین نفع ہو بایع کو یا مشتری کو یا مبیع کو اگر مبیع مستحق نفع کا ہی
ف یعنی مبیع نفع کو نفع سمجہتا ہو اور اوسی اپنا فایدہ حاصل کرنی کی عقل او شعور رکہتا ہو اور اگر
مبیع کو یہہ لیاقت نہین ہی تو اوسکا نفع معتبر نہوگا مسئلہ کسی نی مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ
بایع اوسپر اوسکا قبضہ کر دیوی پس یہہ شرط صحیح ہی فاسد نہین اس لیی کہ یہہ شرط مقتضای عقد کا ہی
اور اگر بایع نی کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اوسکو کسی اور کی پاس نہ بیچی پس یہہ شرط اگرچہ مقتضای
عقد کا نہین ہی لیکن فاسد بہی نہین اس لیی کہ اسمین کسیکا نفع نہین اور اگر بایع نی گہوڑا بیچا اس شرط پر
کہ خریدار اوسکو فربہ کری اسمین گہوڑیکو نفع ہی لیکن گہوڑا انسان نہین ہی کہ نفع کو سمجہی اور مشتری اوسکی
فربہ ہونیکی غذا طلب کری پس یہہ شرط بہی فاسد نہین اسطرح کی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور اگر
کسی نی مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنی کی بعد ایک مہینی تک اوسمین رہا کری پس یہہ شرط فاسد ہے
کیونکہ اوسمین بایع کو نفع ہی اور اگر کسی نی کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بایع اوسکو سیکر ہمین دیوی پر
یہہ شرط فاسد ہی کسواسطی کہ اسمین لینی والیکو نفع ہی اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینی والا اوسکو
لیکر آزاد کر دی پس یہہ شرط فاسد ہی اس سبب کہ اسمین غلام کو منفعت ہی پس اسطرح کی بیع و شرا سی
بچنا واجب ہے کیونکہ ایسی شرطون سی بیع فاسد ہوتی ہی اور بیع باطل اور بیع فاسد کی مسائل کی
زیادہ تفصیل فقہ کی اور کتابونمین موجود ہی مسئلہ سود لینا حرام ہی بیع اور قرض دونون مین
اور گناہ کبیرہ ہی جو شخص اوسکی حرمت کا منکر ہی وہ کافر ہی مسئلہ جانو تو بیاج دو قسم ہی
ایک بیاج نسیہ دوسرا بیاج فضل بیاج نسیہ وہ ہی کہ نقد مال کو وعدہ پر بیچی اور بیاج فضل وہ ہی کہ تہوڑے
مال کو بہت کی عوض بیچی پہر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک
امام اعظم کی دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بہی اور ربوا فضل بہی اور قدر سی

مراد ہی کیل یا وزن اور اگر ان دونون چیزون مین سی ایک پائی جاتی یعنی صرف اتحاد جنس پائی جاتی یا اتحاد قدر تو ربوا ادہار کا حرام ہوگا نہ ربوا زیادتی کا پس اگر گیہون عوض گیہون کے یا جو عوض جو کے یا چنی عوض چنی کی یا سونا عوض سونیکی یا چاندی عوض چاندیکی یا لوہا عوض لوہیکی بیچا جاوی تو فضل اور نسیہ دونون اوسمین حرام ہین کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون چیزین اسمین موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنی کی یا سونا عوض چاندیکی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کسواسطی کہ گیہون اور چنی دونون ایک طرحکی کیل سی بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا دونون ایک صورتکی ترازو اور بٹونسی اور سونا اور چاندی ایک طرحکی ترازو اور بٹونسی بیچی جاتی ہین پس ان مین قدر متحد ہی اور جنس مختلف اس لیی فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر ایک کپڑا اگر ایک کپڑی کی عوض اور گہوڑا گہوڑی کی عوض بیچا جاوی تو بہی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کیونکہ یہان اتحاد جنس موجود ہی اور قدر نہین اور اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون نہ پائین جاوین تو فضل بہی حلال ہی اور نسیہ بہی مثلاً گیہون سونی یا لوہیکی عوض بیچی تو فضل اور نسیہ دونون جایز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی نہ اتحاد قدر کیونکہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہیکے بدل یا لوہا سونیکی بدل بیچی اوسمین بہی فضل اور نسیہ دونون جایز ہین کیونکہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کسواسطی کہ ترازو اور بٹہ سونیکی اور ہین اور ترازو اور بٹہ لوہی کی اور اور اسیطرح اگر گیہون جونکی عوض بیچی اوسمین بہی فضل اور نسیہ دونون درست ہین اس لیی کہ گیہون کی کیل اور ہے اور جو کی کیل اور اور نزدیک شافعی کی کہانیکی چیزون مین اور سونی چاندی مین ربوا جاری ہوگا اگر انکی جنس متحد ہونیکی صورتمین اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور جونا اور انکی مانند مین ربوا جاری نہوگا اور امام مالک کے نزدیک کہانیکی چیزین اگر لایق ذخیرہ کی ہونگی تو اونمین ربوا جاری ہوگا اور اگر ایسی نہونگی تو نہوگا پس تازی میوہ اور ترکاری وغیرہ مین اونکی نزدیک ربوا نہین **تفصیل** اس اجمال کی یون ہی کہ حدیث شریف مین حکم ہی کہ سونا اور چاندی گیہون جو کہجور نمک انکی جنس کو جنس کی عوض یعنی سونا عوض سونیکی اور چاندی عوض چاندیکی اور گیہون عوض گیہونکی اور جو عوض جو کی اور کہجور عوض کہجور کی اور نمک عوض نمک کی برابر بیچین اور اوسی مجلس مین ہاتہون ہاتہ لین دین کرین کہ فضل اور نسیہ دونو اونمین ربوا ہین اتحاد جنس مین پس جب جدید

میں اِن چیزوں کا ربوا ذکر ہوا علماء نے اور چیزوں کو انپر قیاس کیا لیکن اونہوں نے علت ربوا کی کتنا
اسمیں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اونمیں قدر ساتھ جنس کی علت ربوا کی ہے اور قدر سے
مراد وزن یا کیل ہے پس سونا چاندی شرع میں دونوں وزنی ہیں اور اونمیں وزن علت ہے ربوا کا
اور انکے سوا جو چیزیں وزنی ہیں مانند تانبے پیتل لوہے اور غیر اونکے اونمیں بھی علت ربوا کی وزن
ہے اور باقی گیہوں جو خرما نمک یہہ چاروں شرع میں کیلی ہیں گو عرف میں نہوں پس اونمیں کیل
ربوا کی علت ہے اور جو چیزیں کیلی ہیں مانند چونہ وغیرہ کی اونمیں بھی علت ربوا کی کیل ہے پس خلاصہ
قول امام اعظم کا یہہ ہے کہ چیزیں خواہ وزنی ہوں خواہ کیلی اونکی جنس کو جنس کے بدل تفاضل اور نسیہ
کے ساتھ بیچنا حرام ہے اور اگر جنس مخالف ہو اور قدر ایک ہو مانند گیہوں اور جو کے تو تفاضل حلال
ہے اور نسیہ حرام اور اگر جنس ایک ہو اور قدر نہ پایا جاوے اوسمیں بھی تفاضل حلال ہے اور نسیہ حرام جیسا
اگر ایک تھان گزی دیکر دو تھان گزی لیوے تو درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک اون
چھو میں علت ربوا کی ثمنیت اور قوت ہے پس سونے چاندی میں تو ثمنیت ہے اور باقی چار میں قوت
پس اونکے نزدیک سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس میں ہاتھوں
ہاتھ لینا دینا درست ہے تفاضل اور نسیہ اونمیں نہیں درست اور گیہوں جو خرما نمک ان چاروں کا بھی
یہی حکم ہے اور انکے سوا جن چیزوں میں قوت ہے مانند میوے اور ترکاری اور دوا کے انکا بھی یہی
حکم یعنی جنس کو جنس کے عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس میں ہاتھوں ہاتھ دینا لینا درست ہے تفاضل اور
نسیہ اونمیں نہیں درست پس لوہے اور تانبے اور پیتل اور چونہ اور اونکی مانند میں تفاضل اور نسیہ دونوں
جایز ہیں کیونکہ اونمیں نہ تو ثمنیت ہے اور نہ قوت اور امام مالک کے نزدیک بھی سونے چاندی
میں علت ربوا کی ثمنیت ہے اور باقی چاروں میں قوت مدخر یعنی یہہ چاروں لایق جمع کر رکھنے کے
ہیں پس اونکے نزدیک ان چاروں کا اور انکے سوا جنمیں قوت مدخر ہے اونکو اتحاد جنس میں تفاضل اور
نسیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہے پس ترکاری اور جو میوہ کہ لایق ذخیرہ کے نہیں ہیں اونکی جنس کو
جنس کے عوض تفاضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا اونکے نزدیک حرام نہیں مسئلہ گیہوں کا آٹا گیہوں کے
عوض برابر کیل اور تازہ خرما چھوہرے کے عوض برابر کیل اور انگور کشمش کے عوض برابر کیل بیچنا جایز
امام اعظم کے نزدیک اور اونکے نزدیک نہیں جایز اگر تازہ خرما اور انگور خشک ہوکر کم ہوویں مسئلہ

مال برابر مین یعنی جن مالونمین ربوا کا بیان ہو چکا اونمین اچھی اور بریکو برابر بیچنا چاہئی اور اگر اچھا مال
کم ہو اور برا اوس سی زیادہ تو اچھی کی ساتھہ کوئی اور جنس ملا دیوی مثلا جو شخص سیر بہر اچھی گیہون دیکر
دو سیر بری لینی چاہی تو اچھی کی ساتھہ سیر یا دو سیر چنی وغیرہ ملا کی بیچی تا کہ بیع صحیح ہو جاوی اور حدیث
مین آیا کہ جس قرض کی سبب سی قرض دینی والیکو قرض لینی والی کی طرف سی نفع پہنچی وہ قرض
حکم ربوا کا رکہتا ہی پس قرض دینی والیکو چاہیئی کہ قرضدار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکری ہان جسطور
مین دونو کی درمیان کہانی پینی اور دینی لینی کی رسم سابق سی چلی آتی ہو تو مضائقہ نہین اور قرضدار
کی دیوار کی سائی مین بیٹہنا بہی مکروہ ہی اور راہ کی خوف سی روپیہ کی ہنڈوی کرنی مکروہ ہے
جسصورتمین ہنڈاون نہ دینا ہو اور اگر ہنڈاون دیا جاوی اوسصورتمین تو حرام ہی اور بیاج
مسئلہ جسطرح بیع فاسد اور بیاج سی پرہیز کرنا واجب ہے اسیطرح اجارۂ فاسد سی بہی پرہیز کرنا
واجب ہے پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہی اگر وہ چیز مجہول ہے تو اوسکی جہالت آپس مین نزاع ڈالنی والی
ہی اور اجاریکو فاسد کرتی ہی مثلاً اگر کسی نی اجارہ کیا اسطور پر کہ آج کی دن گیہونکی دس سیر اچہی
روٹی ایک درہم سی پکا دونگا یہہ اجارہ فاسد ہوگا **ف** سبب فساد کا یہہ ہی کہ روٹیونکی پکانیکی
عوض ایک درہم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیان کتنی ہین یہہ معلوم نہین پس اگر اوسنی سب پکا دوی
تو البتہ پکوانیوالا اوسکی عوض ایک درہم حوالہ کریگا اور اگر مثلاً چوتہائی باقی رہی تو تہائی درم دیگا
یا کچہہ بہی نہ دیگا جب تک کام اوسکا پورا نکریگا اور یہہ طلب کریگا پورا درم اس لیئی کہ اسنی دن بہر
مزدوری کی پس یہہ جہالت معقود علیہ کی ڈالی گی دونو مین نزاع اور فاسد کریگی اونکا
اجارہ اور شرط فاسد سی بہی اجارۂ فاسد ہوتا ہی جسطرح اوس سی بیع فاسد ہوتی ہی **مسئلہ** اجرت
لینی والی کی ہاتہہ سی جو چیز تیار کی جاوی اوسمین سی بعض اسکی اجرت مقرر کرنی سی اجارہ
فاسد ہوتا ہی مثلاً کسی نی ایک من گیہون پیسنی والی کو دیا اس شرط پر کہ اوسمین سی جو تہائی
اوسکی پسوائی مین وہ لیوی اور تیس سیر آٹا آپ لیوی یا کتا ہوا سوت جولاہی کو دیا اس شرط پر کہ
تہائی کپڑا اوسکی بنوائی مین وہ لیوی یا ایک من گیہون گدہی پر لدوا یا دلی لیجانیکو اس شرط پر
کہ اوسمین سی جو تہائی غلہ دلی مین لدوانی کا دیوی اسطرحکا اجارہ فاسد ہی پس اسمین مزدور
جس طور پر ٹہہری تہی وہ نہ لیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کی واجب ہوگی لیکن جو مقرر لینا

اوس سی زیادہ دینی جاوی مسئلہ تھی الی کو حرام ہی کم کرنا بیچ کا وزن مین اور لینی والیکو حرام ہی
کم کرنا قیمت کا وزن مین حق تعالی نی کم کرنیوالونکی حق مین ویل للمطففین فرمایا اور بیچ کی قیمت
ادا کرنی مین اور جو قرض جلد دینی کا ہی اوسکی ادا کرنی مین اور مزدور کی مزدوری ادا کرنی مین فائدہ
تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مالدار ہو کر حق ادا کرنی مین دیر کرنی ظلم ہی اور
مزدور کو مزدوری اوسکی دیوی اوسکی پسینا خشک ہونیکی قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا
کرتی تھی جسقدر آپ نی لینی واجب ہوتا تھا اوس سی زیادہ دیتی تھی مثلا آدھی وسق کی جگہہ مین
ایک وسق اور ایک وسق کی جگہہ مین دو وسق دیتی تھی اور فرماتی تھی کہ اسقدر تیرا حق ہی اور اسقدر
زیادتی ہماری طرف سی ہی پس جان تو کہ بدون شرط کرنیکی اسطرحکا زیادہ دینا جائز ہی یہہ سود نہین
بلکہ مستحب ہی اور دھوکہ دینا اور فریب دینا جو ہی یہہ تینون حلال کسب کو حرام کر دیتی ہین اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی بازار مین ڈھیر گیہون کا دیکھا جب ہاتھہ مبارک اوسکی اندر گیا تو ڈھیر کی
نیچ گیہون گیلی پائی پس فرمایا کہ یہہ کیا ہی بائع نی کہا کہ پانی مینہہ کا اوس مین پہنچا تھا آپنی فرمایا کیون
گیہون کو ڈھیر کی اوپر کیون نہین کیا تو نی جو کوئی فریب دیوی مسلمانونکو وہ ہمارے مین سی نہین
مسئلہ جوانمردی کرنی یعنی اپنی حق سی درگذر کرنا اچھا اور خرید نی اور قرض ادا کرنی اور
قرض طلب کرنی مین مستحب ہی اور اگر لینی والا پشیمان ہووی اور بیچنی والا اوسکی خاطر سی
بیع فسخ کری حق تعالی اوسکی گناہون کو بخش دیتا ہی مسئلہ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ مین
بدون فرق کی پہلی قیمت کہہ دینی واجب ہی بیع مرابحہ وہ ہی کہ پہلی خریدی مثلا چار آنی منافعی
کی ساتھہ بیچی اور تولیہ وہ ہی کہ سابق قیمت کی ساتھہ بیچی اور اگر بیچ پر قیمت کی سوا مثلا
مزدوری لدوائی اور دہوائی کی خرچ ہوا ہو اوسکو بھی قیمت کی ساتھہ ملاوی اور کہی کہ اسقدر
روپی میری اس اسباب مین خرچ ہوئی اور یون نہ کہی کہ اتنی روپی سی مین نی خرید کیا تا کہ جھوٹ
نہو جاوی مسئلہ اگر ایک شخص نی مثلا ایک چیز دس درم سی بیچا اور مول لینی والی نی ایک
روپیہ ابھی نہین دیا پہر اوس بائع نی اوسی کپڑی کو مشتری سی پانچ درم سی مول لیا اور اوس چیز
ایک اور کپڑی کی ساتھہ دس درم سی خرید کیا یہہ بیع تمام ہونی کسو درستی کہ یہہ حکم مین سود کی ہی مسئلہ
منقول کا بیچنا قبل قبض کرنیکی درست نہین ف مثلا دس من گیہون خرید کئی اور ابتک

اور پھر قبض نہیں کیا پھر اوسکو کسی اور کی ہاتھہ بیچ ڈالنا درست نہیں مسئلہ اگر مال کیلی خرید کیا کیل
سی تول لینی کی شرط پر پھر مشتری نی بایع سی تو موافق شرط کی کیل سی لی لیا بعد اوسکی دوسری کی
ہاتھہ بیچا کیل سی دینی کی شرط پر تو جبتک پہلی خریدار کو اون تول لینی ہوی علیحدہ نہیں سی کہانا یا کسی اور
کی ہاتھہ بیچنا درست نہوگا جب تک دوبارہ کیل نکریگا پہلی خریدار کی کیل نکر یا کفایت نکریگا کیونکہ
شاید دوبارہ کیل کرنی میں کچھہ زیادہ نکل آوی پس وہ مال بایع کا ہی نہ اسکا مسئلہ نجش حرام ہی
اور نجش اوسی کو کہتی ہیں کہ کوئی شخص لا ارشیا بایع بغیر لینی خرید کا منظور رہوا اور اپنی تئین خریدار ظاہر کرکی مبیع
کی قیمت بڑہا دی تاکہ دوسرا خریدار فریب کہا جاوی مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید کرتا
اور نرخ اوسکا معین کر رہا ہی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا پس اوس چیز کی لینی پر یا اوس
عورت کی نکاح پر دوسری کو مکروہ ہی پیغام دینا جب تک پہلی والی کی معاملہ درست ہووی یا موقوف
رہی مسئلہ شہر سی نکل کی اگر کوئی شخص غلہ کی سوداگروں سی ملاقات کری اور تمام غلہ اون کا
مول لیوی اور اسکو تلقی جلب کہتی ہیں پس اسطور پر خریدنی میں اگر شہر والی پر ضرر ہووی تو منع
ہی اور اگر اونکو ضرر نہیں ہی تو درست ہی مگر جسصورت میں شہر کا نرخ سوداگروں سی چھپا ویگا تو
فریب ہوگا اور مکروہ مسئلہ شہر کی لوگ سوداگروں سی غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر میں قیمت گران
کرکی بیچیں تو مکروہ ہی جس حال میں شہر کی اندر ہووی قحط اور تنگی مسئلہ جمعہ کی اول اذان کی
وقت سی خرید و فروخت کرنا مکروہ ہی مسئلہ اگر دو بردی چھوٹی ہوں اور آپس میں محرمیت کی قرابت
رکہتی ہوں اونکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہی اور منع آور اگر ایک اندونمیں سی چھوٹا ہوا اور دوسرا بڑا
اسصورتمین بہی منع ہی بلکہ نزدیک بعض کی یہہ بیع جایز نہیں مسئلہ مردار کی چربی بیچنی نہیں درست
اور نجس روغن کا بیچنا درست ہی نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک اور اماموں کی نہیں درست اور
آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کی ساتھہ ملا ہوا ہووی تو بیچنا اوسکا مکروہ ہی نزدیک امام اعظم
کی اور اگر ملا ہوا ہی تو جایز ہی آور گوبر کا بیچنا ہی درست ہی امام اعظم کی نزدیک اور اکثر اماموں
نزدیک اون چیزونمیں ہی کسی چیز کی بیع درست نہیں اور جس چیز کا بیچنا درست نہیں اوسی فایدہ
اوٹہانا ہی درست نہیں مسئلہ احتکار یعنی بند کر رکہنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور جانوروں کا مکروہ
ہی تاکہ شہر میں شہر کی لوگونکو اوسی ضرر پہونچی اور نزدیک امام ابی یوسف کی جس جنس کو بند

ساتھ نہ تھی ور رہ کلام اونکو یاد الہی سی مانع نہو بلکہ خواہش لاوی خدا کی محبت کی پس اوسکی چہین
انکار کرنا بیجا ہی خواجہ عالیشان بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ کہ کمال تابعداری سنت کی کرتی
تہی اونی فرمایا کہ مین یہہ کام کرتا ہون نہ سنتا ہی کہ یہہ سنت نہین ہی ور نہ انکار کرتا ہون اور
ملاہی ور مزامیر اور طنبورا ور ڈھول ور نقارہ اور دف ور غیر اونکی سب حرام ہی بالاتفاق
مگر طبل یعنی نقارہ غازی کو بجانا یا دف بجانا نکاح کی خبر کی لیی جایز ہی مسئلہ شعر کلام موزون ہی
پس جو شعر کی مضامین خدا کی حمد ور رسول کی نعت اور مسائل دینیہ اور جو نیک باتین مین
اونہپر شامل ہون پس ویسی شعر کہنی درست ہے اور جو شعر کی مضامین بُری ہین اوسکا کہنا اور پڑہنا
دونون بُرا ہی لیکن جو شعر نیک ہی اوسمین بہی اکثر اوقات ضایع کرنا مکروہ ہی مسئلہ ریا اور
سمعہ یہہ دونون عبادت کی ثواب کو باطل کرتی ہین یعنی جو شخص عبادت کرتا ہی لوگونکو دکہانی
یا سنانی کی لیی خدا کی نزدیک ثواب اوسکا نہوگا مسئلہ غیبت یعنی پیٹہ پیچہی کسیکی برائی کہنی کہ وہ
برائی اوسمین ہی حرام ہی خواہ اوسکی دین کی برائی کہی خواہ اوسکی صورتکی خواہ اوسکی حسب نسب
کی یا انکی سوا اور جن باتون سی اوسکو برا معلوم ہو اوسکی برائی کہی مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام
نہین ہی اور غیبت جب ہوگی کہ ایک شخص کو معین کرکی کہی اور اگر ایک شہر کی ساری لوگونکی
غیبت کریگا تو غیبت نہوگی مسئلہ چغلی کہانی یعنی ایک کی بات دوسری کو پہنچانی کہ جسمین انکی
درمیان سبب ناخوشی کی ہووی یہہ بہی حرام ہی مسئلہ گالی دینا دوسری کو زبان سی یا لکہہ کر
یا ہاتہہ وغیرہ کی اشارہ سی یا سنا دوسری پر اسطور سی کہ جسمین اوسکی بی عزتی ہو حرام ہی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مسلمان کی مال اور آبرو کی حرمت اوسکی خون کی حرمت کی مانند ہی
اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالی نی تجکو بہت حرمت دی لیکن مسلمان کی خون اور مال اور آبرو
کی حرمت تجہسی زیادہ ہی مسئلہ جہوٹہ بولنا حرام ہی مگر دو آدمی کی درمیان صلح کروانی یا
اپنی بی بی کو خوش کرنی یا ظالم کی ظلم دفع کرنیکی واسطی ایسی مقامونمین جہوٹہ بولنا بہتر ہے
اگر حاجت ہو اور بدون حاجت کی مکروہ ہی مسئلہ سب جہوٹہ سی بڑا زیادہ جہوٹہ گواہی
دینی اور جہوٹہ قسم کہانی کہ جسمین مسلمان کا مال ناحق ہلاک کری حق تعالی نی جہوٹہ کو شرک
کی برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم بت پرستی سی اور پرہیز کرو تم جہوٹہ بات سی بچ

مین بہشت کی راہ چلنیوالی مسلمان جو تم ہنر شریک کرنیوالی مسئلہ رشوت لینیوالا اور رشوت دینیوالا
دونون دوزخ مین ہونگی جو ظالم کی ظلم دفع کرنیکی واسطی رشوت دینی جائز ہی مسئلہ جو لوگ
قرآن کی خلاف حکم کرتی ہین حق تعالی انکو کافر کہتا اور تلاش کرنا حال مسلمانونکا اور انکی
برائی بیان کرنیکی لیئی حرام ہی مسئلہ آپس مین جب فتنہ فساد ہووی تو واجب ہی کہ شرع کی طرف
رجوع کرین اور شرع جسطور پر حکم کرتی اگرچہ طبیعت کی خلاف ہو تو بہی واجب ہی کہ اوس حکم
کو خوشی سی قبول کرین کیونکہ شرع کی حکم کو برا جاننا کفر ہی اور اوسمین انکار شرع کا لازم آتا ہی
مسئلہ غرور اور تکبر کرنا یعنی اپنی نفس کو اوروں سی بہتر گننا اور غیر کو حقیر جاننا حرام ہی حق تعالی
فرماتا ہی کہ اپنی جانونکی پاکی کی ساتہہ نسبت مت کرو بلکہ خدا جسکو چاہتا اوسکو پاک کرتا ہی اور
اعتبار خاتمہ کا ہی اور خاتمہ معلوم نہین کہ کیسا ہوگا حدیث مین آیا ہی حق تعالی نی بعض لوگونکو
بہشتی لکہا ہی وہ تمام عمر کام دوزخکا کرتی ہین اور آخر مین تائب ہوتی ہین اور کام بہشت کا کرتی ہین
اور بہشتی ہوتی ہین اور بعض لوگونکو دوزخی لکہا ہی وہ ساری عمر کام بہشت کا کرتی ہین آخر مین ازلی لکہا غالب
آتا ہی اور عمل دوزخکا کرتی ہین دوزخی ہوتی ہین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نی فرمایا
بیت مرا پیر دانای مرشد شہاب ۞ دو اندرز فرمود بر روی آب ۞ یکی آنکہ بر خویش خودبین
مباش ۞ دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش مسئلہ ایک دوسری پر نسبت کا فخر کرنا اور مال اور
مرتبی کی زیادتی پر بڑائی کرنی حرام ہی کیونکہ عزت والا خدا کی نزدیک وہ شخص ہی جو بڑا متقی
ہی مسئلہ شطرنج یا تختہ نرد یا چوسر یا گنجفہ وغیرہ کی ساتہہ کہیلنا حرام ہی اور اگر اوسمین ہار جیت
پر مال دینی لینی کی شرط ہو تو وہ جوا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہی اور اوسکی حرمت کی انکار
کرنیوالا کافر ہی اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بہی حرام ہی مسئلہ خوجونسی خدمت لینی
مکروہ ہی مسئلہ بالونکو پیوند لگا کر لمبا کرنا حرام ہی خصوصا جو بال لگانا آدمی کی بالونسی بڑا گناہ ہی
مسئلہ اذان کہنی پر اور امامت اور تعلیم قرآن اور فقہ اور انکی سوا اور عبادات پر مزدوری
لینی جائز نہین نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک دوسری اماموں کی جائز ہی اور اس زمانہ مین فتوی
اسی بات پر ہی کہ تعلیم قرآن وغیرہ کی اجرت لینی درست ہی مسئلہ نوحہ کرنی اور گانی پر اور انکی
سوا گناہوں کی اور کاموں پر اجرت لینی اور ناجائز کہ آدمی کی ساتہہ صحبت کروانیکی اجرت لینی

حرام ہی مسئلہ قاضیون اور مفتیون اور عالمون اور غازیونکو بیت المال سی روزینہ دینا چاہیے
موافق حاجت کی بدون شرط کی مسئلہ آزاد عورتکو بغیر محرم یا بغیر شوہر کی سفر کرنا درست
نہین اور باندی اور ام ولدکو درست ہے اور خالی مکان مین غیر عورتکی ساتھ بیٹھنا خواہ وہ عورت
آزاد ہو خواہ لونڈی حرام ہی مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق اونکی گردنمین ڈالنا
حرام ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی وفات کیوقت اخیر کلام مین نماز کی لیئی اور غلام لونڈی کی ساتھ
نیکی کرنیکی لیئی وصیت فرمائی پس چاہیئی کہ اپنی غلام لونڈیکو جو آپ کہاوی سو کہلاوی اور
جو آپ پہنی سو پہناوی اور اونکی طاقت سی زیادہ کام مین حکم نکری اور اگر کسی سخت کام
مین حکم کری تو چاہیئی کہ آپ بہی اوسکی شریک ہووی مسئلہ جس غلام کا بہاگنی کا اندیشہ ہووی
اوسکی پاؤنمین بیڑی ڈالنی جایز ہی مسئلہ غلام کو مولیٰ کی خدمت سی بہاگنا حرام ہی مسئلہ
داڑہی کترواکر ایک مشت سی کم کرنی حرام ہی اور داڑہی وغیرہ سی سفید بالونکو اوکہاڑنا مکروہ
ہی اور داڑہی چہوڑنی اور موچہ اور ناخن کتروانا اور بغل اور زیر ناف کی بال منڈانا سنت ہے
مسئلہ مرد اور عورتونکو ایک حمام مین داخل ہونا درست ہی اگر پردہ ہو اور ازار پہنی ہون
مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا اور بریکامونسی منع کرنا واجب ہی پس اگر مقدور رکہتا ہو تو
ہاتہہ سی منع کری اور اگر ہاتہہ سی نہو سکی تو زبان سی اور اگر زبان سی نہو سکی یا زبان سی ہو سکتا ہے
لیکن اثر نہین کرتا ہی تو دل سی برا مانی اور صحبت اونکی ترک کری اور اگر اسقدر بہی نکیا تو اونکی
وبال مین شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دوست رکہنا خدا کی تابعدارونکو خدا کیواسطی
اور بغض رکہنا خدا کی دشمنونکو خدا کیواسطی فرض ہی مسئلہ جسپر کسی نی احسان کیا پس احسان
کرنیوالی کا احسان ماننا اور اوسکی احسانکا بدلا دینا مستحب ہی یا واجب اور چہپانا اونکا انکار کرنا اور
ناشکری کرنی برا گناہ ہی پیغمبر علیہ السلام نی فرمایا کہ جسنی بندیکا شکر نکیا اوسنی خداکا شکر نکیا
مسئلہ علما اور صلحا کی مجلس مین بیٹہنا بہتر ہی اگر میسر ہو اور اگر میسر نہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر ہے
مسئلہ پیغمبر علیہ السلام پر درود پڑہنا بڑی کثرت سی مستحب ہی اور خدا کی ذکر اور پیغمبر کی درود
سی مجلس خالی رہنی مکروہ ہی مسئلہ مردونکو صورت بنانی عورتونکی اور عورتونکو صورت بنانے
مردونکی اور خواہ مرد ہون خواہ عورت اونکو صورت بنانی کافرون اور فاسقونکی حرام ہی مسئلہ

مارڈالنا جانور کو بغیر غرض کے یا انکی قتل کرنا حرام ہی اور موذی جانوروں کو قتل کرنا درست ہی مسئلہ
مسلمانوں کا حق مسلمانوں پر چھ چیزیں ہیں بیمار کی عیادت کرنا جنازہ میں جانا دعوت قبول کرنا سلام
علیک کرنا چھینک کر یرحمک اللہ کہنا جب وہ الحمد للہ کہی تب اور حاضر و غائب دونوں
حالوں میں خیرخواہی کرنا مسئلہ چاہیے پیار رکھنا مسلمانوں کو آپس میں جس چیز کو پسند رکھتا ہی اپنی
نفس کیواسطی وہ ہی پسند کرے انکی حق میں جس چیز کو ناپسند رکھتا ہی اپنی حق میں مسئلہ
سلام کا جواب دینا واجب ہی مسئلہ جانو کہ بارہ تیرہ شعبہ ہیں ایک تو کفر کرنا دوسرے
کبیرہ تیسری صغیرہ ہی اور انکی قسمیں گناہ میں عقاید باطلہ جیسی کہ عقاید روافض غیرہم کی دوسرے
حقوق بندوں کا ہلاک کرنا یعنی ظلم کرنا مسلمانوں کی مال پر اور خون کرنا اور بی عزت کرنا حق تعالی
حقوق اپنا بخشیگا اور حقوق بندوں کا نہ بخشیگا امام بغوی نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ
رسول علیہ السلام نی فرمایا کہ قیامت کی دن عرش کی جانب سی پکارنیوالا پکاریگا کہ ای
امت محمد کی حق تعالی نی تم ساری مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخشدیا تم بھی بسبب اپنے
حقوق ایک دوسرے کا بخشو اور بہشت میں داخل ہو حافظ نی فرمایا بیت مباش در پی آزار
ہر چہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست یعنی کوئی گناہ برابر اس گناہ
کی نہیں تیسرا قصور کرنا خاص خدا کی حقوق میں یعنی اوسکی بندگی بجا نہ لانی میں جتنی کبائر حدیث
میں آئی ہیں انکو ایک ایک کرکی شمار کرتا ہوں شرک کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا کسی کو
ناحق مار ڈالنا جھوٹی قسم کھانا جھوٹی گواہی دینا اور خاوند والی عورتوں کو زنا کی تہمت کرنا اور یتیم
کا مال کھانا اور سود کھانا اور جہاد کافروں کی لڑائی سی بھاگنا اور جادو کرنا اور اپنی اولاد کو
قتل کرنا جسطرح کفار عرب لڑکیوں کو قتل کرتی تھی اور زنا کرنا خصوصاً ہمسایہ کی عورت سی حدیث
میں آیا ہی کہ دس عورتوں کی ساتھ زنا کرنا کمتر ہی یعنی گناہ اوسکا بہت کم ہی بہ نسبت اسکی کہ
زنا کری ہمسایہ کی عورت کی ساتھ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ سبب لڑائی کرنے کی ہی خدا اور
رسول کی ساتھ اور امام عادل سی بغاوت کرنا اور حدیث میں آیا ہی کہ بڑا گناہ کبیرہ وہ ہی
کہ کوئی شخص اپنی ماں باپ کو گالی دیوی عرض کیا صحابہ نی کہ ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دیگا
فرمایا کہ جب دوسرے کی ماں باپ کو گالی دیگا تو وہ اسکی ماں باپ کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف

کرنی حرام ہی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی ویسیر غضبناک ہوتا ہی تو عرش اوسکی ہیبت سے کانپتا ہے
مسئلہ اگر کسی پر لعنت کیجیے تو جسپر لعنت کی اگر وہ لایق لعنت کے نہین ہی تو وہ لعنت اوس
لعنت کرنیوالی پر پھر آتی ہی **ف** حدیث مین آیا کہ منافق کی علامتین چار ہین جہوٹھ بولنا اور
وعدہ خلافی کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول و قرار کرکے پھر دغا کرنا اور جھگڑنے کی وقت گالی دینا
مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر اللہ کے ساتھ اگرچہ قتل کیا جاوے تو
اور جلایا جاوے تو اور نا فرمانی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو کہ چھوڑ دے اپنی جورو اور
اولاد اور مال کو **مسئلہ** خاوند کا حق عورت پر اسقدر ہی کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر
خدا کے سوا اور کسیواسطے سجدہ کرنا جایز ہوتا تو عورتکو مین حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر عورت
کو حکم کرے زرد پہاڑ کے پتہر اٹہا کر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کی پتہر سفید پہاڑ مین
پہنچا دے بس عورتکو چاہیے کہ اوسیطرح کرے **مسئلہ** حدیث مین آیا کہ تم مین سب سے وہ آدمی بہتر ہی
کہ اپنی بی بی کے ساتھ خوب ہووے اور مین اپنی بی بیونکی حق مین خوب ہون ملین اور عورت
بائین پسلی سی پیدا کی گئی راست ہونا ممکن نہین بس اونکی کجی پر صبر کرنا چاہیے اور دلکی چاہ سے
کرنی اور چاہیے کہ عورتکو دشمن نہ بنا رکھے اگر راضی نہو تو طلاق دیدے **مسئلہ** گناہ صغیرہ کو ہلکا
جانکر ہمیشہ کرنی سی گناہ کبیرہ ہوتا ہی اور جو قطعی صغیرہ گناہ ہی اوسکو حلال جاننا کفر ہی
بخاری نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ فرمایا انس نی کہ بہت کامونکو تم سب
کرتی ہو اور اونکو بال سی باریک اور سہل زیادہ جانتی ہو اور ہم سب اون کامونکو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین ہلاک کرنیوالی چیزون مین سی جانتی تھی **ف** شرع مین باتین
بہت ہین بڑی بڑی کتابین اون باتون سی پر ہین کفایت بقدر ان ورقون مین لکھی
گئی زیادہ اس سی اگر حاجت پڑے تو عالمون کی طرف رجوع کرنا ہو سکتا ہی

کتاب الاحسان والتصوف

جاننا چاہیے کہ تحقیق بتایا ہی تجکو اللہ تعالی نی بہت سی مسائل چند کو رہنی ایمان اور اسلام
اور شریعت کی بیچ متعلق ہین یعنی شرع کی ظاہری احکام ہین اور شریعت کی حقیقت اور
مغز اور تہوڑی ضرورتین تلاش کرنی چاہیے اور یون لکھا چاہیے کہ حقیقت شریعت سے

کلمۂ کفر کو بدون قصد کی زبان سی نکل آوی تو کافر نہو گا اگر ارادہ کیا کافر ہو گا ایک مدت دراز
کی بعد مین بالفعل کافر ہو جاویگا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو حرام کہیگا یا فرض کو فرض
نہ جانیگا تو کافر ہو گا اگر گوشت مردار کا بیچتا ہی اور کہی کہ یہہ گوشت مردار کا نہین حلال
گوشت ہی تو کافر نہو گا اگر کاذب ہو گا اگر ایک مرد نی دوسری سی کہا کہ تو خدا سی نہین ڈرتا
اگر وہ کہی کہ نہین تو کافر ہو گا لیکن محمد بن فضل کی نزدیک یہہ ہی کہ اگر قطعی گناہ مین یہہ طور پر
انکار کریگا تو کافر ہو گا نہین تو نہین اگر کہی کہ وہ شخص اگر خدا ہو گا تو بھی مین اپنا حق اوس سی لونگا
کافر ہو گا اگر کہی کہ خدا تیری مقابلہ مین کفایت نہین کرتا ہی مین تیری ساتھ کیونکر
کفایت کر سکونگا تو کافر ہو گا اگر یون کہی کہ آسمان پر میرا خدا ہی اور زمین پر تو ہی کافر ہو گا
اگر کسیکا لڑکا مر جاوی اور وہ کہی کہ خدا اسکا محتاج تہا کافر ہو گا اور اگر دوسرا کوئی کہی کہ خدا نے
تجہہ پر ظلم کیا پس یہہ شخص کافر ہو گا اگر کوئی کسی پر ظلم کری اور مظلوم کہی کہ ای خدا تو اوسی مت
قبول کر اگر تو قبول کریگا تو مین نہ قبول کرونگا کافر ہو گا اگر کوئی کہی کہ مین عذاب اور ثواب
سی بیزار ہون کافر ہو گا اگر کوئی بدون گواہ کی نکاح کری اور کہی کہ خدا اور رسول کو گواہ
کیا مینی یا کہی کہ فرشتونکو گواہ کیا مین نی کافر ہو گا اور مجمع النوازل مین لکہا اگر کہا کہ داہنی
بائین فرشتونکو گواہ کیا مین نی تو کافر ہو گا اگر کسی جانور نی آواز کی پس کہا کہ مریض مریگا یا کہا
کہ قحط ہوگا یا کسی جانور نی آواز کی پس سفر سی پہر آیا یعنی گہر سی نکلا تہا سفر کی قصد سی
جانا موقوف کیا اس شخص کی کفر مین اختلاف ہی اگر کہی کہ خدا جانتا ہی کہ مین ہمیشہ تجکو یاد کرتا
ہون اسمین بعضی نی کہا کہ کافر ہو گا اگر کہی کہ خدا جانتا ہی کہ تیری خوشی اور غمی مین ایسا
ہون کہ جسطرح اپنی خوشی اور غمی مین ہون اسصورت مین بہی بعضی نی کہا کہ کافر ہو گا اور
بعضی نی کہا کہ اگر اوس آدمی کی نیکی اور بدی مین اپنی جان اور مال سی اسطرح حاضر رہتا ہی کہ
جسطرح اپنی نیکی اور بدی مین مستعد رہتا ہی تو کافر نہو گا اگر کہی کہ قسم خدا اور تیری پاؤن کی کافر ہو گا
اگر کہی کہ روزی خدا کی طرف سی ہی لیکن بندی سی ڈہونڈ لینا چاہیی تو کافر ہو گا اگر کہی کہ فلانا
اگر نبی ہو گا اوس پر ایمان نہین لاؤنگا یا کہی کہ اگر خدا مجکو نماز کا حکم کریگا مین تو بہی نماز نہ پڑہونگا
یا کہی کہ اگر قبلہ اوس طرف ہو گا تو نماز نہ پڑہونگا کافر ہو گا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہو گا

اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تہے دوسرا کوئی کہے پس ہم ساری جولاہے ہین کافر ہوگا
اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام اگر گیہون نکہاتے تو ہم سب بدبخت نہوتے کافر ہوگا اگر کسی نے
کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا کرتے تہے دوسرا کہے کہ یہہ بےادبی ہے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناخن
ترشنا سنت ہے دوسرا کہے اگرچہ سنت ہے مگر مین نترا شونگا کافر ہوگا اور اگر کہے کہ سنت کیا
کام آویگی کافر ہوگا اگر کوئی امر معروف کرتا ہے دوسرا اوسکی قول دکرنیکی واسطے کہے یہہ کیا
شور و غل مچتی مچایا کافر ہوگا فتاوی سنزاجیہ مین لکہا ہے کہ قرض مانگنی والا اگر کہے کہ اگر وہ
جہانگا خدا ہے تو بہی اوسی مین اپنا قرض لی آونگا کافر ہوگا اور اگر یون کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہے
تو بہی لی آونگا کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم خدا کا اسطرح ہے دوسرا کہے کہ مین خدا کی حکم کو
کیا جانتا ہون کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوی دیکہہ کر کہے کہ یہہ کتاب ایک تکڑا نامہ تو لی
فتوی لایا اگر شریعت کو سبک جانکر کہا تو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہے
دوسرے نے اوسکو رد کیا اور کہا کہ تو دیکہتا رہ شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ فلانی آدمی
کے ساتہہ صلح کر اوسنے کہا کہ بت کو سجدہ کرونگا لیکن اوسی صلح نکرونگا کافر ہوگا کیونکہ مطلوب
اوسکا یہہ ہے کہ بت کو سجدہ کرنی سے ہی زیادہ بد ہے اوسکی ساتہہ صلح کرنی اگر کوئی شخص
فاسق معشوقی کہے کہ آؤ مسلمانی کی سیر کرو اور اشارہ کرے منافق کی مجلسکی طرف تو کافر
ہوگا اگر کسی شراب خور نے کہا کہ خوش رہے وہ آدمی کہ خوش رہتا ہے ہماری خوشی پر ابوبکر طرخانی
نے کہا کہ وہ کافر ہوا اگر کوئی عورت کہے کہ لعنت ہے دانشمند شوہر پر تو کافر ہوگی اگر کسی نے
کہا کہ جب تک حرام مجکو ملی حلال کی گرد کیون پہرون نہین کافر ہوگا اگر کوئی بیماری کی حالت
مین کہے کہ اگر چاہے تو مجکو مسلمان مار چاہے تو کافر مار کافر ہوگا فتاوی سنزاجیہ مین لکہا کہ اگر کسی
نے کہا روزی مجہپر کشادہ کر یا کہا کہ مجہپر ظلم مت کر ابوالنصر نے توقف کیا اوسکی کفر مین ظاہر وہ ہے
کہ کافر ہوگا کیونکہ واسطے کہ خدا پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہے ایک نے اذان کہی اگر دوسرا کہے کہ تو نے جہوٹ
کہا کافر ہوگا اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عیب کریگا اور موی مبارک کو حقارت سے مویک کہیگا
تو کافر ہوگا اگر کوئی ظالم بادشاہ کو عادل کہے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا کہ کافر ہوگا اور
امام ابوالقاسم نے کہا کہ کافر نہوگا اس لیئے کہ البتہ کبہی اوسنے عدل کیا ہوگا حمادیہ و سنزاجیہ مین

لکہا کہ اگر کوئی اعتقاد کری کہ خراج وغیرہ جو بادشاہ کی خزانے میں ہے سب بادشاہ کی ملک میں
تو کافر ہوگا اور سراجیہ میں لکہا کہ اگر کوئی کہی کہ میں علم غیب کہتا ہی وہ کہی کہ ہان تو کافر ہوگا اگر
کوئی کہی کہ اگر خدا بغیر تیری مجہکو بہشت میں لیجاوے تو بہی بہشت منظور نہیں اسکی کفر میں اختلاف ہے
صحیح یہہ ہی کہ کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ میں مسلمان ہون دوسرا کہی کہ تجہ پر اور تیری مسلمانی پر لعنت
کافر ہوگا اور جامع الفتاوی میں لکہا کہ اظہر یہ ہی کہ کافر ہوگا سراجیہ میں لکہا کہ اگر کسی نے کہا کہ
اگر فرشتے اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیری پاس چاندی نہیں ہی تو بہی یقین نکرونگا کافر ہوگا
اگر ایک شخص نے دوسری سی کہا کہ اتنی کافر اور وہ کہی کہ اگر میں ایسا ہوتا تو تیری ساتہہ خلاملا کرتا
بعضی نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضی نے کہا نہوگا اگر کہی کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری ساتہہ رہنی سی کافر ہوگا
کسواسطی کہ مراد اوسکی کیا ہی دور رہنا اوسی اگر کوئی شخص کسی سی کہی کہ نماز پڑہ وہ کہی کہ اتنی مدت
تونی نماز پڑہی کیا حاصل کیا یا یون کہی کہ اتنی مدت کا نہ پڑہی کیا حاصل کیا یعنی کافر ہوگا اگر کوئی کسی
سی کہی کہ کیا کافر ہوگیا تو وہ جواب دی کہ تو اپنی نزدیک ہمکو کافر جان لیا کر کافر ہوگا اگر کہی کہ
میری تئین اس عورت خدا سی زیادہ پیاری ہی کافر ہوگا لازم ہی توبہ کری پہر اوس عورت سی نکاح پڑہ
لیوی اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہی کہ مجہکو مسلمانی بتلا تا کہ تیری نزدیک میں مسلمان ہو جاؤن
اگر مسلمان کہی کہ توقف کر جب تک فلانا عالم یا فلانی قاضی کی پاس جاوی تو وہ مجہکو بتلاوی کہ بس
اوس وقت تو اوسکی نزدیک مسلمان ہونا اسکی کفر میں اختلاف ہے صحیح وہ ہی کہ کافر ہوگا اور اگر کوئی واعظ
کہی تو توقف کر کہ فلانی دن واعظ کی مجلس میں تو مسلمان ہونا اصول میں فتوی یہہ ہی کہ وہ واعظ کافر
ہوگا اگر کہی کہ مجہکو خدا تعالی نماز روزہ سی جلدی چہڑاوی کافر ہوگا اگر کہی کہ کتنی دن نماز مست پڑہ
تا حلاوت لیے نماز کی تو دیکہی کافر ہوگا اگر کہی کہ کام عقلمند کا ہی کرنی اور کام کافر کا ہی وہ بعضی نے کہا
کام ایک ہی تو کافر ہوگا اور اگر اوسکام کا اشارہ کسی عالم معین کی طرف کریگا تو کافر ہوگا دعا مانگنی میں
یون کہنا کہ ای اللہ اپنی رحمت مجہسی دریغ مت کر یہہ لفظ الفاظ کفر میں سی ہی۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے
کہی کہ تو مرتد ہو جا اصول میں تو اپنی شوہر سی جدا ہو جاویگی کہنی والا کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنی خواہ غیر کی
لیے کفر ہی صحیح وہ ہی کہ اگر کفر کو برا جانتا ہی لیکن چاہتا ہی کہ دشمن اپنا کافر ہو جاوی اس چاہنی پر
یہہ چاہنی والا کافر ہوگا اگر کوئی شخص شراب پینی کی مجلس میں بلند جگہہ پر واعظ کی مانند بیٹہہ کر ہنسی کی

باتین کری اور ساتہ اہل مجلس اوسکی ہنسین اور خوش ہوئین تو وہ سب کافر ہو جاوینگی اگر کوئی
شخص آپنی بیوی کو کہی کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی
کہی اور کہی کہ شراب حلال ہوتی یا روزہ رمضان کا فرض نہوتا کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی
کہی کہ خدا جانتا ہی کہ یہہ کام مینی نہین کیا اور حال یہہ کہ اوسنی کیا ہی پس اسکی کفر مین دو قول
ہین قول صحیح یہہ ہی کہ کافر ہوگا اور امام سرخسی سی منقول ہی کہ اگر قسم کہایا ہو الا اعتقاد رکہتا ہی کہ
اس کلام مین جہوٹہ بولنا کفر ہی اوسکو تو نہین وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہین رکہتا ہی تو نہوگا
حسام الدین کا فتوی امام سرخسی کی قول پر ہی امام طحاوی نی کہا کہ مومن ایمان سی خارج نہو
مگر جب انکار کریگا اوس چیز کا کہ جسپر ایمان لانا واجب ہی امام ناصر الدین نی کہا کہ جس چیز کی اختیار
کرنی سی استخفاف ہو جاتا اوس چیز کی ظاہر ہونی سی حکم ردت کا کیا جاتا اور جس چیز کی اختیار کرنی
سی مرتد ہونین شک ہووی اوس امر کی ظاہر ہونی سی مرتد کا حکم نچاہیی کرنا کیونکہ امر یقینی زایل
نہین ہوتا شک کی سبب سی اور حال یہہ ہی کہ اسلام غالب رہتا ہی مغلوب نہین ہوتا مسلمانکو کافر
کہنی کا فتوی جلدی نچاہیی دینا کیونکہ کفار کی اکراہ سی جسنی کلمہ کفر کا کہا علمانی اوسپر بہی حکم کفر کا
نہین فرمایا بلکہ فرمائی کہ ایمان اوسکا قایم ہی تاتارخانیہ مین ینابیع سی نقل کیا کہ ابو حنیفہ نی کہا کہ
جب تک کفر پر اعتقاد نکریگا کافر نہوگا محیط اور ذخیرہ مین لکہا ہی کہ مسلمان کافر نہین ہوتا مگر
جس وقت کفر کا قصد کریگا کافر ہوگا مضمرات مین نصاب الاحتساب اور جامع اصغر سی نقل کیا کہ اگر کسی نی
کلمہ کفر کا قصد کیا لیکن اعتقاد کفر پر نہین رکہتا ہی علمانی کہا کہ کافر نہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سی علاقہ رکہتا
اور اوسکو کفر پر اعتقاد نہین ہے اور بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہی اور جانتا نہین کہ یہہ کلمہ کفر کا
ہی بعض علمانی کہا کہ کافر نہوگا نہ جاننی کی سبب سے اور بعضی نی کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ جہل عذر نہین منقول ہی
کہ جورو خاوند دونون سی ایک کے مرتد ہونی سی ساتہہ فی الحال نکاح ٹوٹ جاتا ہے قاضی کی حکم پر موقوف رہتا
نہین اگر کسی نے آتش پرستونکی مانند ٹوپی یا ہندونکی مانند لباس پہنا بعضی علمانے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے
نی کہا نہوگا اور بعضی متاخرین نی کہا کہ ضرورت کی سبب سے کیا تو کافر نہوگا اگر زنار باندہا اسمین فقیہ
ابو حفص کہتی ہین کہ اگر کفار کی ہاتہہ سی خلاصی پانیکی لیی باندہا ہوگا تو کافر نہوگا اور اگر تجارت کی فایدہ
کیواسطی باندہا ہوگا تو کافر ہوگا جب مجوس نوروز کی دن جمع ہو رہنا یہود دیوالی اور ہولی کی دن ہو کر

اوسوقت اگر کوئی مسلمان کہی کہ ان لوگون نی کیا اچہا کیا جو ایسی رسم جاری کی کافر ہوگا جامع الفصولین مین لکہا
کہ اگر کوئی سو گناہ کری جیسے صغیرہ ہو خواہ کبیرہ ویسی دوسرا شخص کہی کہ توبہ کر اور وہ کہی کہ کیا کیا ہی جو
توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام مال سی صدقہ کیا اور ثواب کے امید کی تو کافر ہوگا صدقہ لینے والا اگر
جانتا ہی کہ صدقہ حرام مال کا ہی باوجود جاننی کی اگر دعا کری اور صدقہ دینی والا آمین کہی تو
دونون کافر ہونگی کوئی فاسق شراب پیرہا تہا اوس حالت مین اوسکی اقربا آئی اور دراہم ویسی
تصدق کئی یا سب نے اوسکو مبارک بادی دی ان دونو صورتین مین وہ سب کافر ہونگی اپنی عورت
سی لواطت حلال سمجہنے سی کافر ہوگا اجنبی عورت کی ساتہہ حلال جاننی سی کافر ہوگا حیض کے
حالت مین وطی حلال جاننا کفر ہی اور استبرائی حال مین حلال جاننا بدعت ہی خسروانی مین لکہا ہی
کہ ایک مرد اگر بلند جگہہ پر بیٹہہ جاوی اور لوگ ہنسی کی راہ سی اوسی مسائل پوچہین اور وہ بطریق
ہنسی کی جواب دیوی تو وہ کافر ہوجاتا ہی دینی علوم کی ساتہہ ہنسی کرنی کفر ہی ہنسی کرنیوالا جاہی
بلندی پر بیٹہے جاہی پستی مین اگر کہی کہ مجکو علم کی مجلس سی کیا کام یا کہی کہ جن باتونکو علما کہتی ہین
اونکو کون کرسکتا ہی یا کہی کہ مین عالمونکی حیلہ کا منکر ہون کافر ہوگا اگر کہی کہ زر چاہیے علم کیا کام
آویگا کافر ہوگا اگر کہی کہ ان علمونکو کون سیکہی یہہ تو کہانیان ہین یا یون کہی کہ یہہ تو مکر و
فریب مین کافر ہوگا اگر ایک شخص کہی کہ چل شرع کیطرف دوسرا کہی کہ پیادہ لا کافر ہوگا
اور اگر کہی کہ چل قاضی کی پاس وہ کہی کہ پیادہ لا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سی کہی کہ نماز جماعت
کی ساتہہ پڑہ وہ کہی کہ ان الصلوة تنہا کافر ہوگا کیونکہ آیت قرآن کی ہی کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ
تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْکَرِ جسکے معنی یہہ ہین اوسنی ہنسی کیلئے کی معنی مراد لیا اور ہنسی کرنی
قرآن کی آیت کی ساتہہ کفر ہی اگر کوئی قرآن کی آیت پیالی مین رکہہ کر پیالیکو پر کرکی کہی
کَاْسًا دِہَاقًا کافر ہوگا وہ پیالہ مین جو کچہہ باقی رہ جاوی اوسی اگر کہی وَالْبٰقِیٰتُ
الصّٰلِحٰتُ کافر ہوگا اگر کوئی مرد بسم اللہ کہہ کر شراب پیوی یا زنا کری تو کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہہ کر حرام کہاتا
اسصورت مین کہی کافر ہوگا اگر رمضان آوی اور کہی کہ کیا بیچ سر پر آیا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سی کہی کہ چل فلانیکو
امر معروف کرین پس اگر جواب دیوی کہ اوسنی میرا کیا کیا ہی کہ مین اوسکو امر معروف کرون کافر ہوگا کوئی مرد
اگر ضد سی کہی کہ میرا زر دنیا مین دیکہو کیونکہ آخرت مین نہو گا اگر وہ جواب دیوی کہ دس آخرت مین دوزخ کی اخیر

مجھے لینا دین اونکا کافر ہوگا بادشاہ کو اگر سجدہ عبادت کا کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر اسطرح سلام تحیہ کہ
کرتی ہین اسطرح اگر سجدہ تحیہ کا کریگا تو علماکو اوسمین اختلاف ہی تتمہ مین لکھا ہی کہ کافر ہوگا اور ہی کی شرح
نوادر الدرایہ مین لکھا ہے کہ سجدہ کرنا نہین جایز ہی بالاجماع لیکن خدمت کرنی دوسری طرح سی مثلا کھڑا رہنا
بادشاہونکی روبرو یا ہاتھ چومنا یا منہہ چہرہ کا ناجایز ہی جو کرنی ہونگی نام پر یا کسی جگہہ پر بادریا اور گرجا اور چشمہ وغیرہ
پر ذبح کریگا پس جو ذبح کرنیوالا مشرک ہوگا اور اوسکی عورت اوسکے نکاح سی نکل جاتی ہی اور وہ جانور ذبح کیا ہوا
مردار ہوگا دستور القضاۃ مین امام زاہد ابوبکر سی نقل کیا کہ جو شخص کافرونکی عید کیدن جاتا ہی تحفہ بھیجتی ہی نوروز
مین اسطرح جو ہندونکی ہولی اور دیوالی نوروز سی ہین جاوے اور کافرونکی ساتھہ بازی مین شریک ہو
تو کافر ہوگا اسکا ایمان قبول نہین اور ریا سکی توبہ قبول ہوتی ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی صحیح قول یہ
ہی کہ قبول ہوتی ہی شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ جو شخص انکار کرتا ہی عالم کی حدوث کا یا انکار کرتا ہے
حشر جسمونکی ساتھہ ہونیکا یا کہتا ہی کہ حق تعالی کو علم جزئیات کا نہین اور اونکی مانند جو ضروریات دین
کی ہین اونمین انکار کرتا ہی پس وہ شخص کافر ہی بالاتفاق اونکی عقیدی سنت و جماعت کے برخلاف
ہین مثل روافض اور خوارج اور معتزلہ اور غیر اونکی جو فرقی باطلہ ہین کہ دعوی اسلام کی کرتی ہین
اونکی کفر مین اختلاف ہی منتقی مین ابوحنیفہ سی روایت ہے کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون
اور ابو اسحاق اسفراینی کہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہی مین بھی اوسکو کافر جانتا ہون
اور جو کوئی کافر نہین جانتا ہے مین بھی اوسکو کافر نہین جانتا ہون علامہ علم الہدی نے بحر المحیط مین
کہا کہ جو ملعون پیغمبر علیہ السلام کو گالی دیوی یا اہانت کری یا اونکی دین کی امور مین سی کسی
امر مین یا اونکی صورت مبارک مین یا اونکی اوصاف مین سی کسی وصف مین عیب کری اگرچہ وہ
کی ادنی ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ حربی وہ کافر ہی اوسکو قتل کرنا واجب ہے
توبہ اوسکے قبول نہین اجماع امت اسبات پر ہین کہ پیغمبرون سی کسی کو
نبی پر اونکی جناب مین بی ادبی کرنا اور اونکو خفیف جاننا کفر ہی بی ادبی کرنیوالا کافر ہوگا خواہ حلال
جانکی بی ادبی کی ہی یا حرام جانکی اور بعض جو کہتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنونکی
خوف سی خدا کی بعض احکام کو نہین پہنچایا یہہ کفر ہی